فیوض الباری

شرح

صحیح البخاری

[illegible] تالیف [illegible]

علامہ سید محمود احمد رضوی

مرتبہ

صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی

مکتبہ رضوان لاہور

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

احادیث نبویہ کا مجموعہ مقبول ترین قرآن کے بعد سب سے صحیح کتاب
امام المحدثین امیر المؤمنین فی الحدیث رئیس المحدثین استاذ المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری
قدس سرہ الباری کی تصنیف صحیح البخاری کا سلیس اردو ترجمہ و مختصر شرح

فیوض الباری

فی شرح

صحیح البخاری

حصہ اول

علامہ سید محمود احمد رضوی

ناشر: مکتبہ رضوان، داتا دربار روڈ، لاہور

مختصر تعارف

مولف فیوض الباری

تحریر ـــ حکیم العصر علامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور

اس حقیقت میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ جس شخص کو دین کا فہم حاصل ہو جائے، رحمت الٰہیہ اس کے شامل حال ہوتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **ومن یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین** اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی بصیرت عطا فرما دیتا ہے

پھر اگر اس کے ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری، حق گوئی اور بے باکی، رشد و ہدایت اور تبلیغ اسلام، تدریس و تصنیف اور اعلاء کلمہ حق ایسے اوصاف بھی جمع ہو جائیں تو سونے پر سہاگہ۔ سید الشیخ، جلالۃ العلم والمعرفۃ، محدث عصر، حضرت علامہ مولانا سید محمد دیدار علی شاہ الوری قدس سرہ العزیز ایسی ہی جامع صفات اور نادر روزگار شخصیت تھے، ان کی دینی اور ملی خدمات اس لائق ہیں کہ ان پر علمی اور تحقیقی مقالے لکھے اور شائع کیے جانے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں دو قابل صد فخر فرزند عطا فرمائے۔

۱۔ غازی کشمیر علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری

۲۔ مفتی اعظم پاکستان علامہ ابو البرکات سید احمد قادری

علامہ سید ابو الحسنات قادری نے میدان سیاست، خطابت قومی خدمات اور تصنیف میں وہ گراں قدر خدمات سر انجام دیں جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں، ان کی عظمت و جلالت کا یہ عالم تھا کہ مخالف مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے نامور علماء بھی ان کے قدموں میں بیٹھنے اور ان کے جوتے سیدھے کرنے کو سرمایہ فخر تصور کرتے تھے، علامہ سید ابو البرکات قادری رحمہ اللہ اپنے دور کے مفتی اعظم پاکستان، یگانۂ زمانہ محدث اور بے مثل مناظر تھے، اپنے اور بیگانے سب ہی ان کی جلالت علمی اور ژرف نگاہی کے معترف تھے۔

۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ اسی دور میں پاکستان کی تاریخ کا سخت ترین مارشل لاء نافذ ہو چکا تھا، کسی کو لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت نہ تھی، اس کے باوجود حضرت سید ابو البرکات ہر روز نماز فجر کے بعد قرآن پاک کا درس دیتے۔ فتنہ قادیانیت کے موضوع پر تقریر

کرتے، ختم نبوت کے بارے میں قادیانیوں کے شبہات کا جواب دیتے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی پرزور تائید فرماتے۔ اس اثناء میں کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ آپ کا لاؤڈ سپیکر بند کرا دے۔

۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء میں جنگ ستمبر کے بعد علماء اہل سنت کا ایک وفد جنرل محمد ایوب خاں سے ملا، جس میں حضرت علامہ سید ابو البرکات قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی شامل تھے، ایوب خاں نے مزاج پرسی کے بعد دعا کے لیے کہا تو سید صاحب نے فرمایا:

دعا کیا کروں؟ آپ نے عائلی آرڈیننس نافذ کیا ہے جس کی بعض دفعات، صریح طور پر قرآن و سنت کے خلاف ہیں، آپ نے شاستری کی ارتھی کو کندھا دیا، ایک مشرک کی ارتھی کو کندھا دینا کب جائز ہے؟

جنرل محمد ایوب خاں نے وعدہ کیا کہ عائلی آرڈیننس میں شریعت کے مطابق ترمیم کر دی جائے گی، اور شاستری کی ارتھی کو کندھا دینے کے متعلق کہا کہ یہ ایک رسمی چیز تھی اور مجھے مجبوراً ایسا کرنا پڑا۔

ان واقعات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس خاندان نے اعلاء کلمۃ الحق میں کبھی تساہل سے کام نہیں لیا۔ اسی عظیم خانوادے کے جلیل القدر فرزند، وسیع النظر محدث، عظیم فقیہ اور محقق، حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی، مدظلہ العالی شارح بخاری ہیں، جو خاندانی وجاہت کے علاوہ قابل قدر خصوصیات کے حامل ہیں۔ اکثر و بیشتر جب بھی ان سے ملاقات ہوئی انہیں کسی نہ کسی دینی مسئلہ میں غور و فکر کرتے ہوئے پایا، ان کی گفتگو عام انداز سے ہٹ کر، مسائل دینیہ کے بارے میں ہی ہوتی ہے۔ وہ جو کچھ بھی لکھتے ہیں گہری سوچ بچار کے بعد لکھتے ہیں۔ ان کی تحریرات، مفید عام موضوعات پر ہیں اور عوام و خواص میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی مدظلہ العالی کی ولادت باسعادت ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۵ء میں ہوئی۔ علمی اور روحانی ماحول میں آنکھیں کھولیں اور اسی میں نشو و نما پائی، درس نظامی کی ابتدائی کتابیں آمد نامہ گلستان وغیرہ اپنے جد امجد، سید المحدثین مولانا سید محمد دیدار علی شاہ الوری قدس سرہ سے پڑھیں، بقیہ کتب، جید اور متبحر اساتذہ سے پڑھیں۔ شرح تہذیب، قطبی اور مختصر المعانی وغیرہ کتب منطقی بابا مولانا محمد دین بدھوی سے، ملا حسن، تفسیر بیضاوی وغیرہ کتب ملک المدرسین استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی مدظلہ العالی سے پڑھیں۔

ان کے علاوہ دیگر اساتذہ سے بھی استفادہ کیا جن میں حضرت مولانا مہر الدین جماعتی رحمۃ اللہ علیہ شارح مختصر المعانی کا اسم گرامی نمایاں ہے۔ درس حدیث اپنے والد گرامی، مفتی اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری قدس سرہ سے لیا۔ ۱۹۴۵ء میں حزب الاحناف، لاہور کے سالانہ جلسے میں آپ کی دستار بندی کرائی گئی۔ اس اجلاس میں پاک و ہند کے اکابر علماء مثلاً حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، مفتی آگرہ مولانا مفتی عبدالحفیظ، محدث اعظم ہند، علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی، مولانا محمد یار، گڑھی شریف، علامہ عبدالغفور ہزاروی، حضرت مولانا سید مختار اشرف کچھوچھوی قدست اسرارہم تشریف فرما تھے، حضرت صدر الافاضل نے اس موقع پر بطور تبرک اپنی ٹوپی عنایت فرمائی۔

حضرت علامہ رضوی مدظلہ نے ۲۷ جون ۱۹۴۶ء کو موقر جریدہ "رضوان" جاری کیا، جو ابتداً ہفت روزہ تھا، پھر پندرہ روزہ ہوا، بعد ازاں ماہنامہ کی صورت میں شائع ہوا اور بحمدہ تعالیٰ آج تک شائع ہو رہا ہے۔ اس جریدے میں وقیع اور گرانقدر مقالات شائع ہوا کرتے تھے، اس جریدے نے دین متین کی حفاظت اور مسلک اہل سنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اس رسالے کے کئی قیمتی نمبر راقم کی نظر سے گزرے ہیں، مثلاً نماز نمبر، ختم نبوت نمبر، چکڑالویت نمبر اور معراج النبی نمبر وغیرہ، مشہور شیعہ مناظر مولوی اسمٰعیل گوجروی سے متعدد مسائل پر مباحثہ کا سلسلہ جاری رہا۔ ان مباحثوں میں علامہ رضوی مدظلہ کا قلم علمی اور تحقیقی جواہر بکھیرتا رہا۔ علامہ کا استدلال، عالمانہ گرفت، مخالفین کے اعتراضات کے ٹھوس جوابات، یہ سب چیزیں پڑھنے اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ حضرت علامہ کی تصانیف رضوی گوجروی مناظرہ، بیعت رضوان، باغ فدک، حدیث قرطاس، حضور کی نماز جنازہ اسی دور کی یادگار ہیں۔

اس خاندان کا طرۂ امتیاز رہا ہے کہ جب بھی ملی اور ملکی مسئلہ پیش آیا، یہ حضرات راہنمائی میں پیش پیش رہے۔ تحریک پاکستان میں دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ جامع مسجد وزیر خاں، لاہور، تحریک پاکستان کا اہم ترین سٹیج تھی۔ اس اسٹیج سے پاکستان کی حمایت میں اٹھنے والی آواز اتنی زوردار تھی کہ اس کی گونج پورے پنجاب بلکہ اس کے اردگرد تک سنی جاتی تھی۔

۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو بنارس کے باغ فاطمان میں منعقد ہونے والی آل انڈیا سنی

کانفرنس' تحریک پاکستان کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس اجلاس میں اہل سنت و جماعت کے علماء و مشائخ نے اجتماعی طور پر مطالبہ پاکستان کی زبردست حمایت کی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ جب تک پاکستان نہیں بن جاتا ہم آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔ اس اجلاس میں مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری' علماء پنجاب کے وفد کے ہمراہ شریک ہوئے' اس وفد میں علامہ سید محمود احمد رضوی بھی شامل تھے۔

۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلائی گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ قادیانیوں کو پاکستان کے کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' اس تحریک کے صدر علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری تھے۔ علامہ سید محمود احمد رضوی نے بھی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنی ذاتی مشین پر پمفلٹ چھاپ کر فوج اور پولیس کے نوجوانوں میں تقسیم کئے اور انہیں تحریک کے مقاصد سے آگاہ کیا اور گرفتار ہوئے' قلعہ لاہور اور سنٹرل جیل لاہور میں مقید رہے۔

۲۲ مارچ ۱۹۷۰ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نام نہاد کسان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں "مولانا" بھاشانی مہمان خصوصی تھے۔ اس کانفرنس کا نعرہ تھا "ماریں گے۔۔۔ مر جائیں گے۔۔۔ سوشلزم لائیں گے"۔ اسی کانفرنس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام لینن گراڈ تجویز کیا گیا۔ اہل سنت کے علماء و مشائخ نے اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے سوشلزم کے پروپیگنڈے کا موثر جواب دینے اور کسان کانفرنس کے اثرات زائل کرنے کے لیے عین اسی جگہ ۱۳' ۱۴ جون ۱۹۷۰ء کو عظیم الشان سنی کانفرنس منعقد کی۔ جس میں حضرت مولانا فضل الرحمن قادری مدنی مدظلہ' مدینہ طیبہ سے تشریف لاکر بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔

اس کانفرنس کا منظر دیدنی تھا۔ تاحد نظر پھیلے ہوئے غلامان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہجوم غفیر اور تین ہزار علماء و مشائخ کے مبارک اجتماع سے وہ سماں پیدا ہوا کہ باطل کی تمام تاریکیاں چھٹ گئیں۔ اس کانفرنس میں اسلامیان پاکستان کو مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا نعرہ ملا' اور اعلان کیا گیا کہ اسی منشور کی بنیاد پر دسمبر ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں حصہ لیا جائے گا۔ اس کانفرنس کے کنوینر حضرت علامہ رضوی مدظلہ اور ان کے رفقاء تھے۔ انہوں نے ملک بھر کے دورے کرکے کانفرنس کے انعقاد کے لیے فضا ہموار کی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مولانا مختار الحق مرحوم اور ان کے رفقاء نے بھی اس کانفرنس کے انعقاد کے لیے گرانقدر

خدمات انجام دیں۔

سن ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں تمام مکاتب فکر کے اشتراک سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت معرض وجود میں آئی۔ علامہ رضوی مدظلہ اس کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ آپ نے ملک کے طول و عرض میں دورے کئے، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اسلامیان پاکستان کے شدید دباؤ کی بنا پر قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

علامہ رضوی مدظلہ سن ۱۹۷۷ء تک جمعیۃ العلماء پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری رہے۔ ایک مرحلے پر جمعیۃ داخلی انتشار کا شکار ہو گئی، کوشش بسیار کے باوجود اتفاق و اتحاد کی کوئی صورت نہ نکل سکی۔ ۱۹۷۸ء میں حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری قدس سرہ نے حزب الاحناف لاہور میں ملک بھر کے علماء کی ایک میٹنگ بلائی، حضرت سید صاحب کی دعا و برکت سے تمام علماء اہل سنت شیر و شکر ہو گئے۔ علامہ رضوی پہلے سنی بورڈ پھر مجلس عمل جمعیۃ العلماء پاکستان کے کنوینر مقرر ہوئے۔ انہوں نے اپنے رفقاء کے ساتھ مل کر جمعیۃ کو فعال بنانے کے لئے دن رات کام کیا اور گوناگوں مشکلات کے باوجود اپنی مہم میں کامیاب رہے۔

یا رسول اللہ! کانفرنس

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت اور تعظیم و تکریم اہل سنت و جماعت کا طرۂ امتیاز اور سرمایہ ایمان ہے۔ بارگاہ رسالت کی بے ادبی اور گستاخی دیکھ اور سن کر خاموشی سے برداشت کر جانا ان کے نزدیک غیرت ایمانی کے منافی ہے۔ حضرت علامہ رضوی مدظلہ کو یہ عقیدہ ورثہ میں ملا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں برطانیہ کے نام نہاد ڈاکٹر منشاس نے ایک دل آزار کتاب لکھی جس میں اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ اس کتاب کی اشاعت کے خلاف جمعیۃ علماء پاکستان نے لاہور سے جلوس نکالے اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس کتاب کو ضبط کیا جائے۔ لیکن حکومت نے مطالبہ تسلیم کرنے کی بجائے ۱۴ جنوری ۱۹۷۱ء کو علامہ سید محمود احمد رضوی اور مولانا اکرام حسین مجددی، مولانا فیض القادری اور پیر طریقت میاں جمیل احمد شرقپوری کو گرفتار کر لیا۔ پھر ان حضرات کی رہائی کے لئے حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی اور حضرت مولانا حامد علی خاں کی قیادت میں ایک وفد ۲۰ جنوری کو اس وقت کے گورنر پنجاب، جنرل عتیق الرحمٰن سے ملا اور ان راہنماؤں کی رہائی کے بارے میں گفتگو کی۔

چنانچہ ۱۵ر جنوری کو تمام حضرات رہا کر دیئے گئے۔

۲۳ر مارچ ۱۹۸۴ء کو بادشاہی مسجد، لاہور میں محفل قرات منعقد ہوئی، مصر کے معروف قاری عبدالباسط نے تلاوت کی، سامعین میں ہر مکتب فکر کے افراد موجود تھے۔ اسی اثناء میں کسی نے نعرہ رسالت بلند کیا اور اس کے جواب میں کسی بدبخت نے مردہ باد کا نعرہ لگایا، نعرہ لگانے والے حافظ غلام معین الدین کو مارا گیا اور اسے مرزائی کہہ کر پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔

علامہ رضوی نے اس سانحہ کا بروقت نوٹس لیا اور اپریل ۱۹۸۴ء ملک بھر کے علماء و مشائخ اہلسنت کی میٹنگ بلا کر مجلس عمل علماء اہلسنت قائم کی اور طے پایا کہ ۱۵ر اپریل کو حزب الاحناف لاہور میں یارسول اللہ کانفرنس منعقد کی جائے، چنانچہ اس کانفرنس میں ہزاروں علماء و مشائخ اور تقریباً دو ڈیڑھ لاکھ سامعین نے شرکت کی۔ اہل سنت و جماعت نے مغرب اور عشاء کی نمازیں شاہی مسجد میں باجماعت ادا کیں اور رات کے ساڑھے بارہ بجے تک یارسول اللہ کانفرنس کا پروگرام جاری رہا۔ شاہی مسجد کے در و دیوار نعرہ رسالت سے گونجتے رہے۔ چاروں مناروں، برجیوں اور مسجد کے چپے چپے پر یارسول اللہ اور سبز گنبد کے نقش والے جھنڈے لہراتے رہے اور دنیا پر واضح ہو گیا کہ اس دور بے عملی میں بھی مسلمان ناموس رسول کی حفاظت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔

مشہور صحافی جناب انور قدوائی نے نوائے وقت لاہور میں لکھا۔

"علامہ محمود احمد رضوی نے جس بات پر علم احتجاج بلند کیا تھا وہ اہم ترین اور سنگین مسئلہ تھا جس سے اختلاف بریلوی کیا؟ کوئی مسلمان بھی نہیں کر سکتا تھا"۔ اس کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا

(۱) کہ اس واقعہ کی تحقیق کی جائے اور گستاخ رسول کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(۲) سنی اوقاف علیحدہ کیا جائے۔

یہ جنرل ضیاء الحق کی مارشل لاء کا دور تھا۔ مگر اس کے باوجود لاہور اور ملک بھر میں یارسول اللہ کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ مجلس عمل نے ۱۵ر مئی کو شاہی مسجد لاہور اور نومبر ۱۹۸۵ء کو عرس داتا گنج بخش کے موقع پر یارسول اللہ کانفرنسیں منعقد کیں۔ جس کی تفصیل کے لیے دفتر درکار ہے۔

نوائے وقت کے جناب محترم انور قدوائی کا تبصرہ ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتے ہیں ۱۵ر مئی کو علامہ

محمود احمد رضوی نے تمام سرکاری رکاوٹوں کو روند ڈالا اور نہ صرف جلوس نکالا بلکہ بادشاہی مسجد میں جلسہ بھی کیا۔ علامہ محمود احمد رضوی کی اپیل پر جس طرح لوگ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے ناموس رسول کے لیے جس جذبہ و جوش کا مظاہرہ کیا ہے اس سے دو فائدے ہوئے ہیں۔

ایک تو یہ کہ علامہ محمود احمد رضوی جو ایک عرصہ سے علیل تھے، پھر جوان ہو گئے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ملک کے اندر اور باہر وہ عناصر جو یہ سوچ کر خوش تھے کہ پاکستان میں ایمان کی طاقت کمزور ہو گئی ہے اور یہ کہ روسی ٹینکوں پر بیٹھ کر پاکستان آئیں گے۔ ان کے خواب بکھر گئے ہیں اور یہ کہ اسلام کے ماننے والوں کا ایمان ابھی تک قائم ہے اور اس ملک میں کسی کو اسلام کے خلاف بات کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

تدریس و تالیف

علامہ رضوی جہاں دقیق النظر محدث، نکتہ رس فقیہ اور مفتی صاحب طرز ادیب اور قادر الکلام خطیب بھی ہیں۔ ان کی تحریر علم و فضل، سنجیدگی اور متانت کا بہترین مرقع ہوتی ہے۔

علامہ رضوی نے زمانہ طالب علمی ہی میں درس تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد دارالعلوم حزب الاحناف میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے اور درس نظامی کی اکثر کتب پڑھاتے رہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے تصنیف و تالیف اور دارالعلوم حزب الاحناف کی تعمیر و انتظام کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

علامہ رضوی کی تمام تصانیف علم و تحقیق کا منہ بولتا ثبوت اور عوام و خواص کے لیے مفید ہیں اور علمی حلقوں میں وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ ان کی سب سے اہم تالیف بخاری شریف کی شرح فیوض الباری ہے جس کے اب تک دس پارے پانچ ضخیم جلدوں میں شائع ہو کر مقبولیت عامہ کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں خصائص مصطفےٰ، جامع الصفات، روح ایمان، شان مصطفیٰ، مقام مصطفیٰ، معراج النبی، علم غیب رسول بصیرت، لمحات فکر، دین مصطفیٰ، شان صحابہ، چراغ ہدایت، مسائل نماز، رد [illegible]، اسلامی تقریبات، جواہر پارے، فتاویٰ برکات العلوم، سیدی ابوالبرکات بھی آپ کی مشہور مقبول تصانیف ہیں۔

علامہ سید محمود احمد رضوی کو اللہ تعالیٰ نے تین صاحبزادیاں اور سات صاحبزادے عطا فرمائے ہیں۔ صاحبزادوں میں سے سید مصطفیٰ اشرف رضوی بڑے ہونہار اور باصلاحیت نوجوان ہیں جن کے بارے میں توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے قابل صد فخر آباؤ اجداد کے

ستارہ امتیاز

حضرت علامہ رضوی نے غیر ممالک کے تبلیغی دورے بھی کئے ہیں۔ آپ کی دینی، علمی اور ملی خدمات کی بنا پر حکومت پاکستان نے آپ کو ستارہ امتیاز بھی دیا۔ آپ تقریباً سات سال ۱۹۸۳ء تک مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے بلامقابلہ چیئرمین بھی رہے اور ۱۹۸۱ء سے ۱۳ر اپریل ۱۹۸۳ء تک اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے ممالک اسلامیہ کا بھی دورہ کیا اور تین حج اور ایک عمرہ کی سعادت بھی حاصل کی۔

فیوض الباری شرح صحیح بخاری

علامہ سید محمود احمد رضوی مدظلہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ وہ قلم و قرطاس کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ تحقیق کا مادہ ان کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ان کی تمام تصانیف علم و تحقیق کا بہترین شاہکار اور افادیت عامہ کی حامل ہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ان کی جملہ تصانیف، عوام و خواص میں مقبولیت کی سند حاصل کر چکی ہیں۔ ان کی تصانیف کے نام اس سے پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔ اس وقت ان کی اہم تصنیف فیوض الباری کا مختصر تعارف پیش کرنا مقصود ہے۔

فیوض الباری کا انداز بیان یہ ہے۔

۱۔ ہر حدیث کا بامحاورہ اور سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۔ الفاظ حدیث کی لغوی تحقیق پیش کی گئی ہے۔

۳۔ حدیث سے مستنبط ہونے والے احکام و مسائل کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

۴۔ ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فقہی اختلافات کی تفصیل پھر روشن دلائل سے مذہب حنفی کی ترجیح اور تحقیق

۵۔ مسلک اہل سنت کو مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ فرق باطلہ اور منکرین حدیث کے اعتراضات اور شکوک و شبہات کے معقول اور مسکت جوابات دیئے ہیں۔

۶۔ امام بخاری اکثر و بیشتر احادیث کی پوری سند بیان کرتے ہیں۔ فیوض الباری میں اختصار کے پیش نظر سندوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۷۔ امام بخاری ایک ہی حدیث کو مختلف ابواب میں بیان کرتے ہیں۔ فیوض الباری میں ابواب کے عنوانات تو باقی رکھے گئے ہیں لیکن حدیث کو ایک جگہ بیان کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے اور باقی جگہ اس سے مستنبط ہونے والے احکام و مسائل بیان کر دیئے گئے ہیں۔

۸۔ حسب ضرورت راویوں کے مختصر احوال بیان کر دیئے گئے ہیں۔

۹۔ جلد اول میں مفصل مقدمہ ہے جس میں حجیت حدیث، صحابہ رسول، عہد نبوی، عہد صحابہ، عہد تابعین میں حدیث کی حفاظت و کتابت وغیرہ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ نیز امام بخاری کا تذکرہ مختصر مگر جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ علم حدیث کی چند ضروری اصطلاحات بھی بیان کی گئی ہیں۔

فیوض الباری کو جلیل القدر محدثین نے تحسین سے نوازا ہے۔ قومی اخبارات نے شاندار تبصرے کئے ہیں۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔ ماہنامہ رضوان: حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی تحریر فرماتے ہیں بخاری شریف کی ایک مستند شرح جن خوبیوں کی حامل ہو سکتی ہے وہ تمام خوبیاں "فیوض الباری" میں پائی جاتی ہیں۔ اکثر و بیشتر اردو تراجم میں جو کمزوریاں اور نقائص پائے جاتے ہیں مجھے امید ہے کہ فیوض الباری کا دامن ان سے پاک ہے۔ اس کا مطالعہ عوام کے لئے ہی نہیں بلکہ خواص اہل علم اور مدرسین کے لئے بھی بہت ہی مفید ہے۔

فاضل مصنف نے اس دور میں جس طرح وقت کے تقاضے کو پورا کیا ہے وہ دین کی یہ گراں مایہ علمی خدمت ہے جسے اہل سنت عقیدے کے لوگ اور دینی مدارس کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتے۔ حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی صاحب فیوض الباری کو ایک قابل قدر تالیف پر قدر شناسی اور حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں۔

حضرت علامہ عبد المصطفیٰ ازہری مرحوم فرماتے ہیں کہ جناب نے فیوض الباری لکھ کر دنیائے علم حدیث و ادب میں قدر افزائی کی ہے اور حدیث پاک کی وہ خدمت کی ہے جس کے متعلق سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **نضر الله عبدا سمع مقالتي فحفظها ووعاها وادّاها فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه الى من هو افقه منه** (مشکوٰۃ ص ۳۵) اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اس کو یاد کیا اور اسے سمجھا اور ادا کیا اس لئے کہ بہت سے علم اٹھانے والے عالم نہیں اور بہت سے علم کے حامل ایسے تک پہنچاتے ہیں جو اس سے زیادہ فقیہ ہے۔

الغرض علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے فہم و فراست، تعبیر و تفہیم و تلخیص کا حق ادا کیا ہے اور حقائق و معارف حدیث کے دریا بہا دیے ہیں اور مشککین کے شکوک و شبہات کو رفع کر کے حنفی عقائد کی صحت و حقانیت کی خوب اور بہت خوب وضاحت کی ہے۔ (عبد المصطفیٰ ازہری، علامہ: تقریظ فیوض الباری ج ۵ ص ۳)

۷۔ اردو ڈائجسٹ، روزنامہ نوائے وقت کے تبصرہ نگار نے پہلی جلد پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا آج کے دور میں کثیر تصانیف محض پہلے مصنفین کی تحقیق کو نئے قالب میں ڈھال کر پیش کی جاتی ہیں اور ایک روش سی بن گئی ہے کہ بس مصنف اپنی محنت کاوش، وسیع مطالعہ و تحقیقی فکر کے بل بوتے پر ہی کوئی تصنیف وجود میں لائے ایسا کم ہی ہوتا ہے۔ اس حوالے میں "فیوض الباری" ایک منفرد تصنیف نظر آتی ہے جس میں مصنف نے وسعت علم کے فن پر عبور کے علاوہ محنت کا ثبوت دیا ہے [illegible] خواص و عوام سب کے لیے یکساں ہو گئی ہے۔ (فیوض الباری: ج ۳ ص ۳)

روزنامہ جنگ، کراچی ۱۹۷۱ء میں تبصرہ نگار تیسری جلد پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ترجمہ و تشریح علمی لحاظ سے بہت بلند اور زبان کے لحاظ سے نہایت سلجھا ہوا ہے۔ حضرت موصوف کا انداز تحریر مدرسانہ، تفسیر [illegible] تعصب، عناد اور تنگ نظری بلکہ کئی مقامات پر [illegible] مسائل پر [illegible] خوب بحث کی گئی ہے۔

[illegible] حضرت علامہ کا سایہ [illegible] سلامت رکھے [illegible] کی توفیق عطا [illegible] تحقیق [illegible] مسند [illegible] سنبھال رکھیں۔

سندِ حدیث اور سلسلۂ بیعت

حضرت [illegible] حضرت [illegible] علی [illegible] الوری [illegible] رحمۃ اللہ نے حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری علیہ الرحمۃ سے [illegible] حدیث [illegible] حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی علیہ الرحمۃ [illegible]

رل میں اور ان سے بیعت ہوگئے حضرت شیخ مراد آبادی نے آپ کو اپنی خلافت سے بھی نوازا
اور سلاسل طریقت کے معمولات و وظائف کی اجازت عطا فرمائی۔

حضرت علامہ رضوی کے والد محترم شیخ الحدیث علامہ ابو البرکات علیہ الرحمہ طریقت میں
اعلیٰ حضرت شاہ سید علی حسین شاہ صاحب سجادہ نشیں کچھوچھہ شریف علیہ الرحمہ سے بیعت ہیں
اور ان کے خلیفہ مجاز بھی اور علامہ رضوی کو بھی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ سے بیعت
و خلافت حاصل ہے۔

علامہ رضوی نجیب الطرفین سید ہیں اور سیدنا امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام کی اولا
سے ہیں۔ اس لیے علامہ رضوی اپنے نام کے ساتھ رضوی لکھتے ہیں اور سلسلہ اشرفیہ میں مرید ا
خلیفہ ہیں۔ نیز آپ کو سلسلہ اشرفیہ موجودہ سجادہ نشیں صدر شریعت حضرت ابو مسعود شاہ سید محمد
مختار اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف انڈیا سے
بھی اپنی خلافت سے نوازا ہے

آخر میں یہ بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ علامہ سید محمود احمد رضوی کا سلسلہ حدیث
[illegible] واسطہ سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تک پہنچتا ہے کیونکہ آپ کے والد
ماجد قدس سرہ کو امام احمد رضا بریلوی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ اور امام احمد [illegible]
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ تک صرف چار واسطے ہیں۔ ۱۔ استاذ العلماء شیخ
محدث حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد صاحب رضوی قادری اشرفی۔ ۲۔ امام المحدثین حضرت
مولانا ابو محمد سید دیدار علی شاہ صاحب رضوی قادری فضل رحمانی۔ ۳۔ قطب وقت شیخ المحدثین
حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی۔ ۴۔ سراج الہند شیخ المحدث حضرت شاہ
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

◆

بحسب فرمائش: صاحبزادہ سید فواد اشرف رضوی

مختصر فہرست مضامین

فیوض الباری (پارۂ اول) شرح صحیح البخاری

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
[illegible]	۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۸۳
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۵
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	باب	[illegible]	[illegible]	۹۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	آنحضورؐ کی ازواج امہات المؤمنین	۹۴
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
[illegible]	۲۵	[illegible]		[illegible]	۲۰
[illegible]		[illegible]	۴	[illegible]	
[illegible]	۱۰	[illegible]		[illegible]	۳
[illegible]	۳	[illegible]	۵	[illegible]	
[illegible]		[illegible]		[illegible]	۱۲۸
[illegible]	۳	[illegible]	۶		

كتاب الایمان

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
[illegible]		[illegible]			
[illegible]		[illegible]		[illegible]	۴۰
[illegible]		[illegible]	۱۱۹	[illegible]	۴
[illegible]		[illegible]	۱۲۰	[illegible]	۴۲
[illegible]	۵	[illegible]	۳	[illegible]	
[illegible]		[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]		[illegible]	۱۲۳
[illegible]	۱۳	[illegible]	۲۳	[illegible]	
[illegible]		[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	۱۲۵	[illegible]	۴۴
[illegible]	۱۰۰	[illegible]	۲۲	[illegible]	
[illegible]		[illegible]		[illegible]	۴۸
[illegible]		[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	۲۰	[illegible]	
[illegible]		[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۳	[illegible]	۲۵	[illegible]	

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ضروریاتِ دین [illegible]	[illegible]	ایمان کے متعلق [illegible]	۶۲	[illegible]	[illegible]
[illegible]		[illegible] کا مسلک		[illegible]	
[illegible]		ایمان [illegible]	۱۶۳	باب [illegible]	۱۰۹
دین کا انکار [illegible]		ایمان کے متعلق [illegible]		[illegible]	
[illegible] اور الحاد کی	۵۱	مسلک [illegible]		[illegible]	
تعریف [illegible]	۵۲	[illegible]		باب [illegible]	۸۰
[illegible]		[illegible]		بیان ہے	
[illegible]		[illegible]		[illegible]	۸۵
[illegible]		باب [illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]		باب [illegible]	۸۶
[illegible]	۵۴	حضرت [illegible]	۱۶۰	جو اپنے لیے پسند کرے وہی	
[illegible]	۵۵	[illegible]		مسلمان بھائی کے لیے	
[illegible]		کی تفسیر		پسند کرے	
[illegible]		حضرت معاذ بن جبل کے حالات		[illegible]	۸۶
[illegible]		[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۵۸	[illegible]		[illegible]	۸۸
[illegible]		[illegible]		باب [illegible]	۸۹
[illegible]	۵۹	[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]		باب حلاوۃ الایمان	۹۱
[illegible]	۱۶۰	باب [illegible]	۱۶۳	[illegible]	
[illegible]		[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]		کے معنی	
[illegible]		[illegible]	۱۶۵	باب [illegible]	۱۴۲
[illegible]		[illegible]	۱۶۶	علامتِ ایمان ہے	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
[illegible]	[illegible]	۲۰۶	باب [illegible]	۲۱۹	کفر کے معنی اور اس کی قسمیں
	[illegible]		باب [illegible]		کفر اور کفران نعمت کے معنی
	[illegible]	۲۱۱	[illegible]		لعنت کے معنی اور اس کے احکام
	[illegible]	۲۲	باب [illegible]	۲۲۰	باب [illegible]
	[illegible]		[illegible]	۲۲	[illegible]
	[illegible]		[illegible]	۲۲۳	[illegible]
	باب [illegible]	۲۲	باب [illegible]	۲۲۴	[illegible]
	[illegible]		[illegible]		باب [illegible] ظلم دوسرے
	[illegible]		[illegible]		ظلم [illegible]
	[illegible]		[illegible]		ظلم کے معنی
	[illegible]		[illegible]	۲۲۵	باب منافق کی علامتوں کے
	باب [illegible]		[illegible]		[illegible]
	[illegible]		[illegible]	۲۲	نفاق عملی و اعتقادی کی
	[illegible]		[illegible]		تعریف
	[illegible]		[illegible]		[illegible]
	[illegible]		[illegible]		[illegible]
	[illegible]		[illegible]	۲۲۹	باب [illegible]
	[illegible]	۲۱۸	[illegible]		علامت ایمان ہے
	باب [illegible]	۲۰	باب [illegible]	۲۳	ایمان و احتساب کے معنی
	[illegible]		[illegible]		لیلۃ القدر کے احکام
	[illegible]		[illegible]		باب جہاد بھی اسلام سے ہے

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مجاہد کو ہر صورت ثواب ملتا ہے	٢٣٢	دینکم کی تفسیر		جن سے ڈرنا چاہیے ہیں	
باب رمضان کی راتوں میں	٢٣٣	آیت جس کے [illegible]	٢٤٤	عمر علی صدق [illegible]	
عمل پڑھنا ایمان کی شاخ ہے		برابر ایمان ہوگا اس کی حد		بلا توبہ	
باب امید اور [illegible]		[illegible] و مطلب و مفہوم		گناہ پر اصرار کے معنی	
کے ورد سے رضا [illegible]		[illegible] کی [illegible] کیا	٢٤٥	[illegible] صحیح [illegible]	
[illegible]		مطلب ہے آیت الیوم		احتمالی گنجی اس کا مطلب	
باب دین آسان ہے	٢٣٤	کملت لکم دینکم کے	٢٤٠	و مفہوم	
دین میں [illegible]	٢٣٥	[illegible] کا بیان		باب حضرت جبرئیل کا	٢٥٧
وعیدیں سب کی [illegible]		[illegible] وعید [illegible]	٢٤٩	حضور سے ایمان، اسلام،	
باب نماز بھی ایمان ہے	٢٣٦	کا ثبوت		احسان اور قیامت کے	
[illegible] کے دور میں صدقہ		باب زکوٰۃ دینا بھی اسلام		متعلق سوال کرنا	
[illegible]		سے ہے		باب اسلام، احسان اور	٢٥٩
[illegible]		حضرت طلحہ کے [illegible]	٢٤٩	[illegible] ایمان [illegible]	
حضرت [illegible] کے حالات	٢٤٠	کیا عمل شروع کرنے سے	٢٥٠	ایمان باللہ و ایمان بالملائکہ	٢٦٠
باب اسلام [illegible] کے		واجب ہو جاتے ہیں		اور ملائکہ کے متعلق قرآن کی	
[illegible]		باب جنازہ کے ساتھ جانا	٢٥٢	تصریحات	
باب [illegible]	٢٤١	[illegible] ایمان [illegible]		لقاء الٰہی اور ایمان بالرسل	
[illegible]		باب مومن کا [illegible]	٢٥٢	[illegible] کے معنی اور [illegible]	٢٦٣
باب [illegible]	٢٤٢	ہو جانے سے ڈرنا		کی تحقیق	
سب پسند ہے جو [illegible]		[illegible]	٢٥٣	عبادت کے معنی اور [illegible]	
[illegible]		ملک کے حالات		[illegible]	
باب [illegible] کی [illegible]	٢٤٢	بحث الصدق علی نفسہ کا		[illegible]	
[illegible]		مطلب و مفہوم		احسان کے معنی	
[illegible] سوم اکملت لکم	٢٤٣	باب [illegible]	٢٥٤	[illegible] احسان، [illegible]	

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دنیا میں دیدار الٰہی ممکن ہے؟		معروف جو اور اس [illegible] ہیں		علم دین [illegible] کے	۳۰۰
قیامت اور اس کی علامتیں	۲۶۸	[illegible] سے مسئلہ علمی [illegible]		شوق کی	
کہ قیامت کا علم کسی کو نہیں	۲۶۹	باب جلدی [illegible] مسئلہ [illegible]	۲۸۹	باب [illegible] علیہ السلام [illegible]	۳۰۲
[illegible] علم		باب [illegible]	۲۹۰	نصیحت میں لوگوں کی رعایت	
[illegible] کا مطلب		[illegible] کے [illegible] ہیں		کرتے تھے	
باب [illegible] قیامت [illegible]	۲۷۲	باب [illegible]	۲۹۱	[illegible] کام کے لیے دن مقرر کرنا	
کے [illegible] نصیحت		اصحاب سے کوئی مسئلہ پوچھے		[illegible]	
[illegible]		[illegible]		باب [illegible]	۳۰۳
[illegible] مشتبہات [illegible]	۲۷۹	[illegible]		[illegible]	
[illegible] مطلب ہے		[illegible] کے [illegible]		کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے	
باب [illegible] سے پانچوں		باب [illegible] کے سامنے [illegible]	۲۹۳	امیر معاویہ کے حالات اور	
[illegible]		[illegible]		[illegible]	۳۰۴
باب [illegible]	۲۸۰	باب [illegible]	۲۹۵	باب [illegible]	
[illegible]		جواب دے		باب علم و حکمت [illegible]	۳۰۵
حدیث [illegible]		کسریٰ کا [illegible]		کے لیے رشک کرنا	
[illegible] فوائد و	۲۸۲	[illegible]		باب حضرت موسیٰ کا [illegible]	۳۰۶
مسائل		باب [illegible]	۲۹۷	حضرت خضر کے لیے دریا کا سفر	
باب [illegible]	۲۸۵	کہ کوئی جو وہیں بیٹھ جائے		[illegible]	
		[illegible]		حضرت خضر علیہ السلام کے	۳۰۸
## کتاب العلم		باب [illegible]	۲۹۸	متعلق ضروری معلومات	
علم [illegible]	۲۸۷	باب [illegible]	۲۹۹	باب [illegible]	۳۰۹
باب علم [illegible] کے	۲۸۸	باب [illegible]		[illegible]	
[illegible]		باب علم کا [illegible]		باب چھوٹے بچے کا سماع	۳۱۰
باب [illegible] بات میں		مقدم ہے		حدیث کس عمر میں معتبر ہے	

عنوان صفحہ

باب علم دین کی طلب میں نکلنے کے بیان میں ۳
باب علم دین حاصل کرنے اور پڑھانے کی فضیلت کے بیان میں
باب علم دین اٹھ جانے اور جہالت کے ظاہر ہونے کے بیان میں ۳۱۴
باب جانور وغیرہ پر فتویٰ دینا کھڑے ہوکر جواب دینا حجۃ الوداع ۳۱۶
باب ہاتھ اور سر کے اشارہ سے جواب دینا ۳۱۷
وحی کے متعلق حدیثی بحث ۳۱۹
حضور علیہ السلام نے ساری کائنات کا مشاہدہ فرمایا ۳۲۱
حدیث تصور کے متعلق بحث [illegible] کی کیفیت ۳۲۵
مردہ جسم کا قبر سے تعلق ہونے کا
خبر واحد پر اعتراض اور اس کا جواب
باب حصول علم کے بارے میں ۳۲۷
[illegible]

عنوان صفحہ

باب حضور نے وفد عبدالقیس کو دین کی باتیں یاد رکھنے کی ترغیب دی ۳۲۸
باب پیش آمدہ مسئلہ کی تحقیق کے لیے سفر کرنا
کیا رضاعت کے ثبوت کے لیے صرف ایک عورت کا قول کافی نہیں ہے؟
باب علم سیکھنے کے لیے باری باری جانا ۳۲۹
باب ناگوار بات دیکھ کر وعظ و تعلیم میں غصہ کا اظہار کرنا
لقطہ کے مسائل
باب امام یا محدث کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھنا ۳۳۱
باب ایک بات کو تین بار بیان کرنے کے بیان میں ۳۳۵
باب آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو دینی تعلیم دینے کا بیان ۳۳۶
اہل کتاب کون ہیں ۳۳۷
باب امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا اور ان کو مسائل بتانا ۳۳۹
باب حدیث حاصل کرنے کی حرص کا بیان ۳۴۰

عنوان صفحہ

باب علم دین کے اٹھ جانے کا بیان ۳۴۱
باب عورتوں کو مسائل دین تعلیم کرنے کے لیے علیحدہ دن مقرر کرنا ۳۴۲
باب مسئلہ سننے کے بعد بھی سمجھ میں نہ آئے تو دوبارہ پوچھنا ۳۴۳
مناقشہ اور حساب یسیر کا بیان
باب جو حاضر ہو وہ غائب کو دین کی بات پہنچا دے ۳۴۵
باب حضور پر جھوٹ باندھنا گناہ ہے ۳۴۷
حضرت ربعی بن حراش ۳۴۸
حضرت علی کے حالات
حضرت عبداللہ بن زبیر ۳۴۹
حضرت سلمہ بن اکوع
حضور کے نام و کنیت کو حقیقۃً رکھنے کے متعلق بحث ۳۵۱
حضور اکرم کو خواب میں دیکھنا
باب کتابۃ العلم ۳۵۲
کیا حضور نے کتابت حدیث سے منع فرمایا؟
صحیفۂ علی کی حقیقت ۳۵۳

مضمون — صفحہ

حضرت [illegible] ۳۵۴
کیا ولی کے مرتبہ سے نبی کا [illegible] ۳۵۵
سے افضل ہے
حضور کریم [illegible] صاحب [illegible] ۳۵۶
حضرت ابوہریرہ کا [illegible] ۳۵۸
حدیث قرطاس ۳۵۹
باب رات میں تعلیم اور ۳۶۰
وعظ
[illegible] شیخ میں ۳۶۱
[illegible] کے معنی
باب رات کو سونے سے پہلے ۳۶۲
دینی باتیں کرنا
باب علم کی باتیں یاد رکھنے کے ۳۶۳
بارے میں
باب علماء کے خطاب کو خاموشی ۳۶۴
کے ساتھ کان لگا کر سننا
باب جب سوال ہو کہ سب سے بڑا ۳۶۵
عالم کون ہے تو جواب دے کہ اللہ
کے ساتھ [illegible]
باب کھڑے ہو کر بیٹھے ہوئے عالم سے
سوال کرنا
باب رمی جمار کے وقت مسئلہ ۳۶۸
پوچھنا اور جواب دینا
باب وما اوتیتم من العلم

الا قلیلا کے بیان میں
[illegible] خضر [illegible] ہے
اور خضر کا علم اللہ عزوجل کے ۳۶۹
علم سے ایک قطرہ ہے
آنحضرت علیہ السلام کو روح کا علم
بھی دیا گیا
آیت یسئلونک عن الروح
کے متعلق علامہ عینی علیہ الرحمہ
کا ارشاد
باب من ترک بعض ۳۷۰
الاختیار
باب [illegible] بعض کو [illegible] ۳۷۲
[illegible] کو [illegible] کے ساتھ
کہ ان [illegible] ۳۷۳
کی سمجھ میں نہ آنے
باب الحیاء فی العلم ۳۷۴
دین کا علم حاصل کرنے میں حیا
نہیں کرنی چاہئے ۔
باب اگر آدمی خود پوچھنے میں ۳۷۵
شرم محسوس کرے تو دوسرے
کے ذریعے مسئلہ معلوم کرائے
باب مسجد میں علم کی باتیں کرنا اور
فتویٰ دینا
باب سائل کو اس کے سوال سے ۳۷۶

سے زیادہ جواب دینا

کتاب الوضو ۳۷۷

باب آیت اذا قمتم الی
الصلوۃ
وضو میں ایک بار اعضاء کو ۳۷۸
دھونا فرض ہے
باب بغیر طہارت کے نماز
قبول نہیں ہوتی ۔
فضل وضو اور غرا محجلین کے معنی ۳۷۹
باب وضو میں خصوصیت کے ۳۸
بیان میں
یہ امت محمدیہ کی خصوصیت
ہے کہ ان کے اعضاء وضو
روشن و نورانی ہوں گے ۔
کیا مسجد میں وضو کرنا جائز
ہے ؟
علامہ عینی نے فرمایا کہ اللہ
تعالیٰ نے حضور کو [illegible]
و مستقبل کی اطلاع دی
باب جب تک وضو ٹوٹنے ۳۸۲
کا یقین نہ ہو صرف شک سے
وضو نہ جائیگا
باب وضو میں تخفیف کے ۳۸۳

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
[illegible]		باب پیشاب پاخانہ کے وقت	۳۹۹	باب پانی سے استنجا کرنے	۴۰۵
[illegible]	۴۰۱	قبلہ کی طرف منہ کرنا		کے بیان میں	
کے متعلق بحث		حضرت ابو ایوب انصاری کے		پانی سے استنجا کرنے کے متعلق	۴۰۶
[illegible]		حالات		[illegible] مسئلہ پر تفصیلی گفتگو	
[illegible]		بوقت قضائے حاجت قبلہ کی طرف		باب [illegible]	۴۰۸
[illegible]	۳۹۸	منہ و پیٹھ کرنے کی جگہ		[illegible]	
[illegible]		باب [illegible]	۴۰۰	باب استنجا کے لئے پانی کے	
[illegible]		پاخانہ کرنا		[illegible] کے	
[illegible]		بوقت قضائے حاجت قبلہ کی طرف	۳۹۰	بیان میں	
کے متعلق بحث		[illegible]		باب [illegible] ہاتھ سے استنجا	
[illegible]	۳۹۹	تفصیل مسئلہ		کرنے کی ممانعت میں	۴۰۹
[illegible]		حضور [illegible]		باب استنجا کرتے وقت [illegible]	۴۱۰
[illegible]		[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]		باب ڈھیلوں سے استنجا	
باب [illegible]	۳۹۱	حضور کے [illegible]		کرنے کے بیان میں	
[illegible]		کیفیت		[illegible] سے استنجا کرنے	۴۱۱
[illegible]	۳۹۲	باب عورتوں کا قضائے حاجت کے		[illegible]	
[illegible]		لئے نکلنا		باب گوبر سے استنجا کرنا	۴۱۲
[illegible]		پردہ کا حکم حضرت عمر کی رائے		کیا استنجا کے لئے تین عدد	
[illegible]		کے موافق نازل ہوا		ڈھیلوں کا ہونا ضروری ہے	
باب [illegible]	۳۹۲	بوقت ضرورت عورتوں کو باہر جانے		باب وضو میں ایک ایک مرتبہ	۴۱۵
[illegible]		[illegible] اجازت ہے		کو دھونا	
باب بیت الخلاء کے پاس پانی	۳۹۳	باب گھروں میں قضائے حاجت	۴۰۴	باب وضو میں [illegible]	
[illegible]		کرنے کے بیان میں		کو دھونا	

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
[illegible]		تیمم وضو میں پانی [illegible] کے مسائل		سے پانی جاری ہونے کا معجزہ	
وضو کرنے کا طریقہ		وضو میں دونوں پاؤں پر مسح کرنے سے	۲۲۲	اور اس کے مسائل کا بیان	
باب وضو میں ایک صاف کرنیکا	۲۱۹	وضو درست ہو جائیگا اس مسئلہ		زمزم کے پانی سے وضو و غسل	
بیان وضو کرنے کا طریقہ		کی وضاحت		جائز ہے	
کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا واجب		حدیث [illegible]		باب جس پانی میں آدمی کے	
ہے یا سنت؟		کا صحیح مفہوم		بال دھوئے جائیں اور آدمی کے	۲۳۳
باب استنجا طاق ڈھیلوں سے	۲۲	باب جب جرابیں موزے پاؤں دھو کر	۲۲۴	بالوں کی رسی وغیرہ بنانے کے	
کیا جائے؟		پہن کر مسح کرے		مسائل میں	
جو سوکر اٹھے ہاتھ بغیر دھوئے		جرابوں پر مسح کے دلائل		آدمی کے بال پاک ہیں	
پانی میں نہ ڈالے اور اس مسئلہ		موزوں پر مسح کرنے کے عمل		آدمی کے بال [illegible] وغیرہ	۲۲۵
کی وضاحت		کے مسائل		کا استعمال جائز ہے	
اگر پانی بہت ہی [illegible] ہو		جرابوں پر مسح [illegible]		باب کتے کے جھوٹے اور	
اس سے وضو کیسے کرے؟		میں [illegible] مسئلہ [illegible]		اس کے مسجد میں آنے جانے	
ڈھیلے سے استنجا کے مسائل		[illegible] مسئلہ کی [illegible]		کے بیان میں	
باب وضو میں پاؤں دھونے	۲۲۱	[illegible]		کیا امام بخاری کے نزدیک	
واجب		[illegible]	۲۲۹	کتے کا جھوٹا پاک ہے؟	
وضو میں [illegible] کے		کے مسائل		صحابہ کرام کا حضور کے بال	
وجہ تشریح		[illegible] سنت سے		[illegible] سے برکت حاصل کرنا	۲۳۴
باب وضو میں [illegible] کے مسئلے	۲۲۰	باب وضو و غسل [illegible] وقت		حضور کے موئے مبارک کا بیان	
[illegible] اور اس		[illegible] سیدھی طرف سے [illegible]	۲۳۰	اور اس کے فضائل	
کے مسائل		سنت سے		حضور کے تبرکات کا ادب	
باب وضو میں [illegible]		باب مسح [illegible] کا [illegible]	۲۳۱	احترام واجب ہے	
کے بعد [illegible]		پانی تلاش کرنا		جس برتن میں کتا منہ ڈال دے	
[illegible] وغیرہ کے		حضور علیہ السلام کی انگلیوں		اس کو تین بار دھویا جائے یا	۲۳۵

مضمون — صفحہ

[illegible] اس مسئلہ پر تفصیلی بحث ۴۴۸
[illegible] کے اختلاف کا بیان
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کرنے کے [illegible] ۴۴۹
باب [illegible] کا مسلک [illegible]
[illegible] ۴۵۰
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۴۵۳
ثابت ہوتا ہے اور اس مسئلہ پر
تفصیلی بحث اور دلائل کا بیان
[illegible] وضو ٹوٹ جاتا ہے
[illegible] وضو ہے
[illegible] وضو ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی کا تفصیلی بیان

مضمون — صفحہ

[illegible] ۴۵۵
[illegible] مسئلہ پر تفصیلی
گفتگو [illegible]
[illegible]
[illegible] ۴۵۵
[illegible] مسئلہ پر تفصیلی گفتگو
[illegible]
[illegible] مسئلہ [illegible] ۴۵۶
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۴۵۷
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۴۵۹
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۴۶۰
[illegible]
باب کسی شخص کا [illegible] ۴۶۱
کو وضو کرانا
باب [illegible] وضو [illegible]
[illegible] وضو [illegible] ۴۶۲
[illegible]
[illegible] اور [illegible] وضو کے احکام

مضمون — صفحہ

[illegible]
باب [illegible] ۴۶۳
[illegible]
باب [illegible] کا مسح کرنے ۴۶۴
[illegible]
وضو میں [illegible] کا مسح کرنے
کے متعلق تفصیلی گفتگو ۴۶۵
[illegible] پر مسح کرنے کی مکمل بحث
چوتھائی سر کے مسح کرنے کا بیان
اور دلائل
سر کے مسح کرنے کا طریقہ اور ۴۶۷
اس کے مسائل
[illegible]
باب وضو میں [illegible] ۴۶۸
[illegible]
باب [illegible] کے بچے ہوئے پانی ۴۶۹
کے استعمال کرنے کے بیان میں
[illegible]
[illegible] مستعمل کے متعلق امام اعظم ۴۷۰
کے [illegible]
وضو [illegible]
[illegible]
[illegible] مستعمل ۴۷۱
قرار پائے گا۔

[illegible]

[illegible] ۵۰۸
[illegible] ۵۰۹
[illegible]
[illegible]
مردار جانور [illegible] کے احکام
مردار کی کھال وغیرہ [illegible]
[illegible] ۵۲۹
[illegible] مرتد جانور ڈال دیا جائے تو [illegible]
باب [illegible] کے بیان میں ۵۲۶
[illegible] ۵۲۸
[illegible] ۵۲۹
[illegible] ۵۳۰
احکام و مسائل
[illegible] ۵۳۱
[illegible] ۵۳۲

فہرست [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین

مقدمہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خصوصیات

فیوض الباری [illegible] احادیث بخاری کی تفہیم و ترجمانی کی جو کوشش کی گئی ہے اس کا نام **فیوض الباری** تجویز کرتا ہوں۔ اس میں امور ذیل کا خیال رکھا گیا ہے۔

۱۔ حدیث کا سلیس ترجمہ ۲۔ الفاظ حدیث کی حسب ضرورت لغوی تحقیق ۳۔ حدیث کے مسائل و احکام کی تفصیل ۴۔ امام بخاری کا مذہب اور بحث طلب مسائل میں ائمہ کے باہمی اختلاف اور ان کے دلائل کی وضاحت ۵۔ امام نے جو حدیث کو پوری سند سے نکالا ہے یا بوجہ اختصار سند کو حذف کر دیا ہے ۶۔ امام بخاری ایک ہی حدیث کو متعدد ابواب کے ماتحت متعدد بار ذکر کرتے ہیں۔ میں نے بخاری کا یہ انداز رکھا ہے، جہاں حدیث مکرر آئی ہے وہاں اس کی جلد و صفحہ لکھ دیا ہے ۷۔ جس باب میں حدیث مکرر ذکر ہوئی ہے اس کی مناسبت مختصراً وہاں اس کے نیچے ہی لکھ دی ہے اور بعض جگہ حدیث مکرر آئی ہے کہ اس حدیث کو کہاں کہاں ذکر کیا جا سکتا ہے ۸۔ ایک جگہ امام نے حدیث مختصر کر دی ہے اور دوسری جگہ مفصل ہے تو مفصل حدیث کو بھی تمام الفاظ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

ضروری نوٹ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جو ابواب کے تحت جو حدیثیں ذکر کی ہیں ہم نے نمبر دے کر حدیث کے متعلق یہ معلوم کرنا آسان کر دیا ہے کہ یہ حدیث کہ امام بخاری نے اور امام مسلم نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو نمبر ایک ہی دیا گیا ہے۔ اس کے نام سے [illegible] جو حدیث کو تلاش کرنے میں آسانی ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات [illegible] [illegible] حدیث کے بعض حضرات [illegible] و شارحین نے دیگر نمبر [illegible] لکھے ہیں۔

حجیت حدیث

حجیت حدیث کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ابتدائے اسلام سے آج تک مسلمان حدیث کی حجیت کے قائل رہے ہیں اور امت کا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث اور قرآن دونوں ذریعہ شریعت کی اساس ہیں، اور سنت کی پیروی بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح قرآن حکیم کی۔ مگر موجودہ دور میں تمام دور فتنوں سے معمور ہے ایک فرقہ منکرین حدیث کا بھی ہے جو حجیت حدیث سے انکار ہی نہیں بلکہ اسے عجمی سازش قرار دیتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہو گیا ہے کہ حجیت حدیث کے متعلق گفتگو کی جائے۔

[illegible]

[illegible] اور [illegible] ہو سکتی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ فرشتے [illegible] انسان کی ہدایت کا سبب [illegible] کی وجہ سے اور [illegible] انسان کے لیے ہادی نہیں ہو سکتے۔ [illegible] مشہور ہے [illegible] کے جواب میں فرمایا:

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا [illegible]

[illegible] ہدایت [illegible] تربیت کے لیے [illegible] نہیں [illegible] انسانی ہدایت سے محروم [illegible]

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا — [illegible] قرآن مجید

[illegible] انسانوں کی ہدایت و تربیت کے لیے فرشتوں کی بجائے [illegible]

سوال سوم کا جواب یہ ہے [illegible] صرف کتاب ہی کیوں نازل [illegible]

[illegible] کا جواب [illegible] ہدایت [illegible]

صاف ظاہر ہے کہ جو کامل ہر خاص و عام خدمت کو دیکھ کر ہر شخص مان لیتا ہے کہ کتاب و نبی خدا کی طرف سے ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے دونوں دو مختلف ہونے کے باوجود طریقہ جدا نہیں فرمایا بلکہ حقیقت یہ ہے رسول ہی کے ذریعہ ساری دنیا کو قرآن کی تعلیم سکھائی تو قرآن بھی بلا واسطہ نہیں دیا بلکہ اس کے دل پر پہلے اتر کے نبوت عطا فرمائی۔ پھر ایک مقدس ہستی کو ابتدا ہی سے قرآن کے لیے مخصوص و منتخب فرمایا۔ جب وہ ہستی دنیا میں جلوہ فرما ہوئی تو اسی کو قرآن عطا فرمایا اور رسول بنا کے واسطہ سے قرآن بھی دیا گیا۔ آخر کیوں؟ اس کا اصلی بحث جواب تو قرآن ہی نے دیا ہے۔ اس نے تمام انبیاء کو اللہ نے اسی مقصد سے مبعوث کیے ہیں۔ ان کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ جو فرامین ہیں ان کے مطابق حکم دیں اور لوگ ان کے احکام کی اطاعت کریں۔ وہ آپ بھی ان پر خود عمل کر کے دکھاتے ہیں اور لوگ انہیں کے نمونہ کو دیکھ کر ان کا اتباع کریں۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ
ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔

دنیا میں جتنے رسول آئے ان سب نے اپنی امت سے یہی مطالبہ کیا

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ
اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

حضور اکرم کی زبان سے بھی یہی کہلوایا گیا۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
اگر اللہ سے محبت رکھنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔

ان نصوص قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ کتاب کے ساتھ رسولوں کو اور قرآن کے ساتھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمانے کی حکمت یہ ہے کہ کتاب اور رسول دونوں کی اطاعت کی جائے اور اللہ کا منشا یہ ہے کہ جس طرح لوگ میری کتاب کی اطاعت کریں ٹھیک اسی طرح لوگ کتاب کے ساتھ جو رسول بھیجا ہے اس کا بھی اتباع کریں۔

معلم کتاب اس میں شک نہیں کہ کتاب (قرآن) دین و شریعت کی اصل ہے اور دلائل شرعیہ میں سب سے مقدم و محکم قرآن ہی ہے مگر یہ بات منکرین حدیث کو بھی تسلیم ہے کہ قرآن صرف اصول دیتا ہے اور بہت سے اصول کی تشریح و توضیح نہیں کی اور یونہی چھوڑ دیا ہے۔ آخر کیوں؟ کیا قرآن ناقص ہے؟ کیا وہ حلت کا دعویٰ اور حرمت کا قطعی حیثیت نہیں رکھتا ہے؟ جب ایسا نہیں ہے تو پھر قرآن میں اجمال کیوں رکھا گیا؟ ظاہر ہے اس کی وجہ بھی خود قرآن ہی نے بتا دی۔ اس نے نبی

جاتا کہ اگر محض کتاب نازل کی جاتی اور اس کے ساتھ کوئی رسول نہ آتا تو لوگ آیات کے معانی میں تحریف کرتے۔ انھوں نے جو روایت میں آتے تبصرے کرتے اور کوئی ان کو ٹوکنے والا اور غلطی کی نشاندہی کرنے والا نہ ہوتا اور اس طرح اللہ کی کتاب بدل کر رہ جاتی یا کم از کم ضائع ہو جاتی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے کتاب کے ساتھ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مبعوث کیا اور قرآن کو رسول کریم علیہ السلام پر نازل فرمایا یہ صرف اس لیے تا کہ لوگ اپنے طور پر نہیں بلکہ رسول کے بیان اور تشریح کی روشنی میں قرآن کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ قرآن کریم نے اپنے ساتھ رسول کے اس تعلق کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ
ہم نے یہ ذکر (قرآن) آپ پر اس لیے نازل کیا ہے تاکہ آپ خوب کھول کھول کر بیان کر دیں اس کو جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے۔

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے ساتھ رسول کو اس لیے بھیجا گیا ہے کہ رسول قرآن کے شارح ہیں اور ان کا فرض منصبی ہے کہ وہ قرآن کی خوب تشریح و توضیح فرمائیں اور امت کا دین یہ ہے کہ وہ رسول کا اتباع کرے اور اس کے اسوۂ حسنہ پر چلے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
تمہارے لیے رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے

تلاوت آیات

جیسا کہ قرآن نے صاف طور پر بھی اور رسول کے ان منصب اور فرض کو بیان کر دیا ہے تاکہ مقصد واضح ہو اور رسول کے فرائض اور اس کے مراتب سے دنیا کو آگاہ کیا گیا

سورۂ جمعہ میں فرمایا

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
یہ رسول قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

اس آیت میں دو چیزیں الگ الگ ذکر کی گئی ہیں۔ ایک تلاوتِ آیات، دوسری تعلیم کتاب

آیات کی تلاوت کا مطلب بالکل واضح ہے۔ لیکن تعلیم کتاب کی ضرورت پر غور کرنا ہے۔ اگر تعلیم کتاب سے بھی قرآن کی عبارت پڑھ کر سنانا اور یاد کرانا ہی مقصود ہے تو تلاوتِ آیات سے الگ کوئی چیز نہ ہوئی حالانکہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں اور الگ ہی ذکر کی گئی ہے تو معلوم ہوا کہ یقیناً تعلیم کتاب سے قرآن کی تشریح اس کے مسائل و مطالب کی توضیح ہی ہے۔ جب قرآن مجید سے یہ ثابت ہو گیا کہ جس طرح رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ حق ہدایت میں الفاظ و کلمات قرآن کریم کی تلاوت ہے اسی طرح اس کے

معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی فرض رسالت کی وجہ سے آپ پر عائد تھا۔ پس ماننا پڑے گا کہ جس طرح آپ قرآن [illegible] اسی طرح اس کی توضیح و تشریح بھی آپ کے ذمہ تھی ورنہ قرآن کا آپ کو [illegible] اور ساتھ ہی تعلیم آپ کا فرض رسالت قرار دینا بے معنی ہوگا۔ جب قرآن سے حضور علیہ السلام کا معلم ہونا ثابت ہو گیا تو جو شخص آپ کی رسالت پر ایمان رکھتا ہے اس کو قرآن پڑھنے کا طریقہ حضور علیہ السلام سے [illegible] اسی طرح قرآن کے مطالب و معانی کی معرفت [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] واجب ماننا ضروری ہے۔

الغرض ان دو نصوص قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے معلم ہیں ۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح قرآن کی تبلیغ کی اسی طرح آپ نے قرآن کے مطالب و معانی بھی بیان فرمائے ۳۔ جب [illegible] حضور علیہ السلام کی تفسیر کا ماننا بھی ضروری ہے ۴۔ جب قرآن مجید ماننا [illegible] تو قرآن کی تشریح بھی [illegible] ساتھ اس کی شرح یعنی حدیث کو ماننا بھی ضروری ہے۔

تعلیم حکمت

اب آیۂ مذکورہ کے دوسرے جزء پر غور کیجئے۔ تعلیم قرآن کے ساتھ تعلیم حکمت بھی آپ علیہ السلام کا ایک فرض بتایا گیا ہے یعنی جس طرح قرآن کریم کے مفہوم و مطالب کو بیان کرنا حضور علیہ السلام کا فرض منصبی ہے اسی طرح حکمت کی تعلیم دینا بھی آپ کا فرض ہے۔ یہ حکمت کیا ہے؟ قرآن بتاتا ہے کہ حکمت ایک الگ چیز ہے جو اللہ نے قرآن شریف کے علاوہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے۔

۱۔ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا	اور اللہ نے آپ پر کتاب نازل کی اور حکمت بھی نازل کی اور سکھایا تم کو وہ جو تم نہیں جانتے تھے اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے
۲۔ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ	یاد کرو اس کو جس کی تلاوت ہوتی ہے تمہارے گھروں میں آیات اللہ اور حکمت

ان دونوں آیتوں سے واضح ہو گیا کہ جس طرح حضور علیہ السلام پر قرآن نازل ہوا اسی طرح اللہ نے آپ پر حکمت بھی نازل کی، اب یہ حکمت کیا ہے؟ جو ازواج مطہرات کے گھروں میں قرآن کے علاوہ پڑھی جاتی تھی؟ وہ کیا چیز تھی جو حضور علیہ السلام ان کو قرآن کے علاوہ سناتے تھے؟ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث و سنت تھی۔ یعنی قرآن کی تشریح فرماتے تھے۔ پس حکمت وہ ساری کی ساری چیزیں جو ماسوا قرآن کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس یا قول و عمل سے ظاہر ہوئیں، یہی حدیث و سنت ہے اسی کو قرآن نے حکمت سے موسوم کیا ہے اور چونکہ اس آیت سے حکمت کے یاد رکھنے کا وجوب بھی ثابت ہوا، پھر یاد رکھنے سے اصل مقصود اس پر عمل ہے تو سنت و حدیث پر عمل کا واجب اور لازم ہونا بھی ثابت ہوا اور جب سنت ہی کا دوسرا نام حکمت ہے اور حکمت منزل من اللہ ہے تو اس سے سنت کا منزل من اللہ اور وحی الٰہی ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ اسی لیے حضور سرور عالم اور مجسم حکمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکمت کو اللہ کی طرف سے دیے جانے کی تصریح فرمائی۔

اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ (ابوداؤد) خبردار مجھے قرآن عطا کیا گیا اور اس کے ساتھ ایک اور چیز اس کی مثل دی گئی ہے

یہ قرآن کی مثل کیا چیز تھی جس کے متعلق آپ نے فرمایا۔ مجھے دی گئی، گویا وہ خود آپ کے پاس وہ چیز موجود تھی جو اللہ کی طرف سے تھی۔ وہ چیز حکمت ہی تھی اور حکمت سنت رسول ہے۔ معلوم ہوا وہ قول جو سرور دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہ اللہ کی وحی اور اس کی ہدایت کے ماتحت ہوتی تھی۔ جب وہ اللہ کی ہدایت کے تحت ہوتی تھی تو پھر اس کا دین کا حجت اور ماخذ ہونا بالکل ظاہر ہے۔ جس طرح کلام اللہ پر ایمان لانا اور عمل کرنا ضروری ہے اسی طرح سنت رسول کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے اور سنت کے بغیر قرآن پر عمل ناممکن ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ منکرین حدیث دراصل منصب نبوت و رسالت کے رسول کا مرتبہ و مقام کے منکر ہیں۔ اسی لیے وہ کہتے ہیں کہ رسول کا کام صرف اللہ کی وحی کو بندوں تک پہنچا دینا ہے اور بس۔ باقی رہا اس کے قول و عمل، وہ دین نہیں ہیں۔ لیکن قرآن صاف طور پر ان کے اس غلط نظریہ کی تردید کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ رسول کا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہی نہیں ہے بلکہ پیغام الٰہی کے معانی و مفہوم، تشریح و وضاحت اور بیان کرنا بھی اس کا فرض ہے۔ سورہ صرف قاصد ہی نہیں ہیں بلکہ وہ مطاع، ہادی، امام، مزکی، معلم، مبشر، نذیر، سراج منیر، صاحب خلق، صاحب خلق عظیم، صاحب مقام محمود، مجتبیٰ، مصطفیٰ، محبوب، مبین، شارح، معلم، حکم،

[illegible] امر ربانی بھی ہوتا ہے۔

رسول کے ان اوصافِ حمیدہ پر قرآن مجید کی بہت سی آیات شاہد ہیں ان کی تفصیل کے لیے دفتر درکار ہے تاہم چند آیات قرآنیہ بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں جو رسول کے مرتبہ و مقام کی وضاحت کے لیے کافی ہوں گی۔

۱۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ	ہم نے جو کوئی رسول بھیجا ہے اسی لیے بھیجا ہے کہ اذن الٰہی کی بنا پر اس کی اطاعت کی جائے۔

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر رسول کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ یہیں سے یہ بات [illegible] رسول [illegible] اطاعت [illegible] کا حکم جہاں بھی ہے بالکل مطلق ہے۔ اس میں [illegible] اطاعت کرو اور فلاں میں نہیں۔ جیسی [illegible] بات ثابت ہوتی ہے کہ [illegible] اس کا ماننا ضروری ہے

۲۔ قرآن نے یہ حقیقت واضح کی ہے کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے رسول کی اطاعت [illegible] ایک بشر کی اطاعت کی طرح نہیں ہے جیسا کہ [illegible] کہتے تھے۔

هَلْ هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	یہ تو تم ہی جیسا ایک بشر ہے۔
وَلَئِنْ أَطَعْتُم بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ	اگر تم نے اپنے جیسے ایک بشر کی اطاعت کی تو تم خسارے میں رہو گے۔

۳۔ قرآن نے [illegible] کہ اس آیت میں [illegible] مومنوں کو یہ اطمینان دلایا کہ رسول کی اطاعت عام انسانوں کی اطاعت کی طرح نہیں بلکہ اس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

۴۔ قرآن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول کی حیثیت [illegible] امام ہوتا ہے اور ہر [illegible] اور [illegible] کی صورت میں رسول کے حکم کا ماننا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ خدا کا

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا	ہم نے انہیں امام بنایا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے ہیں
۵۔ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ	اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہوں پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں نزاع ہو تو اس میں اللہ اور رسول

کی طرف لوٹا دو۔

فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کا ترجمہ مختلف طور پر ہوسکتا ہے۔ مسائل شرعی میں جب مسلمانوں کے درمیان اختلاف واقع ہو تو جھگڑے کو فیصلہ کے لیے اللہ اور رسول کی طرف رجوع کریں۔ بس یہی فقرہ اللہ اور رسول دونوں کو حکم بنانے کا ثبوت ہے۔ اگر حق تعالیٰ کو صرف کتاب مجید ہی مقصود ہوتی تو فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ کافی تھا لیکن اس کے ساتھ والرسول بھی کہا گیا۔ جس سے صاف واضح ہے کہ قرآن کے بعد رسول کا طریقہ واجب ہے اور دین کے اصلی دو جزو قرآن اور حدیث ہی ہیں۔

۶ قرآن سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کو دل و جان سے تسلیم کرنا ایمان کے لیے ایک شرط بیان ہوتا ہے۔ جو شخص رسول کے فیصلے کو نہ مانے وہ بے ایمان ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

سو تیرے رب کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام معاملات میں تجھ کو حاکم نہ بنالیں

۷۔ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ

کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول فیصلہ کردے تو پھر وہ اپنے معاملہ میں خود کوئی فیصلہ کرنے کا مجاز رہ جائے

اس آیت میں یہ بات واضح ہے۔ مومن اور مومنہ کے الفاظ سے تمام مومن مرد و عورت مراد ہیں اور اس میں ملک و ملت کے تمام معاملات کا لفظ عام ہے جو ہر قسم کے معاملات پر حاوی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر کام و معاملات میں اللہ و رسول کے فیصلہ کو تسلیم کرنا لازم ہے۔

۸ قرآن نے یہ بھی اعلان کیا کہ اللہ کی طرح اس کے رسول کو بھی ساری دنیا کی چیزوں سے محبوب رکھنا ضروری ہے۔ جو ایسا نہیں کرتے وہ فاسق ہیں اور خدا کی ہدایت سے محروم ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے

اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ

زیادہ عزیز ہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہیں تو اللہ کے امر (عذاب) کا انتظار کرو۔

۹ اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ

اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو فوراً لبیک کہو۔

۔ اور یہ بھی کہ مومن وہی ہیں جو اللہ اور رسول کے حکم پر لبیک کہتے ہیں اور اللہ و رسول دونوں

کی اطاعت کرتے ہیں۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا	ایمان داروں کو جب اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ اللہ اور رسول ان کے درمیان فیصلہ دیں تو ان کا جواب سوائے اس کے کچھ نہیں ہوتا کہ وہ کہیں سمعنا و اطعنا

۱۔ قرآن سے یہ بھی بتایا کہ کسی شخص کی کامیابی اور فوز و فلاح کے لیے جس طرح اللہ کی اطاعت ضروری ہے اسی طرح رسول کی اطاعت بھی لازمی ہے۔ جس طرح اللہ کی نافرمانی گمراہی کا سبب بنتی ہے اسی طرح رسول کی نافرمانی کا حال ہے۔

۲۔ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا	جس نے اطاعت کی اللہ کی اور اس کے رسول کی اس نے بڑی مراد کو پایا
۳۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا	جس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی وہ کھلی ہوئی گمراہی میں ہے۔

۳۔ قرآن سے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو رسول کی نافرمانی کی کوئی بات بھی آپس میں نہیں کرنی چاہئیے کیونکہ مومن کی جان پر [illegible] اس سے کہیں زیادہ اس کی جان پر ان کا حق ہے اور [illegible] بھی ضروری ہے کہ [illegible] ایمان ہے

۴۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ	اے ایمان والو جب سرگوشی کرو تو گناہ اور ظلم اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو
۴۔ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ	نبی زیادہ قریب ہے مومنوں کی جانوں سے
۵۔ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ	اللہ کے ساتھ اس کے رسول کو بھی راضی کرنا ضروری ہے

۴۔ قرآن سے یہ منافقین کی [illegible] یہ ہے کہ وہ [illegible] منافقت کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے روگردانی کرتے ہیں۔

۶۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ	جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کتاب کی طرف

اللّٰه وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ	جس کو اللہ نے نازل کیا اور رسول کی طرف تو
يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا	تو اے رسول تو دیکھے گا ان منافقوں کو کہ اعراض کرتے ہیں تیری طرف سے

اس آیت میں رسول کی طاعت کو جس طرح الگ ذکر کیا گیا ہے وہ اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ رسول کی اطاعت مستقل طور پر واجب ہے۔ دیکھئے ما انزل اللہ تو کتاب ہے لیکن والی الرسول یہ کتاب سے الگ ہے۔ تو رسول کی مستقل طور پر طاعت کا حکم ہے۔

۷۔ قرآن میں ہے کہ جب عذاب کیا جائے گا اور دوزخ میں ڈالے جانے کے بعد جس طرح اللہ کی نافرمانی پر کف افسوس ملیں گے اسی طرح رسول کی نافرمانی پر بھی افسوس کریں گے۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ	جس دن ان کے منہ الٹ پلٹ کئے
يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ	جائیں گے آگ میں کہیں گے اے کاش
اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا	ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا

اگر رسول کی اطاعت ایک مستقل اطاعت نہیں تھی تو اطاعت خدا اور رسول کی اطاعت پر افسوس علیحدہ علیحدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

۸۔ قرآن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول کی اطاعت غیر مشروط اور غیر محدود طور پر واجب ہے جس میں کوئی امر مانع نہیں ہے اور رسول کی مستقل طور پر علاوہ اللہ کی اطاعت کے واجب ہے کہ رسول کی اطاعت اللہ کے حکم اور اذن سے کی جاتی ہے

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی

یہاں اطیعوا الرسول کو اطیعوا اللہ سے الگ مستقل طور پر لایا گیا ہے جس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ رسول کی اطاعت بھی مستقل طور پر فرض ہے ورنہ اس کا مطلب ہوا کہ رسول جو کتاب لائے اس کی پیروی کی جائے تو صرف اطیعوا اللہ کہنا ہی کافی تھا۔ اطیعوا الرسول کہنے کی ضرورت نہ تھی

۹۔ قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ رسول کی مستقل طور پر اطاعت اس لئے ضروری ہے کہ رسول جو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

آپ نے

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

تمہارے صاحب نہ گمراہ ہوئے اور نہ بہکے اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ نری وحی ہے جو ان پر کی جاتی ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى میں هو کی ضمیر نطق رسول کی طرف لوٹتی ہے جس کا ذکر ینطق میں پایا جاتا ہے۔ اس آیت میں کوئی قرینہ بھی موجود نہیں ہے کہ نطق رسول کو صرف قرآن کے ساتھ مخصوص کیا جائے۔ یہاں تو ہر بات کو وحی الٰہی قرار دیا ہے جس پر نطق رسول کا اطلاق کیا جا سکتا ہے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رسول کا نطق بلحاظ معانی وحی سے ہوتا ہے اور اس میں رسول کی خواہش کو قطعی دخل نہیں ہوتا۔

قرآن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ دونوں کو معلوم ہو سکتے ہیں دل سے منسوب رسول کی بات اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ کیونکہ قرآن کی ایک آیت میں بھی یہ وضاحت ہے کہ رسول جو بھی بات اپنی طرف سے کہتا ہے اس کا تعلق وحی سے ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کا رسول کا نطق وحی ہی سے ہے اس کی زبان سے جو کلمہ نکلتا ہے خاص خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

اُكْتُبْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ

(بخاری)

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس سے جو کچھ نکلتا ہے حق ہی نکلتا ہے۔

۲۰۔ قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی آپ پر وحی نازل ہوتی تھی اور بعض اوقات ایسا ہوا کہ کبھی اس آیت کا مطلب نازل نہیں ہوا تھا اس وقت یہ تعلق قائم ہوا اس کے بعد مستقل ہو جاتے علم ہوتا ہے کہ وحی کا تعلق ہوتا ہے جیسا کہ ذیل کی آیت اس پر دلالت کرتی ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ

اے محبوب اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے ضرور یہ ارادہ کر لیا تھا کہ آپ کو گمراہ کر دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ نے آپ پر کتاب

مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۔

اتاری اور حکمت [illegible] اور وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

اس آیت مبارکہ میں [illegible] فضل الٰہی ہمیشہ آپ کے ساتھ [illegible] آپ کی طرف متوجہ [illegible] اس مضمون کو اس آیت مبارکہ میں بیان کیا جاتا ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کی دست برد سے بچائے گا۔

اس آیت [illegible] ۔ [illegible] لوگوں سے [illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ۔ [illegible] مسلمانوں [illegible] متعلق [illegible] ہے۔ [illegible] ۔

وحی متلو و غیر متلو [illegible] قرآن مجید کے علاوہ آپ پر کوئی وحی [illegible] ۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے معروف ہے۔

اصطلاح شریعت میں وحی [illegible] اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء [illegible] ۔ [illegible] حیثیت سے وحی کی تین قسمیں ہیں۔ [illegible] بلا واسطہ [illegible] فرشتے کے واسطے سے کلام [illegible] قرآن [illegible] ۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تفصیل [illegible] قرآن [illegible] ۔ [illegible]

اس کے خلاف منظم مہم چلا رہے ہیں۔ یہ لوگ [illegible] نہیں سمجھ پاتے کہ قرآن اور حدیث جدا ہو سکتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] سورۂ نحل کی ذیل کی آیت پر غور کیجیے

اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں اور درختوں اور ان چھتوں میں جہاں لوگ چھپر بناتے ہیں گھر بنائے۔	وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ

[illegible]

[illegible] سورۂ توبہ میں حضور کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے [illegible] منع فرمایا گیا ہے۔

ان میں سے جو کوئی مر جائے آپ کبھی ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں	وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے نماز جنازہ شروع ہو چکی تھی اور حضور علیہ السلام منافقین کی نماز جنازہ بھی پڑھا دیتے تھے۔ مگر قرآن میں اس سے پہلے نازل ہونے والی ایسی کوئی

آیت میں جس نماز کا ذکر ہے وہ صلاۃ جمعہ ہے۔ جس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہو۔ اس لیے ماننا پڑے گا کہ نماز جمعہ کا حکم اس وحی سے تھا جو قرآن کے علاوہ تھی۔

۲- اسی طرح آنحضرت جمعہ کے دن ایک وقت میں اور تقریر کی شکل سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم خود خطبہ دیا کرتے تھے اور اب تک اسی طرح سے چلا آتا ہے۔ سورہ جمعہ میں شکایت کے ضمن میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

جب وہ تجارت یا کھیل کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو تنہا چھوڑ جاتے ہیں

حالانکہ پورے قرآن میں کہیں کوئی ایسی آیت نہیں جس میں اس خطبہ کا حکم ہو۔ پس ماننا پڑے گا کہ اس کا حکم اس وحی کے ذریعہ تھا جو قرآن کے علاوہ تھی۔

۳- مثلاً اذان کو لیجئے نماز سے پہلے اذان دی جاتی ہے۔ یہ بھی کسی وحی کا عمل ہے۔ سورہ جمعہ اور مائدہ میں بطور مطالبہ اس کا ذکر کیا گیا ہے

۴۔ وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا

جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو منافق اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔

۵۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔ بیت المقدس کے قبلہ ہونے کے متعلق قرآن حکیم میں کوئی حکم موجود نہیں مگر جب اس قبلہ کو منسوخ کر کے بیت الحرام کعبہ کو قبلہ بنایا گیا تو ارشاد ہوا۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ

جس قبلہ پر آپ تھے اس کو ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ رسول کا اتباع کرنے والے اور اتباع سے منہ موڑنے والوں کے درمیان امتیاز ہو جائے

اس سے معلوم ہوا کہ پہلے جو بیت المقدس کو قبلہ بنایا گیا تھا وہ اللہ کی وحی کی بنا پر تھا

۶۔ جنگ بدر کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں سے فرمایا کہ اللہ تمہاری مدد کے لیے فرشتے بھیجے گا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وعدہ کا ذکر قرآن میں اس طرح فرمایا

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ

اللہ نے اس وعدے کو تمہارے لیے خوشخبری بنایا ہے

ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام نے جب مسلمانوں کو فرشتوں کی امداد کی اطلاع دی تھی وہ اس وحی

غیر متلو سے تھی جس کا ذکر قرآن نے بعد میں کیا

۵۔ جنگ بدر کے بعد حضور علیہ السلام نے غزوۂ بدر ثانیہ کے لیے لوگوں کو نکلنے کا حکم دیا جس کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے مگر اللہ نے بعد میں تصدیق کی۔ یہ بھی اللہ کی جانب سے تھا

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ — جن افراد نے زخم کھانے کے بعد اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو مانا

۶۔ حضور علیہ السلام نے صدقات تقسیم کیے۔ اس پر منافقین نے اعتراضات کیے۔ اس پر اللہ نے فرمایا۔ کہ تم لوگ رسول کے فعل پر اعتراض کرتے ہو۔ حالانکہ یہ تقسیم جو رسول نے کی اللہ کے حکم سے کی تھی اور فرمایا۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ — اگر وہ راضی ہو جاتے اس حصہ پر جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا

۷۔ اسی طرح صلح حدیبیہ کا واقعہ تاریخ کا مشہور واقعہ ہے تمام صحابہ کرام نے صلح نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا اور صلح کی شرائط بظاہر ایک طرفہ اور دبی ہوئی معلوم ہوتی تھیں مگر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں شرائط کو جو کہ بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں قبول فرما لیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرمائی۔ یہ صلح اللہ کی ہدایت کے ماتحت تھی۔ جس کو صحابہ کرام نہ سمجھ سکے۔ قرآن نے اعلان کیا۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا — اے رسول ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح عطا کی

۸۔ حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ سے ایک راز کی بات فرمائی اور اس کے ظاہر کرنے سے منع فرمایا تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ ان سے اس راز کا افشا ہو گیا۔ حضور علیہ السلام نے اپنی زوجہ مطہرہ سے راز افشا کرنے کا ذکر فرمایا۔ حضرت حفصہ نے عرض کی۔ حضور مَنْ أَنبَأَكَ هَٰذَا آپ کو کس نے خبر دی کہ مجھ سے آپ کا راز افشا ہو گیا۔ حضور علیہ السلام نے فوراً جواب دیا۔ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ (قرآن) مجھے میرے علیم و خبیر رب نے بتایا ہے۔ اگرچہ تم سے میرا راز افشا ہو گیا ہے۔ اس قسم کی اور بھی متعدد آیات ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یقیناً قرآن کے علاوہ بھی وحی ہوتی تھی اور حضور علیہ السلام دین سے متعلق جو ہدایات فرماتے تھے اور جس قرآن کی اپنے قول و عمل سے جو توضیح و تشریح فرماتے تھے وہ بھی وحی ہی سے ہوتی تھی۔ نماز ہی کو لیجئے۔ قرآن مجید صرف أَقِيمُوا الصَّلَاةَ کہہ کر خاموش ہو جاتا ہے نماز کا طریقہ اس کے آداب و فرائض بیان نہیں کرتا۔ اب یہ امور کس سے معلوم کیے جائیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي
جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھو ویسے ہی تم پڑھو

ظاہر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ صلوٰۃ اللہ ہی سے سیکھا ہوا تھا۔ لہٰذا یہ وحی کے ذریعہ معلوم ہوا۔ یہی وہ آپ پر قرآن کے علاوہ دوسری وحی تھی۔ نماز کی تو صرف بات مثال ہے۔ آپ کے عقائد، معاملات، عبادات، اخلاق و عادات، غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں سمجھے، ان کے سمجھنے اور ان کی تفصیلی ہدایات پانے کا مرکز حضور اکرم کی ذات قدسی ہی ہے اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ آپ نے اپنے قول و عمل سے قرآن کے اصول احکام کی توضیح و اس کے فرائض میں جو تعلیم فرمائی وہ اسی وحی سے ہے جو آپ پر قرآن کے علاوہ نازل ہوتی تھی۔ اس وجہ سے اگر دین کو سمجھنے کے لئے احادیث نبوی کو قابل اعتبار نہ سمجھا جائے تو قرآن کی بہت سی آیات کا مفہوم و مطلب سمجھنا بڑی حد تک مشکل ہو جاتا ہے۔ چند مثالیں ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔ قرآن میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا حکم ہے۔ مگر کیا صرف قرآن مجید سے ان عبادات کے متعلق تفصیلات تمام معلوم ہو سکتی ہیں؟ اور آپ نے ان احکامات قرآنیہ پر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق عمل کر کے سب

۲۔ قرآن کریم میں طیب چیزوں کے کھانے کا اصولی حکم دیا گیا ہے کیا صرف قرآن مجید سے سب حلال و حرام کی تفصیل معلوم کی جا سکتی ہے؟ اگر یہ مان لیں کہ ہم خود اپنی عقل و فہم سے حرام و حلال کی تمیز کر لیں گے اور کیا ان چیزوں کو ہم حلال یا حرام قرار دیں گے ان کے متعلق ہمیں یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اللہ کے نزدیک بھی ان کا یہی حکم ہے

۳۔ قرآن میں ہے فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا
پھر جب زید اس عورت سے اپنی حاجت پوری کر چکے تو پھر ہم نے اس کو آپ کے نکاح میں دیدیا

دیکھئے یہ قرآن شریف کی آیت ہے مگر کیا صرف قرآن مجید سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ زید کون ہے اور وہ عورت کون تھی لامحالہ یہ بات روایت سے ہی معلوم ہوگی یا مثلاً ارشاد ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ أَن جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ
تیوری چڑھائی اور منہ موڑا جب اس کے پاس ایک نابینا آیا۔

کیا صرف قرآن شریف سے پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ یہ نابینا کون تھے، اور اصل واقعہ کیا تھا اسی طرح دوسری آیت کو لیجئے جس میں ہے۔

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ
اگر تم رسول کی مدد نہیں کرو گے تو اس کی مدد کی تھی اللہ نے جب کافروں نے ان کو نکالا

هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ — جب وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر

کیا صرف قرآن مجید سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو کفار نے کہاں سے نکالا تھا، پھر وہ رفیق غار کون تھے اور کس غار میں آپ رفیق کے ساتھ روپوش ہوئے تھے۔

۴- لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ — اللہ نے بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد کی

توبہ

کیا رد حدیث کے انکار کرنے والے بغیر حدیث کے ان مواطن کی تفصیل معلوم ہو سکتی ہے؟

۵- وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا — اللہ کی مہربانی ہوئی ان تینوں پر جن کے معاملہ کو ملتوی رکھا گیا۔

توبہ

یہ تین شخص کون تھے۔ ان کا معاملہ کیوں ملتوی رکھا گیا، کیا روایات کے بغیر یہ باتیں حل ہو سکتی ہیں۔ ٦- اسی سورہ توبہ کی آیت پر غور کیجئے ارشاد ہے

لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ — جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اول دن ہی

أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ — سے یہ مسجد لائق ہے کہ آپ اس میں نماز پڑھیں

رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا — اس میں ایسے لوگ ہیں جو طہارت کو پسند کرتے ہیں

یہ کس مسجد کا ذکر ہے، وہ کون لوگ ہیں جن کی اس آیت میں مدح ہے، ان کی طہارت پسندی کا خاص مطلب کیا تھا جس کی اس آیت میں مدح کی گئی ہے، کیا ان امور کا جواب صرف قرآن سے مل سکتا ہے۔

٧. اسی طرح سورۃ انفال کی آیت کو لیجئے۔

وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ — اور جب اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دو جماعتوں میں سے ایک تمہارے قبضہ میں آ جائے گی۔

کیا صرف قرآن سے بتلایا جا سکتا ہے کہ یہ دو جماعتیں کون تھیں؟ اور یہ وعدہ کب کیا تھا؟ قرآن میں تو ہے نہیں، تو ماننا پڑے گا کہ کوئی دوسری قسم کی وحی بھی ہوتی تھی۔ اسی قسم کی اور بھی مثالیں دی جا سکتی ہیں جو بوجہ طوالت چھوڑی جا رہی ہیں۔ ان باتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کے احکام معلوم کرنے اور قرآن کو سمجھنے کے لیے روایات و احادیث کا دامن تھامنا ناگزیر ہے۔

صحابہ کرام کا سنت نبوی سے استدلال و اعتناء

یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرام و خلفاء راشدین کے پیچھے ہر عمل و حرکت کا محور ہی

سنت نبوی کو قرار دیا اور ہر مسئلہ در پیش میں حضور علیہ السلام کے ارشادات کو دیکھا۔ اس سلسلہ میں اگر ہم صرف وہ واقعات پیش کریں جو صحابہ کے ہیں تو اس کے لیے دفتر درکار ہے۔ دو ایک واقعات مثال پیش کر کے ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب قرآن مجید سے کسی قضیہ کا فیصلہ نہ ملتا تو سنت نبوی سے فیصلہ فرماتے تھے۔ پھر اگر اس معاملہ میں ان کو سنت یاد نہ ہوتی تو صحابہ کرام سے دریافت کرتے تھے کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں کوئی فیصلہ دیا ہو۔ جب صحابہ میں سے کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ بتا دیتے تو اس پر حضرت صدیق اکبر فرماتے

الحمد للہ الذی جعل فینا من　　خدا کا شکر ہے جس نے ہم میں ایسے لوگ بھی
یحفظ عن نبینا　　بنائے ہیں جو ہمارے نبی کی باتیں یاد رکھتے ہیں

۲۔ صحابہ کرام کو سب سے پہلی مشکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین کے مسئلہ میں پیش آئی کہ حضور علیہ السلام کا جانشین کس کو مقرر کیا جائے۔ اس مسئلہ میں بھی صحابہ نے سنت نبوی [illegible] جب [illegible] حضور علیہ السلام نے صدیق اکبر کو نماز کے لیے امام مقرر فرمایا [illegible] تو [illegible] نے پسند [illegible] اس کو [illegible] دنیا کے لیے بھی پسند کیا۔ [illegible]

۳۔ [illegible] کے بعد دوسرا مسئلہ حضور علیہ السلام کے دفن کا تھا۔ [illegible] اختلاف [illegible] حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ [illegible] نبی کی [illegible] جہاں وفات ہوتی ہے [illegible] حدیث سن کر سب [illegible] ہو گئے اور صحابہ کرام نے [illegible] حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے جھکا دیا۔

۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب قرآن کو جمع کرنے کا مشورہ دیا تو جناب صدیق اکبر نے فرمایا۔

کیف نفعل شیئا لم یفعلہ رسول　　میں وہ کام کیسے کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم　　نے نہیں کیا۔

[illegible] حتی کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا شرح صدر ہو [illegible] اور آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ کو قبول کیا۔ اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام ہر [illegible] میں سنت رسول کی تلاش کرتے تھے۔

۵۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے میراث طلب کی، تو حضرت صدیق اکبر نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ [illegible] الانبیاء لا نورث۔ نبی کسی کو اپنے متروکات میں وارث

نہیں رہ سکتے، اس کے بعد ۔۔۔

فإني أخشى إن تركت شيئاً من أمره أن أزيغ۔ (مسند احمد جلد ۱ ص ۲، بیہقی جلد [illegible]) میں ڈرتا ہوں کہ آپ کے حکموں میں سے کسی کو چھوڑ دوں گا تو بھٹک جاؤں گا۔

اور ایک روایت میں یوں فرمایا:

لست بتارك شيئاً كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل به إلا عملت به۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعمال شریفہ سے کوئی عمل ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔

(مسند احمد [illegible] منتخب کنز العمال جلد [illegible])

۵۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مرکز ملت بنے تھے، خصوصیت میں سب سے پہلے جو فیصلہ فرمایا وہ قرآن مجید کی آیت میراث سے میراث نبی کی استثنیٰ قرار دینا اور سب کا قبول کر لینا ہے، یعنی قرآن مجید میں میراث کا حکم عام مسلمانوں کے لیے ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہیں ہے۔ دیکھئے قرآن کی توضیح و تشریح صاحب سنت رسول علیہ السلام ہی سے ہو سکتی ہے۔

۶۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماتحتی میں ایک لشکر شام کی طرف بھیجنے کا حکم فرمایا تھا کہ آپ کا وصال شریف ہو گیا اور عرب میں ارتداد پھیل گیا۔ تمام اہل عرب مرتد ہو گئے۔ صحابہ کرام نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ ایسے نازک وقت میں لشکر اسامہ کو روانہ کرنا اور مرکز کو خالی کر دینا قرین مصلحت نہیں ہے۔ اس وقت مدینہ منورہ کو ہر طرح محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ جب یہ حالات سازگار ہو جائیں تب اس لشکر کو بھیجا جائے۔ لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے کہ حالات ناسازگار ہیں مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ جس لشکر کو حضور نے روانہ فرمایا ہو وہ اس لیے روانہ نہ ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ انفذوا جیش اسامۃ۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہاں تک فرمایا: "اگر مجھے یہ یقین ہو جائے کہ اس لشکر کے روانہ کر دینے کی بنا پر مرکز خالی ہو جائے گا اور درندے مجھے کھا جائیں گے تو بھی حکم نبوی علیہ السلام کی تعمیل ضرور کروں گا۔"

لو ظننت أن السباع تخطفني لأنفذت بعث أسامة كما أمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (منتخب کنز العمال جلد ۴ ص [illegible]) کیونکہ میں اپنا حکم نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نافذ کر رہا ہوں۔

دیکھئے حالات اتنے نازک ہیں کہ لشکر اسامہ کی روانگی ملتوی کرنے کے لیے مدینہ میں موجود سب اجلہ صحابہ کی

رہے تھے لیکن کسی کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تحریری حدیث نہیں دی اور بھی سو دو سو [illegible]

غرضکہ اس طرح کے ایک نہیں سینکڑوں واقعات ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ہر موقع اور محل پر سنت نبوی کو مشعل راہ بنایا اور ہر حادثہ اور ہر معاملہ میں سنت رسول سے ہدایت حاصل کی۔ چنانچہ سنت رسول کے مطابق کاروبار خلافت [illegible] کی شرط پر بیعت ہوئی جب سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت ہوئی تو صحابہ کرام نے ان الفاظ سے بیعت کی

ابایعك على كتاب الله و سنة رسوله و سنة الخليفتين	ہم آپ سے اس بات پر بیعت کرتے ہیں کہ آپ کتاب اللہ، سنت رسول اور دونوں سابق خلیفوں کے طریقہ پر عمل درآمد کریں گے۔

قرآن کریم نے بھی صحابہ کرام کے راستہ پر چلنے کا حکم دیا اور فرمایا۔

ومن يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى و نصله جهنم وساءت مصيرا	جو شخص صحابہ کرام کے راستہ سے الگ راستہ اختیار کرے تو ہم اس کو ادھر ہی چلنے دیں گے اور انجام کار اس کو جہنم میں داخل کریں گے جو برا ٹھکانہ ہے۔

ان آیات میں مومنین سے مراد صحابہ کرام ہیں۔ انہیں کے راستے پر چلنے کی قرآن نے تاکید کی ہے اور ان کے خلاف چلنے والے کو جہنم کی دھمکی دی ہے اور سبیل صحابہ یہی ہے کہ وہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دلیل حجت سمجھتے تھے اور حقوق و عبادات و معاملات یعنی دین و دنیا کے ہر مسئلہ اور ہر حادثہ میں سنت نبوی کی تلاش کرتے تھے اور قرآن کی طرح اس کو بھی سب سے پہلے معلوم کر کے اس پر عمل کرتے تھے اور سنت کو [illegible] سمجھتے تھے۔ واللہ یہدی من یشاء۔

جمع و تدوین حدیث

اس موضوع پر ہم نے ابتداء ایک طویل مضمون لکھا تھا مگر چونکہ اب اس موضوع پر مستقل کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں اس لئے بہت مختصر اقتباس کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔

منکرین حدیث جمع و تدوین حدیث کے سلسلے میں سب سے بڑا اعتراض یہ کرتے ہیں کہ حدیث کی کتابیں دوسری اور تیسری صدی میں تصنیف ہوئی ہیں اور جامعین حدیث نے سنی سنائی باتوں کو جمع کر دیا ہے جیسے کہ اس زمانہ کے رواۃ نے طویل عرصہ کے بعد جو باتیں سنیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی طرف منسوب کردی گئی ہیں۔ وہ حضور علیہ السلام کی فرمودہ ہیں۔ حضرت اسی صورت میں جب [illegible] تو [illegible] نے ابتدا میں کتابت حدیث سے صحابہ کو منع فرما دیا تھا۔ لیکن ان کا یہ خوف صحیح نہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ کتابت حدیث کا رواج عہد نبوی ہی میں شروع ہو چکا تھا اور حضور [illegible] سے [illegible] اس میں حصہ لیا ہے [illegible] کتابت حدیث کا [illegible] [illegible] [illegible] اس [illegible] کی بحث

حدیث کی تبلیغ کا حکم

حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کو تاکیدی حکم تھا کہ جو بات [illegible] سنیں [illegible] دوسروں [illegible] خوب اچھی طرح یاد کریں اور [illegible] دوسروں تک پہنچائیں

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا [illegible] فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ [illegible] [illegible]

اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میرا کلام سنا اور دوسروں تک پہنچایا۔ اللہ اس شخص کے چہرہ کو روشن رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچا دے [illegible] [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] کی [illegible] اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔

جامع بیان العلم

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (بخاری)

مجھ سے جو کچھ سنو اسے دوسروں کو پہنچا دو [illegible] جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اس کی جگہ جہنم ہے۔ بخاری

حَدِّثُوا عَنِّي بِمَا تَسْمَعُونَ وَلَا تَقُولُوا إِلَّا حَقًّا وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي جَهَنَّمَ يَرْتَعُ فِيهِ [illegible]

جو کچھ مجھ سے سنو عوام تک پہنچا دو اور سچ کہو جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا اس کا مقام جہنم ہے۔

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِي

میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور اپنی سنت۔ جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے اس وقت تک گمراہ نہ ہوگے

فَمَنْ حَفِظَ شَيْئًا فَلْيُحَدِّثْ (مسند احمد) جو میری حدیثوں کو حفظ کرے تو ان کو بیان بھی کرے

ان روایات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی احادیث کو یاد کرکے دوسروں تک تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔ اور حدیث کے متعدد رواۃ کو بیان فرما کر حفظ و نقل حدیث کی حیثیت کو مقرر فرمادیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ منشاء رسالت یہی ہے کہ حدیث کی حفاظت حفظ و روایت کے ذریعہ کی جائے۔ مگر اسناد ہی تو ہے حدیث کو بیان کرے، اس کے ذریعہ دوسروں تک پہنچائے یہ سلسلہ جاری رہنے کی دعا فرمائی۔ اب یہ ملاحظہ کیجیے کہ صحابہ کرام و تابعین نے حدیث کے حفظ و ضبط کا کس قدر اہتمام کیا۔ اس کا اندازہ ذیل کی چند مثالوں سے ہوسکتا ہے۔

عہد نبوی میں حفظ حدیث

عہد نبوی میں حدیثوں کے حفظ یاد کرنے کا بڑا اہتمام تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور علیہ السلام کی زبان مبارک سے حدیث سنتے تھے۔ جب آپ مجلس سے اٹھ جاتے تو ہم آپس میں حدیثوں کا دور کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک آدمی حدیث بیان کرتا، پھر دوسرا، تیسرا، بعض وقت ساٹھ ساٹھ آدمی مجلس میں ہوتے تھے اور سب باری باری سے حدیثیں بیان کرتے تھے۔ اس کے بعد ہم اٹھتے تو حدیثیں اس طرح یاد ہوتیں کہ گویا ہمارے دلوں میں بودی گئی ہیں۔ (مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۱)

۲۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عہد نبوی میں فرض نمازوں کے بعد صحابہ کرام مسجد میں بیٹھ جاتے تھے اور قرآن پاک اور حدیث نبوی کا مذاکرہ کرتے تھے (مستدرک جلد ۱ صفحہ ۹۴)۔ حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ صحابہ کرام جب کہیں بیٹھتے تھے تو ان کی گفتگو کا موضوع علمی مذاکرہ یعنی حدیثیں ہوتی تھیں یا پھر یہ کہ کوئی قرآن پاک کی کوئی سورت پڑھتے یا کسی سے پڑھنے کو کہتے۔ (مستدرک حاکم صفحہ ۹۴) ۳۔ دور کے علاوہ انفرادی طور پر بھی حدیثوں کے یاد رکھنے کا بڑا اہتمام تھا اور کوشش کے باوجود بھی حدیثیں یاد نہ ہوتیں تو حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر حدیثوں کو محفوظ رکھنے کی تدابیر معلوم کیا کرتے تھے۔ جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اپنے حافظہ کے متعلق عرض کیا تھا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں حدیثوں کو دہراتا رہتا ہوں، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حدیثیں ساتھ ساتھ لکھی بھی جاتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم حدیثیں یاد کرتے تھے (مسلم جلد صفحہ ابن ماجہ صفحہ ۹)

ان تمام مثالوں سے جو ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام عہد نبوی ہی میں حفظ حدیث کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ عہد نبوی کے بعد عہد صحابہ کو لیجیے کہ اس دور میں بھی حدیث کو یاد رکھنے

اور ایسے [illegible] ہیں [illegible] تھی

عہد صحابہ میں حفظ حدیث

۱۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں تذاکروا هذا الحدیث لا ینفلت منکم حدیثوں کا آپس میں مذاکرہ کرتے رہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے ہاتھ سے نکل جائے (دارمی صفحہ [illegible]) وہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ حدیث کو بار بار دہراؤ اور اس کو مستحضر رکھو [illegible] حضرت ابن عباس کی یہ بھی تاکید تھی کہ ہم [illegible] حدیثیں [illegible] کیا کرو۔

۲۔ حضرت ابو سعید خدری [illegible] حدیث کا دور کرتے تھے (دارمی صفحہ [illegible] مستدرک جلد [illegible] صفحہ ۹۴) [illegible] ۹۲ ۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی [illegible] شاگردوں سے فرمایا کرتے تھے تذاکروا الحدیث فانکم الا تفعلوا [illegible] (مستدرک جلد [illegible] صفحہ ۹۵) ۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود [illegible] حدیثوں کا دور کرتے رہو یہی اس کے [illegible] (مستدرک جلد [illegible] صفحہ [illegible] دارمی صفحہ [illegible]) ۵۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے [illegible] (کنز العمال جلد [illegible] صفحہ ۲۴۲ دارمی صفحہ ۹۰) ایک دوسرے سے ملتے رہو اور حدیث کا مذاکرہ کرتے رہو [illegible] اس کو [illegible] بعد [illegible] صحابہ میں کئی [illegible] کے [illegible] تھے [illegible] شاگرد [illegible] پورا [illegible] کرتے تھے و [illegible] تک [illegible] رہتے تھے (دارمی صفحہ [illegible]) [illegible] کا بیان ہے کہ [illegible] حضرت [illegible] حدیث [illegible] کا دور کرتے تھے [illegible] مجلسوں میں [illegible] کا حافظ [illegible] ہوتی تھیں (مستدرک جلد [illegible] صفحہ ۹۴) امام [illegible] علیہ الرحمۃ [illegible] حدیث [illegible] بیٹھتے تو صبح کر دیتے تھے (دارمی صفحہ ۹۵) دارمی میں بیان ہے کہ حضرت [illegible] بن مسعود [illegible] آپس میں ملتے رہتے ہو اور ایک جگہ بیٹھ کر حدیث کا دور بھی کرتے ہو [illegible] اگر کوئی ساتھی غائب ہو جائے تو وہ کوفہ کے آخری سرے پر [illegible] [illegible] (دارمی صفحہ [illegible])

عہد تابعین میں حفظ حدیث

صحابہ کے بعد تابعین کا دور آیا تو اس میں بھی حدیثوں کے حفظ کرنے اور [illegible] کے مذاکرے کے لیے بھی اسی قدر تھیں۔ چنانچہ دارمی میں ہے کہ [illegible] علم حدیث کے دور کی تاکید فرماتے تھے۔ [illegible] تابعین کا طریقہ تھا کہ [illegible] [illegible] عشاء کی نماز کے بعد جب حدیث کے لیے بیٹھتے تو صبح ہی

[illegible] تھے (دارمی صفحہ ۶۸، تہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۶۴)

یونس کا بیان ہے کہ جب ہم حضرت حسن بصری کے پاس سے حدیثیں سن کر نکلتے تو پھر آپس میں دورہ کرتے تھے حتیٰ کہ اسماعیل بن [illegible] کا دستور تھا کہ جب [illegible] مکتب سے [illegible] کر کے ان کے سامنے حدیثیں بیان کرتے تاکہ حدیث کی مشق ہو جائے اور وہ محفوظ ہو جائیں (دارمی، تہذیب صفحہ ۱۹۶) ان [illegible] سے آپ کو معلوم ہو گا کہ حفظ حدیث کا [illegible] اور [illegible] کا کیسا اہتمام تھا۔

عہدِ نبوی میں کتابتِ حدیث

حدیث کے تحفظ و ضبط کے تمام طریقوں کے ساتھ کتابتِ حدیث کا رواج عہدِ نبوی ہی میں ہو چکا تھا۔ [illegible] جو [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوائے [illegible] ان میں مسائل شرعیہ کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ [illegible] مکاتیب [illegible] حدیث کی کتابوں میں درج ہیں [illegible] کی متعدد تحقیقیں [illegible] حدیث [illegible] لکھتی [illegible] اور [illegible] فرماتے ہیں۔

[illegible] ترجمہ کے [illegible] [illegible] کے ارشادات لکھ لیتے تھے۔ (دارمی صفحہ ۹۰)

۱۔ [illegible] کثرت [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] احادیث کے متعلق [illegible] کیا [illegible] کہ [illegible] لکھ لیا کریں۔ آپ نے فرمایا [illegible] (ابو داؤد) ۲۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے [illegible] خطبہ [illegible] لکھ کر بھیجے (مشکوٰۃ شریف، ابو داؤد) ۳۔ مسلم شریف جلد [illegible] صفحہ [illegible] میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کو [illegible] کے احکامات لکھوا کر بھیجے ۵۔ سنن ابو داؤد میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنی حیات مبارکہ میں دو [illegible] تھیں جن کا تعلق مسائل زکوٰۃ سے تھا [illegible] جس کا نام کتاب الصدقہ تھا مگر اسے [illegible] کے پاس روانہ کرنے سے پہلے ہی آپ کا وصال ہو گیا۔ خلفائے راشدین میں سے سیدنا صدیق اکبر و سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے زمانہ [illegible] کیا۔ اس کے مطابق زکوٰۃ کے وصول و تحصیل کا [illegible] (ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ)

۶۔ امام بخاری نے [illegible] صدقہ [illegible] کیا ہے جسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible] انس رضی اللہ عنہ [illegible] کے حوالے کیا تھا۔ اس میں [illegible] زکوٰۃ کے [illegible] ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات کے [illegible] عمرو بن حزم کے پاس [illegible] کی معرفت روانہ فرمایا [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نقل [illegible] وبعث مع عمرو بن حزم [illegible] ۲۳ جس میں فرائض [illegible] صدقات تھے [illegible] ۸۔ حضرت [illegible] سے حدیث [illegible] مجموعہ [illegible] بخاری [illegible] ۹۔ حضرت [illegible] ۱۰ تحریری احکام اور معاہدات [illegible] جو حضور علیہ السلام [illegible] کو بھیجے تھے [illegible] طبقات ابن سعد [illegible] جو تحریریں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سلاطین [illegible] کے نام ارسال فرماتے تھے [illegible] ۱۱۔ کتاب الصدقہ حضور صلی اللہ علیہ [illegible] دو صفحات تھے جن میں زکوٰۃ کے احکام تھے [illegible] تحریر [illegible] ۱۳۔ [illegible] کے پاس کتاب الصدقہ کے علاوہ [illegible] تحریریں تھیں [illegible] ۱۴۔ [illegible] ایک تحریر [illegible] جس میں [illegible] صدقات دیات [illegible] وغیرہ کے احکام تھے [illegible] مسند امام احمد بن حنبل [illegible] ۱۵۔ [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] جس میں [illegible] احکام تھے [illegible] ۱۶۔ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] شراب وغیرہ کے احکام لکھے تھے [illegible] ۱۷۔ [illegible] کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] جس میں [illegible] ۱۸۔ حضرت معاذ [illegible] ایک [illegible] لکھی گئی تھی جس میں [illegible] ۱۹۔ [illegible] اس کے متعلق [illegible] ۲۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود [illegible] کے پاس تھا [illegible] ۲۱۔ حضرت سعد بن عبادہ [illegible] ایک مجموعہ [illegible] ۲۲۔ [illegible] احادیث لکھی تھیں [illegible] ۲۳۔ [illegible] ۲۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک دفتر حدیث [illegible] سے نقل کیا ہے وہ چھپ چکا ہے اس مجموعہ کی اکثر احادیث مسند احمد و صحیح بخاری و مسلم میں موجود ہیں۔ جن کے دیکھنے سے [illegible]

ا میں بھی لکھا موجود ہے۔ اس صحیفہ میں جن احادیث کو منقول کیا گیا ہے [illegible] صحیح مسلم [illegible] میں بھی ہیں۔ اس سے ڈاکٹر [illegible] نے ثابت کیا ہے کہ پہلی صدی کے صحیفہ کی حدیث تیسری صدی کے مجموعوں میں لفظ بلفظ درج ہیں اور ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جو آپ سے مروی ہیں [illegible] کا ثبوت مل جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت جعفر علیہ السلام کے پاس [illegible] کی تحریر [illegible] محفوظ [illegible] صحیفہ [illegible] دوسری صدی میں نقل [illegible] کتابی صورت میں لکھی گئی مگر اس کے مضمون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے

عہد صحابہ میں کتابت حدیث

اس کے بعد عہد صحابہ کو لیجئے۔ اس دور میں بھی کتابت حدیث کے بے شمار واقعات ملتے ہیں۔ تمثیل کے طور پر چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ دارمی صفحہ ۶۹ [illegible] میں ہے کہ [illegible] نے [illegible] بن [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے [illegible] کتاب میں لکھ کر [illegible] مستدرک میں [illegible] اس کی [illegible] مروی ہے کہ [illegible] نیز صحیح مسلم جلد اول ص ۲۹ میں ہے کہ حضرت انس [illegible] حضرت [illegible] کی ایک طویل حدیث سنی [illegible] لکھ [illegible] طحاوی جلد ۲ صفحہ ۳۸۹ [illegible] اس کا [illegible] حدیث [illegible] ۳۔ اسی طرح حضرت [illegible] کی [illegible] لکھ کر [illegible] دوسرے [illegible] اپنی [illegible] بخاری جلد [illegible] ص ۲۲ [illegible] ہے کہ حضرت ابوہریرہ [illegible] لکھے گئے [illegible] حدیث [illegible] ۳۸۵ [illegible] حضرت [illegible] حدیث [illegible] لکھ [illegible] ان کو [illegible] کے بعد [illegible] آپ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ۴۔ حضرت ابن عباس کے چند صحیفے تھے جن میں حدیثیں لکھی تھیں۔ [illegible] جلد ۲ صفحہ ۲۳۵ [illegible] طحاوی جلد ۲ صفحہ ۳۸۲ میں ہے کہ [illegible] کے کچھ لوگ حضرت ابن عباس کے پاس [illegible] کے چند صحیفے [illegible] حضرت ابن عباس کی نگاہ بہت کمزور ہو [illegible] تم خود [illegible] اور میں [illegible] روایت کے حق میں [illegible] دارمی صفحہ ۶۹ میں ہے کہ [illegible] حضرت انس کے پاس بیٹھ کر [illegible] کی تختیوں پر [illegible] لکھتے رہتے تھے۔ ۶۔ [illegible] جلد ۲ صفحہ ۲۸۲ میں عبید اللہ بن [illegible] کا بیان ہے کہ [illegible] حضرت [illegible]

کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت سے سعید وغیرہ حدیثیں پوچھتے اور لکھ لیتے تھے۔ دارمی صفحہ [illegible] میں ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ علم کو قید تحریر میں لاؤ۔ چنانچہ دارمی ہی میں حضرت سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر سے حدیثیں سنتا اور لکھ لیتا تھا۔ دارمی صفحہ ۶۹ اور طبقات جلد ۲ صفحہ [illegible] میں ہے کہ حضرت سعید بن جبیر وغیرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس حدیثیں لکھتے رہتے تھے خود دارمی میں ہے کہ کاغذ ختم ہو جاتا تو کسی دوسری چیز پر لکھ لیتے تھے

عہد تابعین میں کتابت حدیث

جو لوگ صحابہ کے بعد آئے تابعی کہلاتے ہیں۔ ان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگرد [illegible] کے سامنے [illegible] حدیث لکھنے کا ذکر ہے۔ اب چند ایسے واقعات لکھے جاتے ہیں جن میں تابعین کے سامنے یا تابعین سے حدیث لکھنے کا [illegible] ترمذی جلد ۲ صفحہ [illegible] اور دارمی صفحہ [illegible] میں [illegible] کا بیان ہے کہ [illegible] الحمید حدیثیں لکھا کرتے تھے۔ [illegible] کی وفات سنہ [illegible] میں ہوئی [illegible] بھی حدیثیں لکھتے [illegible] جلد ۱ صفحہ [illegible] میں [illegible] کا بیان ہے کہ [illegible] کے ساتھ [illegible] کے پاس [illegible] لکھتے [illegible] اپنے ساتھ [illegible] رکھتے تھے [illegible] لکھتے رہتے تھے [illegible] کی وفات [illegible] میں ہوئی ہے [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible] میں [illegible] کا بیان ہے کہ [illegible] کے سامنے [illegible] کا [illegible] مجھ سے کہا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں لکھیں [illegible] دارمی صفحہ ۶۵ میں [illegible] کا بیان ہے کہ [illegible] سے [illegible] پوچھے جاتے تھے [illegible] لکھے جاتے تھے [illegible] کی وفات [illegible] میں ہوئی [illegible] دارمی میں [illegible] کہ [illegible] حدیثیں [illegible] لکھا کرتے تھے [illegible] جلد ۲ صفحہ [illegible] میں ہے کہ ایک شخص حسن بصری کے پاس آیا اور [illegible] کہ آپ [illegible] کچھ حدیثیں لکھی ہوئی ہیں۔ کیا میں ان کی روایت آپ سے کر سکتا ہوں؟ [illegible] ہاں۔

[illegible] میں ہے کہ حمید طویل نے حسن بصری کی کتابیں نقل کی تھیں (جلد ۳ صفحہ [illegible])

حسن بصری کی وفات سنہ [illegible] میں ہوئی ہے۔ ترمذی جلد ۲ صفحہ [illegible] میں ابن جریج کا بیان ہے کہ ہشام بن عروہ کی وفات سنہ [illegible] میں ہوئی [illegible] جلد صفحہ [illegible] میں ہے۔ [illegible] وفات کے وقت اپنی کتابوں کی وصیت [illegible] کے لیے کر گئے تھے جو بوجھ میں [illegible] کے برابر تھیں۔ [illegible] کے پاس چودہ [illegible] کا ذکر [illegible] ابو قلابہ کی وفات سنہ [illegible] میں ہوئی [illegible]

جلد اول صفحہ ۳۱ [illegible] اسحاق [illegible] صفحہ ۲۰ [illegible] حضرت عمر بن عبد العزیز نے تمام [illegible] سلطنت میں یہ فرمان بھیج دیا کہ [illegible] علماء [illegible] حدیثوں کو جمع کریں [illegible] کی طرف سے مدینہ کے امیر [illegible] تھے [illegible] جب [illegible] تو [illegible] حدیث [illegible] مجموعے تیار کیے مگر ابھی ان [illegible] دور خلافت میں بھیجنے کی نوبت نہیں آئی تھی کہ عمر بن عبد العزیز کی وفات ہو گئی۔ عمر بن عبد العزیز کے حکم سے ابن شہاب زہری نے بھی حدیثوں کو مدون کیا تھا۔ تذکرۃ [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible] میں [illegible] کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ زہری کی حدیثوں کے دفتر کئی اونٹوں پر لادے گئے تھے۔ عمر بن عبد العزیز کی وفات ۱۰۱ھ میں ہوئی

[illegible] تابعین کے یہ چند واقعات [illegible] تذکرۃ [illegible] سے پیش کیے ہیں [illegible] وقت جب [illegible] کی وفات [illegible] کیونکہ [illegible] معلوم [illegible] ہیں [illegible] تمام واقعات [illegible] سے صرف [illegible] سو برس [illegible] کے ہیں [illegible] سو برس کے اندر ہی کے ہیں۔

تبع تابعین کے عہد میں حدیث کی کتابت

اب [illegible] قریب [illegible] تبع تابعین کا دور [illegible] کے سامنے رکھیے تو [illegible] زیادہ کتابت حدیث [illegible] کے [illegible] آپ کی نگاہ سے گزریں گے [illegible] حدیث کے دفتر [illegible] گے جو اس عہد میں لکھے گئے [illegible] سے [illegible] تک [illegible] موجود ہیں۔ اس دور میں حدیثوں کے لکھنے کا [illegible] عام [illegible] استاد سے [illegible] سب لکھ لیتے [illegible] ۱۵۳ھ کے [illegible] حدیثیں [illegible] کے سوا [illegible] لکھی ہیں [illegible] صفحہ [illegible] سے [illegible] ۱۴۳ھ [illegible] حدیثیں لکھی ہیں [illegible] تذکرہ جلد [illegible] صفحہ [illegible] کے پاس [illegible] کی کتاب تھی [illegible] تذکرہ [illegible] صفحہ [illegible] ضرورت ہوئی [illegible] بن یوسف [illegible] سے [illegible] کتاب [illegible] کے لیے حدیثیں لکھ کر [illegible] تذکرہ جلد [illegible] صفحہ ۳ [illegible] کا بیان ہے [illegible] سے [illegible] حدیثیں لکھی ہیں۔ [illegible] سے [illegible] زیادہ حدیثیں لکھی تھیں۔ [illegible] اور شعیب لکھتے تھے۔ [illegible] شعیب کی کتابیں دیکھی تھیں۔ [illegible] سے کہ شعیب کی کتابیں [illegible] شعیب کی وفات ۱۶۲ھ میں ہوئی ہے۔ تذکرہ جلد اول صفحہ ۲۱۱

[illegible] بیٹھتے تھے [illegible] اس لیے جب حدیث لکھنے کے لیے بیٹھتے تو [illegible] لکھ لیتے تھے۔ [illegible] کی وفات [illegible] میں ہوئی۔ تذکرہ جلد [illegible] صفحہ ۹ [illegible] کے پاس [illegible] حدیث کی کتابیں تھیں۔ چنانچہ [illegible] سے [illegible] حدیثیں [illegible] سے نقل کی ہیں۔ [illegible] نے ۱۷۴ھ میں [illegible] تذکرہ [illegible] صفحہ ۲۲۱ [illegible]

[illegible] ھ سے مکتوبات کی جمع [illegible] تھیں اور اپنے مرنے کے وقت وصیت کر گئے تھے کہ وہ کتابیں

[illegible] کر دی جائیں (تذکرہ جلد ۱ صفحہ ۲۹)

[illegible] جن حدیثوں کی روایت کی اور لوگوں کو سنایا ان [illegible] خود [illegible]

[illegible] کے [illegible] مکتوبات کی کتابیں تھیں۔ [illegible] کا بیان ہے [illegible]

[illegible] کا بیان ہے [illegible] ہی کی خود [illegible]

[illegible] وفات ۱۲۳ھ میں ہوئی (تذکرہ جلد ۱ صفحہ [illegible])

[illegible] حدیث [illegible] کا سلسلہ بھی جاری ہو گیا جیسے

[illegible] متوفی [illegible] ھ [illegible] متوفی ۱۵۶ھ نے بصرہ میں سعید بن ابی [illegible]

[illegible] متوفی [illegible] ھ سے حدیث کی کتابیں تصنیف کیں اور [illegible]

[illegible] متوفی [illegible] ھ [illegible] متوفی [illegible] ھ [illegible] سیرت نبوی پر کتاب لکھی

[illegible] متوفی [illegible] ھ [illegible] عبداللہ بن مبارک متوفی ۱۸۱ھ نے خراسان میں

[illegible] متوفی [illegible] ھ [illegible] سفیان ثوری متوفی ۱۶۱ھ نے کوفہ میں [illegible] جریر بن عبدالحمید الضبی

[illegible] ھ [illegible] ہشیم متوفی ۱۸۳ھ نے واسط میں حدیث کی کتابیں لکھیں اور تقریباً اسی زمانہ میں

امام مالک [illegible] تصنیف کی [illegible] ۱۷۹ھ میں وفات پائی [illegible] اسی زمانہ

[illegible] کتابیں لکھیں [illegible] ھ میں وفات پائی

ان حضرات کے بعد [illegible] امام مالک کی موطا کے طرز پر [illegible] موطا لکھی

[illegible] ھ میں [illegible]

[illegible] تصنیف [illegible] شوال [illegible] ھ [illegible]

[illegible] ھ نے کتاب الخمس، کتاب [illegible]، کتاب الادب

کتاب العتق وغیرہ تصنیف کیں (تذکرہ جلد ۱ صفحہ [illegible])

[illegible] سے بھی کئی کتابیں لکھیں (تہذیب جلد [illegible] صفحہ ۳۰۳) ـــــ امام ابو یوسف

متوفی [illegible] ھ نے کتاب [illegible] کتاب الخراج وغیرہ لکھیں ـــــ امام محمد متوفی ۱۸۹ھ نے موطا، کتاب

کتاب الحج وغیرہ تصنیف فرمائیں۔

[illegible] متوفی [illegible] ھ نے حدیث کے مختلف ابواب و موضوعات پر متعدد کتابیں لکھیں [illegible]

جلد [illegible] صفحہ [illegible] [illegible] متوفی [illegible] ھ [illegible] وغیرہ تصنیف کیں۔ [illegible]

کچھ موضوعی [illegible] تصنیفات ہیں جیسے

محمد بن فضیل متوفی ۱۹۵ھ نے کتاب [illegible] وغیرہ [illegible]۔ چھوٹی [illegible] اس دور [illegible] تصنیفات [illegible] امام مالک کی موطا [illegible] امام محمد کی موطا، کتاب [illegible] اور کتاب الحج وغیرہ بھی [illegible]

مثال [illegible] چند [illegible] ذکر کر دیے ہیں [illegible] اس سلسلے کے [illegible] جمع [illegible] مستقل [illegible] بلکہ [illegible] بہرحال حفظ و کتابت حدیث کے اس اہتمام [illegible] ہوئے [illegible] کی وجہ سے [illegible] کچھ سے کچھ ہو گئی ہوگی [illegible] سے چشم پوشی [illegible] نہیں ہے۔

روایت میں محدثین کی بے نظیر احتیاط

حدیث کے حفظ و کتابت کے لیے صحابہ کرام و تابعین عظام نے جو غیر معمولی اہتمام و حفظ فرمائے [illegible] حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنی حدیثوں کی اشاعت کی تاکید فرمائی [illegible] کوئی غلط بات آپ کی طرف منسوب [illegible] محدثین [illegible] کہتے ہیں [illegible] بخاری [illegible] حضرت [illegible] جہنم [illegible] حدیث [illegible] عرب [illegible] کو جان بوجھ کر [illegible] بیان کرتا (بخاری ص۲۱)

[illegible] حضرت ابن عمر [illegible] اس بات کا [illegible] صحیح مسلم جلد اول ص۳۲ میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابن عمر [illegible] بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلوٰةِ وَإِيتَاءِ الزَّكوٰةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ [illegible] ایک شخص نے اس حدیث کو [illegible] بیان کر دیا۔ وَالْحَجِّ وَصِيَامِ [illegible] حضرت ابن عمر نے [illegible] نہیں بلکہ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] فرمایا [illegible] عربی [illegible]

[illegible] حدیث کے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تھے [illegible] [illegible] حضرت عبداللہ [illegible] ایک دوسری حدیث [illegible] مذکور ہے [illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود [illegible] مذکور ہے۔

[illegible] ان کا شمار [illegible] حدیث [illegible] کے بارے میں [illegible] حدیث کے ضبط کرنے میں سختی [illegible]

فائدے

[illegible] کا تذکرہ [illegible] کوئی شخص حدیث [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث [illegible] حضرت [illegible] حدیث کی روایت [illegible] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] حدیث [illegible] امکان [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب [illegible] [illegible] حالت میں [illegible] حضرت [illegible] شروع [illegible] [illegible] حضرت مغیرہ نے یہ بیان کیا کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو نقل کرتے ہیں [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] حضرت عمر [illegible] حضرت [illegible] حدیث [illegible] حضرت عمر [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] ایک حدیث [illegible] پاس آدمی بھیج کر ان سے تصدیق کرو [illegible] حضرت عمر بھی [illegible] بیان کی تصدیق کی۔ (ابوداؤد طیالسی)

[illegible] حدیث کی حفاظت

حدیث کی حفاظت کے اصل اسباب

[illegible] حدیث [illegible] قرآن کا حکم تھا [illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] عمل کرتے [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] صوم و صلوٰۃ [illegible] اسلام کی ہدایات کو عملی طور پر [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] پانچ وقت [illegible] مسلمان کے لیے باجماعت [illegible] نماز پڑھتا تھا [illegible] احکام حضور علیہ السلام کے قول و عمل سے [illegible] حج کا [illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]

جاتی جنگ کے لوٹ [illegible] خود سربراہی کے فرائض سرانجام دیتے اور جنگ کے متعلق قواعد وضوابط بیان فرماتے جنگ ختم ہونے پر غنیمت کی تقسیم قیدیوں کا انتظام اور اسی طرح کے متعدد امور سے متعلق ہدایات دیتے۔ معاہدہ یا صلح کی ضرورت پیش آتی تو اس کے جزوی مسائل سے آگاہ فرماتے۔ غرضیکہ کوئی معاملہ ہو خواہ دینی یا سیاسی، معاشی، اقتصادی، داخلی و خارجی زندگی سے متعلق [illegible] سب کے متعلق ہدایات جاری کی تھی [illegible] علیہ وسلم [illegible] شروع ہوتا [illegible] عمل سے [illegible] روزمرہ کے عمل سے رواج [illegible] قوم کی [illegible] اور دستور حیات بن جائے۔ اس کا [illegible] اور اس [illegible] تھیں تو [illegible] ضرور ہے۔ خصوصاً اسی صورت میں جب کہ عہد نبوی میں اسلامی ریاست کی [illegible] اختیار کر لی تھی اور اسلامی سلطنت کا قانون قرآن اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایات تھیں۔ مثلاً جب [illegible] کے احکام [illegible] کے [illegible] کے حساب سے [illegible] ہوئے تو [illegible] کی [illegible] مقرر ہو اور [illegible] کی شرح بھی معین کی [illegible] سے بھی مقرر ہو [illegible] کی حاجت تھی۔ یہی حال نکاح، طلاق، [illegible] میراث، حدود و [illegible] حقوق و معاملات وغیرہ وغیرہ امور کا تھا۔ [illegible] حکومت [illegible] کے عمال [illegible] کے سپرد کیا [illegible] چنانچہ [illegible] کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ان امور [illegible] کے لیے مستقل [illegible] تھے اور [illegible] تبلیغ [illegible] ہوکے لکھے ہوئے تھے [illegible] اس سے آگاہ کرتے اور اس طرح حدیث کو [illegible] کی حفاظت کی طرح [illegible] دیا کرتے تھے [illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد میں [illegible] اس کا محفوظ رہنا لازمی [illegible] حضور جیسے شرعی [illegible] کی طرف سے جو [illegible] تبلیغ و ارشاد کے لیے [illegible] وہاں کے لوگ خود [illegible] میں حاضر ہو کر اس [illegible] کی تصدیق [illegible] کر لیتے تھے [illegible] حضور علیہ السلام کا بھیجا ہوا ہے یا [illegible] جو احکام [illegible] وہ آپ کے ہی [illegible]۔ ایسے لوگ جب دربار نبوی میں آتے تو حضور علیہ السلام [illegible] کی تصدیق فرما دیتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری و دیگر کتب حدیث میں ایسے متعدد واقعات ملتے ہیں۔ اسی طرح یہ [illegible] بھی تھا کہ اگر کسی کو کسی لفظ میں شبہ گزرتا تو اس کو دوبارہ سنا کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصحیح کر لیتے جیسا کہ بخاری کتاب العلم باب القراءۃ والعرض علی المحدث میں مذکور ہے۔

[illegible] وہ عہد نبوی کی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت راشدہ کے دور میں [illegible] حدیث کی [illegible] سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضےٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے [illegible] میں قرآن مجید کے بعد [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ [illegible]

[illegible] کے سامنے کوئی معاملہ پیش ہوتا تو پہلے کتاب اللہ میں دیکھتے۔ اگر کسی جگہ مل جاتا تو اس کے مطابق فیصلہ کر دیتے۔ اگر قرآن مجید میں نہ پاتے تو پھر سنت رسول میں تلاش کرنے اور اس کے مطابق فیصلہ کر دیتے۔ [illegible] حدیث یاد [illegible] لوگوں سے دریافت کرتے کہ کسی کو حضور علیہ السلام کی [illegible] حدیث اس معاملہ میں یاد ہو [illegible] جماعت [illegible] حدیث بیان کر دیتی تو آپ [illegible] تصدیق [illegible]۔

[illegible] لوگ [illegible] حدیث یاد رکھتے ہیں [illegible] صحابہ و تابعین کے [illegible] حاصل [illegible] فیصلہ کیا کرتے تھے۔ [illegible] حدیث رسول [illegible] تبلیغ و اشاعت کی حیثیت [illegible] اور اس کے تحفظ [illegible] کی اہمیت [illegible] معلوم کئے جا سکتے [illegible] کا ذکر [illegible]۔

مختصر حالات امام بخاری

امام [illegible] محمد [illegible] ابو عبداللہ کنیت ہے۔ [illegible] کا نام [illegible] ہے [illegible] محدثین میں شمار کئے جاتے ہیں [illegible] کہ حضرت امام [illegible] محدثین کی [illegible] اور [illegible] سنت کی [illegible] امام بخاری [illegible] مختصر حالات [illegible]۔

نسب امام بخاری کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ [illegible] کے رہنے والے [illegible] مجوسی تھے۔ [illegible] مغیرہ [illegible] کے ہاتھ پر اسلام [illegible] اسلام لانے کی نسبت سے [illegible] مشہور [illegible] جعفی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے [illegible] جعفی مشہور [illegible] جعفی کے [illegible] بھی مشہور ہیں [illegible] امام صاحب کے نام سے زیادہ [illegible] مشہور ہے۔ [illegible]

وطن [illegible] اصل وطن بخارا ہے۔ دوسری صدی کے [illegible] امام صاحب کی پیدائش کا [illegible] حکومت [illegible] خدمت سے ایک [illegible] تھی۔

ولادت و بچپن [illegible]

حلیہ خلق و عادات [illegible]

جودت ذہن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الٹ پلٹ کر دکھایا گیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بہت بڑا مجمع ہوگیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اساتذہ و شیوخ

[illegible]

[illegible]

امام کی شہرت و حلقہ درس

[illegible]

[illegible]

تحصیل علم کے لیے سفر

امام صاحب نے تحصیل علم حدیث کے لیے دور دراز مقامات کے سفر کیے۔ شام، مصر، حجاز، بغداد، بصرہ، کوفہ وغیرہ تک پہنچے خود ہی فرماتے ہیں کہ میں حدیث کے لیے دو دفعہ مصر و شام اور جزیرہ اور چار دفعہ بصرہ گیا، چھ سال حجاز کا سفر کیا۔ اور نہیں بتا سکتا کہ کتنی دفعہ کوفہ و بغداد گیا ہوں۔ امام صاحب حجاز میں چھ سال تک ٹھہرے، حضرموت [illegible] مدینہ منورہ پانچ برس تک قیام کیا۔ حج کے موسم میں مکہ چلے جاتے اور فراغت کے بعد پھر مدینہ آجاتے۔ ان تمام سفروں میں نیشاپور کا سفر خاص شان کا تھا۔ جس شان سے نیشاپور میں داخل ہوئے اور جس جوش سے وہاں آپ کا خیر مقدم ہوا اس کی تصویر خود امام مسلم نے ان الفاظ میں کھینچی ہے۔

"امام بخاری جب نیشاپور تشریف لائے تو جس دھوم سے ان کا استقبال ہوا کہ والیوں اور سلاطین کو بھی نصیب نہ ہوا ہوگا"

جلاوطنی اور بخارا کو مراجعت

لیکن نیشاپور میں آپ کو بعض مسائل کی وجہ سے [illegible] چھوڑنا پڑا اور آپ بخارا واپس ہوئے۔ اہل بخارا کو جب معلوم ہوا تو ان کا [illegible] کی مسافت سے آ کر [illegible] کیا اور [illegible] ان پر [illegible] شہر سے [illegible] کے فاصلہ پر [illegible] اور [illegible] خیر مقدم کیا [illegible] مگر [illegible] والی بخارا [illegible] کے ساتھ [illegible] بخارا [illegible] سے [illegible] تو آپ [illegible] جلاوطن ہو گئے۔ [illegible] آپ [illegible] اور آپ [illegible] ہو گئے۔

خرتنگ میں قیام اور وفات

امام صاحب کے بعض رشتہ دار سمرقند کے چھوٹے سے قریہ خرتنگ میں رہتے تھے۔ امام صاحب بخارا سے نکل کر وہاں چلے آئے اور [illegible] تک وہیں رہے۔ [illegible] ایک رات تہجد سے فارغ ہو کر بارگاہ ایزدی میں یہ دعا کی:

"الٰہی یہ زمین باوجود وسعت کے مجھ پر تنگ ہو گئی ہے۔ اس لیے اب مجھے اٹھا لے"

اسی مہینہ میں [illegible] آپ کی رحلت ہوئی۔ آپ شوال کی ۳۰ تاریخ کو [illegible] ہوئے [illegible] سال کی عمر پائی۔ سال پیدائش ۱۹۴ھ ہے اور سال وفات ۲۵۶ھ ہے۔

[illegible] امام صاحب [illegible] اگر مجھے [illegible] تمام [illegible] امام [illegible] چاہتا [illegible] بخاری [illegible] سیرۃ البخاری [illegible] حصہ ۹۲

اس حساب سے چودہ دن کم باسٹھ برس کی عمر ہوئی۔ وہ وصیت کے موافق حسب تحریر مشہور ہوئی تو سمرقند میں کہرام مچ گیا۔ [illegible] نماز جنازہ میں شریک ہوئے [illegible] نماز ظہر کے بعد جنازہ اٹھایا گیا۔ جنازہ کے بعد جب آپ کو قبر میں رکھا گیا تو مشک و عنبر کی خوشبو سے لوگوں کے دماغ معطر ہو گئے۔ [illegible] آپ کی قبر سے [illegible] خوشبو آتی رہی۔ شیخ عبد الواحد [illegible] ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری [illegible] کی وفات کے بعد [illegible] خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ [illegible] کسی کا انتظار فرما رہے ہیں۔ [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس کا انتظار ہے؟ فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری کا۔

تاریخ وفات۔ [illegible] ۲۵۶ [illegible]

[illegible]

مولوی وحید زمان [illegible] بخاری کی شرح [illegible] بطور برکت چھاپے ہیں۔ [illegible] میں سمرقند میں [illegible] بخاری [illegible] قبر مبارک [illegible] وہاں [illegible] آپ کی قبر سے [illegible] لوگ [illegible] گھروں سے [illegible] صحیح بخاری کا [illegible] مطلب [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صاحب [illegible] مصنف مولوی وحید الزمان [illegible]

تدوین بخاری میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہیں اور میں پنکھے سے [illegible] معتبر [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ [illegible] آپ [illegible] صحیح [illegible] صحیح بخاری کی ترتیب کا خیال [illegible] سولہ سال [illegible] مسجد حرام میں بیٹھ کر لکھی۔ [illegible] غسل فرماتے [illegible] دو رکعت نفل استخارہ پڑھتے تھے۔ بعض [illegible] حدیث [illegible] منبر اقدس کے درمیان بیٹھ کر [illegible] شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ بعض [illegible] میں دیکھی کہ جس [illegible]

پڑھ کر، نیز اس سے قبل وضو اور غسل فرماتے، کہتے ہیں کہ صحیح کی ہر حدیث پر دو رکعت پڑھتے۔

صحیح بخاری کا پورا نام یہ ہے: "الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ و سننہ و ایامہ صلی اللہ علیہ وسلم" امام نے جن امور کا اس کتاب میں لحاظ رکھا ہے ان سب کی طرف نام ہی میں اشارہ کر دیا ہے۔ "جامع" کتب حدیث کی مختلف قسمیں ہیں جیسے مسند، مستخرج، مستدرک، معجم وغیرہ جامع بھی کتب احادیث کی ایک قسم ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں جامع اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں مندرجہ ذیل آٹھ ابواب پائے جاتے ہیں۔

ا۔ سیر پر مشتمل روایات۔ سیر [illegible] ان روایات کو کہتے ہیں جو غزوات [illegible] سے متعلق ہوں ۲۔ آداب پر مشتمل روایات ۳۔ تفسیر قرآن سے متعلق روایات ۴۔ عقائد یعنی وہ [illegible] ۵۔ [illegible] وہ روایات جن میں فتنوں اور [illegible] کی تصریح ہو ۶۔ احکام یعنی وہ روایات جن [illegible] ۷۔ [illegible] یعنی وہ روایات جن میں قرب قیامت [illegible] درج ہوں ۸۔ وہ روایات جن میں صحابہ [illegible] ہوں [illegible] چنانچہ بخاری شریف میں یہ تمام چیزیں موجود ہیں۔

ب۔ صحیح کے متعلق سب کو معلوم ہے کہ صحیح اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے تمام راوی عادل ضابط ہوں، سند متصل ہو۔ مسند یعنی متصل، مسند [illegible] اور رسول کے [illegible] ہوتا ہے جس کا اصطلاحی مطلب ہے درمیان میں کوئی راوی رہ گیا ہو [illegible] من حدیث رسول اللہ کا لفظ رکھ دیا۔ باب المسند کا مطلب [illegible] متصل احادیث یعنی وہ حدیثیں جن کے راویوں کا سلسلہ بیان کرنے والے سے حضور علیہ السلام تک [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو۔ سننہ و ایامہ یعنی اس مجموعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن و ایام درج ہیں۔ امام نے سنن و ایامہ سے حضور [illegible] احادیث [illegible] احادیث سے حضور علیہ السلام کی قولی احادیث مراد لی ہیں [illegible] کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے [illegible] ذکر کیا ہے

احادیث کی تعداد:۔ امام بخاری کو چھ لاکھ حدیثیں [illegible] ان میں سے [illegible] سات ہزار دو سو پچھتر حدیثیں آپ نے بخاری میں درج کیں۔ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو چار ہزار حدیثیں ہیں [illegible] ایک سو [illegible] کتابیں [illegible] تمام حدیثوں کی تعداد [illegible] بخاری میں حدیثیں [illegible] ہیں۔ تیرہ سو چالیس مشائخ ایسے ہیں جن سے [illegible] روایت [illegible] امام بخاری نے روایت

ں۔ صحیح بخاری میں بائیس حدیثیں ثلاثیات ہیں جن پر امام کو بجا طور پر فخر ہے۔ ثلاثیات اس حدیث کو کہتے ہیں جو صرف تین راویوں کے واسطے سے حضور علیہ السلام تک پہنچے۔

صحاح ستہ۔ بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ۔ ان چھ کتابوں کو صحاح ستہ کہتے ہیں۔ جمہور محدثین کے نزدیک صحیح بخاری کا رتبہ مسلم پر مقدم ہے۔ نیز یہ بھی مشہور ہے کہ جمہور صحیح بخاری کو مسلم پر ترجیح دیتے ہیں۔ یہ مسئلہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان دونوں میں اصح کون ہے جس کی تفصیل طویل کلام کو چاہتی ہے۔ صحیح کی تعریف میں امام بخاری و مسلم کے مابین جو اختلاف ہے اس کی بحث بھی کافی طویل ہے نیز حدود خلاف کا سمجھنا نہایت پیچیدہ اور دقیق ہے جسے عوام کا ذہن بھی بمشکل قبول کر پائیگا۔

متفق علیہ وہ حدیث ہے جس کو بخاری و مسلم دونوں نے تخریج کیا ہے۔ اسی کو حدیث متفق علیہ کہتے ہیں۔ ایسی احادیث متفق علیہ دو ہزار تین سو چھبیس (۲۳۲۶) ہیں۔ مذہب جمہور یہ ہے کہ سب سے اعلیٰ درجہ حدیث صحیح متفق علیہ کا ہے۔ پھر اس کا جسے صرف بخاری نے ذکر کیا۔ پھر اس کا جس کو تنہا مسلم نے ذکر کیا۔ پھر اس کا جو بخاری و مسلم کی شرط پر ہو۔ پھر اس کا جو بخاری کی شرط پر ہو۔ پھر اس کا جو مسلم کی شرط پر ہو۔ پھر بخاری و مسلم کے سوا جن محدثین نے صحیح کہا ہو جیسے ائمہ نے صحت کا ذکر کرکے صحیح مانیں۔ شرط بخاری و مسلم کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کے راوی ان رجال سے ہوں جن کی روایت بخاری و مسلم نے لی ہے جیسے ابو داؤد وغیرہ۔ بہرحال بخاری حدیث کی معتبر و مقبول کتاب ہے اور اسے جو مقبولیت حاصل ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہر زبان میں اس کی تعریف سے زیادہ بخاری کے تراجم موجود ہیں۔ صحیح احادیث صرف بخاری ہی میں منحصر نہیں ہیں۔ خود بخاری نے بہت سی ایسی حدیثوں کو چھوڑ دیا ہے جو صحیح ہونے کے باوجود ان کی شرط پر نہیں ہیں۔ ان کو داخل کر کے کتاب کو طویل نہیں کیا ہے جو صحیح ہیں لیکن علی شرط بخاری۔

کتب حدیث کی تعریفات

صحاح ستہ میں مذکورہ بالا اصطلاح کے مطابق ۱۔ جامع صرف بخاری و ترمذی شریف ہے۔ مسلم شریف کو بعض حضرات قلت تفسیر کی وجہ سے جامع نہیں کہتے اور بعض اس قلت کو نظر انداز کر کے مسلم پر بھی جامع کا اطلاق کر دیتے ہیں۔ ۲۔ سنن جس میں ترتیب ابواب فقہیہ پر احادیث احکام مذکور ہوں۔ صحاح ستہ میں باقی چار کتابیں سنن ابو داؤد، نسائی و ابن ماجہ سنن ہیں۔ ۳۔ مسند جس میں صحابہ کی ترتیب پر احادیث مذکور ہوں۔ ۴۔ معجم جس میں شیوخ کی ترتیب پر احادیث ذکر کی جائیں۔ ۵۔ جزء جس میں صرف ایک مسئلہ کے متعلق احادیث جمع کی جائیں۔ ۶۔ مفرد جس میں صرف ایک شخص کی روایت کردہ حدیث ذکر کی جائیں۔ ۷۔ غریبہ

۔ شان میں مناسب ترکیب ہے جس میں تعریف اور حمد کے بعد درود شریف کا ذکر ہو۔

مصطلحات حدیث اب حدیث کے چند مصطلحات کے لیے حدیث کے اصطلاحی نام اور قسمیں حسب ضرورت بیان کیا جاتا ہے۔ یہاں پر مختصراً ذکر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث ہو تو وہ صحیح حدیث ہے وہ خطاب و ہدایت عمل نہیں ہو سکتی۔ حدیث کی قسمیں [illegible] اور جو حفاظ و محدثین ہیں وہ صرف روایت سے متعلق ہیں۔ یعنی یہ کہ راوی کس درجہ کا ہے اور اس نے روایت کیسے کی ہے اور روایت کا سلسلہ کہاں تک ہے۔ حضور علیہ السلام تک ہے یا صحابی رضی اللہ عنہ تک [illegible] اس حدیث کو بیان کرنے والے سب ہیں یا ایک یا تین وغیرہ وغیرہ۔

علم اصول حدیث ایسے قواعد و ضوابط کا علم جاننا جس سے حدیث کی سند اور متن کے حالات معلوم ہوں۔ ۲۔ متن حدیث: حدیث کے ان الفاظ کو کہتے ہیں جو معنی مقصود پر دلالت کرتے ہوں۔ ۳۔ سند: حدیث کے بیان کرنے والے راویوں کو کہتے ہیں۔ ۴۔ علم حدیث: وہ علم ہے جس کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول فعل و تقریر معلوم ہو۔ ۵۔ علم حدیث کا موضوع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس ہے۔ اس لحاظ سے کہ آپ رسول ہیں۔ ۶۔ غرض علم حدیث کی غایت یہ ہے کہ احکام حدیث کو صحیح طور پر سمجھ کر ان پر عمل کرکے دارین کی سعادت حاصل کی جائے۔

حدیث کی تعریف حضور علیہ السلام کے قول فعل و تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔ قول سے حضور علیہ السلام کے ارشادات مراد ہیں جو آپ کی زبان مبارک سے جاری ہوئے اور [illegible] کا حکم بھی رکھتا ہے [illegible] حضور کے صحابہ [illegible] کو بھی حدیث سے موسوم کیا جاتا ہے۔ تقریر کا مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے سامنے کسی نے کوئی کام کیا، حضور علیہ السلام نے کسی کے کام پر اعتراض نہیں کیا اور سامنے انکار نہ فرمایا بلکہ [illegible] اس پر سکوت فرمایا۔

حدیث کی قسمیں مرفوع موقوف ۱۔ مرفوع وہ حدیث ہے جس کی سند حضور اکرم علیہ السلام تک پہنچ جائے۔ مثلاً کہا جائے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ۲۔ موقوف: جو کسی صحابی تک پہنچے مثلاً کہا جائے ابن عباس نے فرمایا۔ ۳۔ مقطوع وہ حدیث ہے جس کی سند تابعی تک پہنچے۔

فائدہ: اثر: موقوف اور مقطوع حدیث کو کہتے ہیں۔ بعض حدیث مرفوع کو بھی اثر کہہ دیتے ہیں جیسے

وغیرہ اثر وہ ہوں۔ اثر ہوگا ۲۔ خبر اور حدیث دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ مگر بعض محدثین نے حدیث کو حضور علیہ السلام صحابہ اور تابعین کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور لفظ خبر کا اطلاق بادشاہوں کے قصے اور تاریخی واقعات پر کیا ہے۔

متواتر مشہور باعتبار اس بات کے کہ راوی تک اصل حدیث کس طرح پہنچی چار قسم پر ہے۔ متواتر وہ حدیث ہے جس کے راویوں کی کثرت اس درجہ کو پہنچی ہو کہ عادت ان کے جھوٹ پر متفق ہونے کو محال جانے ۲۔ مشہور وہ حدیث ہے جس کو دو سے زیادہ راوی روایت کریں اسی کو مستفیض بھی کہتے ہیں ۳۔ عزیز وہ حدیث ہے جس کو دو راوی روایت کریں اور تمام سندوں میں کہیں دو سے کم نہ ہوں

۴۔ غریب وہ حدیث ہے جس کے سلسلہ اسناد میں کہیں نہ کہیں تعداد میں ایک رہ جاتا ہے۔

فائدہ: متواتر و مشہور کے علاوہ [illegible] عزیز و غریب کو خبر واحد کہتے ہیں۔ یعنی خبر واحد وہ ہے جو جامع شروط تواتر نہ ہو۔ اور شہرت کو نہ پہنچی ہو۔

فائدہ: حدیث مرفوع [illegible] تعریفیں۔ سب کے معنی بالکل ظاہر ہیں

خبر واحد مقبول کی قسمیں خبر واحد دو قسم پر ہے۔ مقبول۔ جس کے راوی صدق و عدالت کی صفات رکھتے ہوں اور اس کا سچا ہونا ثابت ہو گیا ہو تو مقبول ہے ورنہ مردود حدیث مقبول یعنی خبر واحد واجب العمل ہے۔ خبر واحد مقبول کی چار قسمیں ہیں ۱۔ صحیح لذاتہ۔ وہ ہے جو اول تک عادل تام الضبط کی نقل سے متصل السند ثابت ہو اور اس میں کوئی قصور و نقصان نہ ہو ۲۔ صحیح لغیرہ۔ وہ ہے جس کی صفات مذکورہ میں کسی قسم کا نقصان ہو اور کثرت طرق سے اس کے نقصان کی تلافی ہو گئی ہو ۳۔ حسن لذاتہ۔ جس کے نقصان کی تلافی نہ ہوئی ہو اور نقصان صرف ضبط میں ہو اور باقی صفتیں اپنے حال پر ہوں

۴۔ حسن لغیرہ وہ ضعیف حدیث ہے جس میں تعدد طرق سے اس کے ضعف کی تلافی ہو گئی ہو۔ مگر اسکی صفات میں نقصان رہ گیا ہو۔

فائدہ۔ حدیث ضعیف وہ ہے جس میں وہ شرطیں نہ پائی جائیں جو صحیح اور حسن میں معتبر ہیں

حدیث کی دیگر قسمیں ۱۔ حدیث متصل۔ اگر حدیث کے راویوں سے کوئی راوی درمیان سے نہ چھوٹے تو اس کو حدیث متصل کہتے ہیں ۲۔ منقطع وہ حدیث ہے جس کے ایک یا زیادہ راوی چھوٹ جائیں۔ ایک جگہ سے ہی چھوٹے ہوں یا دو تین جگہ سے ۳۔ معضل وہ ہے کہ جس کے سند میں ایک یا زیادہ راوی چھوٹ گئے ہوں جیسے کہہ دیتے ہیں۔ قال رسول اللہ (حضور علیہ السلام نے فرمایا) اس میں اصول سند سے تمام راوی چھوڑ دیے گئے اور کہہ دیا گیا قال رسول

۴۔ مرسل وہ ہے جس میں آخر سند سے بعد تابعین کے، راوی ساقط کردیئے گئے ہوں مثلاً تابعی کہے قال رسول اللہ ۵۔ معضل وہ ہے جس میں تسلسل سند میں دو راوی پے در پے ساقط ہوگئے ہوں ۶۔ مدلس جو اصل کو چھپائے۔ فعل کو تدلیس کہتے ہیں۔ تدلیس یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ کا نام چھپالے اور اس سے اوپر کے شیخ سے روایت کرے اور لفظ ایسا لائے جس میں سماع کا وہم ہو۔ تدلیس بعض اوقات مذموم ہوتی ہے بعض اوقات پسندیدہ ہوتی ہے ۷۔ **مضطرب** وہ حدیث ہے جس کی اسناد یا اصل متن میں راوی سے اختلاف ثابت ہوجائے ۸۔ **مدرج** وہ ہے جس میں راوی کسی غرض یا مصلحت کی وجہ سے اپنا ذاتی کلام حدیث کے درمیان لے آئے ۹۔ **روایۃ بالمعنی** کا مطلب یہ ہے کہ راوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ٹھیک کلمات ذکر نہ کرے بلکہ حضور علیہ السلام کے منشاء کو اپنے ذاتی الفاظ میں ادا کرے۔

فائدہ یہ اس وقت ہوتی ہے جب کہ راوی عالم ہو اور اسباب کلام، مواقع عبارات اور مراعات حقائق بات سے واقف ہو۔ کہ روایت بالمعنی میں تبدیلی یا زیادتی ہونے کا امکان نہ رہے۔

۱۰۔ **مسند** وہ حدیث مرفوع ہے جس کی سند متصل ہو ۱۱۔ **شاذ** وہ حدیث ہے جو ثقہ راوی دوسرے راویوں کی روایت کے مخالف ہو ۱۲۔ **منکر**۔ وہ حدیث ہے جس کا راوی فسق، غفلت کی زیادتی غلطی کی کثرت کے ساتھ مطعون ہو ۱۳۔ **معلل**۔ اس سند کو کہتے ہیں جس میں ایسے اسباب و علتیں ہوں جو اس کی صحت سے مانع ہوں ۱۴۔ **عنعنہ** یعنی عن فلان عن فلان کہہ کر روایت کرنا۔ ۱۵۔ **معنعن** جو طریق عنعنہ روایت کی جائے وہ حدیث معنعن ہے ۱۶۔ **متابع**۔ جس کا راوی دوسری حدیث کے راوی کی موافقت کرے اس سے حدیث میں قوت پیدا ہوتی ہے ۱۷۔ **شاہد**۔ جس کی دوسری حدیث کے موافق روایت کرے اور دونوں روایتیں دو صحابیوں سے مروی ہوں۔

صحابی ۱۔ وہ شخص ہے جس نے عالم بیداری میں ایمان کی حالت میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہو۔ ۲۔ تابعی جس نے بحالت ایمان صحابی کو دیکھے اسے تابعی کہتے ہیں۔

صفات قبولیت یہ ہیں۔ عدالت، تقویٰ، ضبط، اتصال سند۔ ۱۔ **عدالت** اس کیفیت نفسانی کا نام ہے جو ملازمت تقویٰ اور استعمال مروۃ پر ہر وقت انسان کو آمادہ رکھے۔ مروت سے مراد یہ ہے کہ انسان ان مباح باتوں سے بھی پرہیز کرے جیسے بازار میں کھانا، شارع عام پر پیشاب کرنا وغیرہ ۲۔ **تقویٰ**۔ شرک جلی خفی اور گناہ کبیرہ، فسق و بدعت وغیرہ اعمال بد سے کنارہ کش رہنا۔ صغیرہ گناہ سے بچنا اگرچہ شرط نہیں ہے مگر صغیرہ پر اصرار، اور وہ بھی کبیرہ گناہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ **ضبط صدر** یہ ہے کہ کسی سنی بات کو اس طرح یاد رکھے کہ بوقت ضرورت بلا کسی دقت کے مع الفاظ یاد آ جائے اور اس کو روایت کر سکے۔ ضبط کتاب کا مطلب یہ ہو کہ جس کتاب میں حدیث لکھی ہوئی ہے اس کتاب کو روایت کے وقت تک اپنے پاس رکھے اور اس میں تغیر و تبدل نہ ہونے دے۔ ۴۔ **اتصال سند**۔ سلسلہ روایت میں کوئی بھی راوی چھوٹا ہوا نہ ہو۔ فائدہ۔ تعلیل حدیث میں ایسے مخفی علت کا پایا جانا جو اس حدیث کے رد و قدح کا موجب ہو۔ شذوذ کسی ثقہ راوی کا اپنے سے زیادہ ثقہ اور معتبر راوی کی روایت میں کسی قسم کی مخالفت کرنے کا نام ہے۔ احکام میں مثل صحیح لذاتہ کے حجت پکڑنے پر اتفاق ہے۔ اسی طرح حسن لذاتہ سے اکثر کے نزدیک وہ بھی حجت پکڑنے میں صحیح کے ساتھ ملحق ہے اگرچہ رتبہ میں کم ہے اور چونکہ تعدد طرق سے ضعیف حدیث بھی حسن کے مرتبہ کو پہنچ جاتی ہے اس لیے اس سے بھی حجت پکڑی جائے گی اور بعض نے کہا ہے کہ اگر باوجود صدق و دیانت کے سوء حفظ یا اختلاط یا تدلیس کی وجہ سے حدیث میں ضعف ہو تو تعدد طرق سے اس کا جبر ہو جاتا ہے۔ مگر ضعف حدیث اگر کذب راوی یا تعدد فسق یا فحش غلطی کی بنا پر ہو تو تعدد طرق سے تدارک نہیں ہو سکتا۔ حدیث ضعیف فضائل اعمال میں مقبول ہوتی ہے۔

۱۔ وجوہ طعن وجوہ طعن دس ہیں۔ اول پانچ عدالت راوی کے متعلق ہیں وہ پانچ یہ ہیں۔ کذب راوی، اتہام راوی بکذب، فسق، جہالت، بدعت۔ ۱۔ کذب راوی۔ یہ ہے کہ اس کا حدیث نبوی میں جھوٹ بولنا ثابت ہو جائے۔ اگر کسی سے عمر میں ایک بار بھی حدیث نبوی میں قصداً کذب ثابت ہو جائے تو توبہ کے بعد بھی اس کی روایت کردہ حدیث کبھی قبول نہ ہوگی۔

فائدہ۔ موضوع حدیث وہ ہے جس کا راوی کذب کے ساتھ مطعون ہو۔

۲۔ اتہام راوی بکذب یہ ہے کہ راوی عام گفتگو میں جھوٹ بولتا ہو۔ اگرچہ اس کا جھوٹ حدیث نبوی میں ثابت نہ ہو۔ ایسا شخص اگر توبہ کرے اور توبہ کا ثبوت عملی طور پر دے تو اس کی حدیث مانی جا سکتی ہے۔ یا اگر بطریق معارضہ راوی کا حدیث کے سوا کسی اور بات میں کذب ثابت ہو تو ایسے راوی کی حدیث کو موضوع یا متروک نہیں کہہ سکتے۔ حدیث متروک وہ ہے جس کا راوی متہم بکذب ہو یا اس کی روایت شریعت کے دلائل معلومہ ضروریہ کے خلاف ہو۔ ۳۔ فسق سے مراد وہ قولی و فعلی فسق ہے جو حد کفر کو نہ پہنچے اور فسق اعتقادی بدعت اعتقادی اور فسق وغیرہ بدعت میں داخل ہے۔ ۴۔ **جہالت**۔ راوی کا نام معلوم نہ ہو تو جب نام ہی معلوم نہ ہوگا تو یہ بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ راوی عادل ہے یا نہیں؟ اس کی مثال یہ ہے کہ اس طرح کہا جائے کہ فلاں نے روایت کی۔ فائدہ۔ حدیث مبہم وہ ہے جس کا راوی مجہول ہو۔ ایسی حدیث مقبول نہیں ہوتی

[illegible] دو صحابی ہوں تو وہ متصل ہیں کیونکہ صحابہ تمام کے تمام عادل ہیں۔

۵۔ [illegible] نسبت اس حدیث کو [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] معروف [illegible] [illegible] جس سے [illegible] جو ضبط سے متعلق ہیں وہ بھی پانچ ہیں۔ [illegible]

۶۔ **وجوہ طعن** [illegible] [illegible] صحابہ [illegible] اسناد [illegible] حدیث [illegible] ثقہ [illegible] کے خلاف ہو۔ [illegible] اپنے [illegible]

فائدہ۔ [illegible] حدیث کے متعلق [illegible] [illegible] حدیث [illegible] [illegible]

فائدہ۔ [illegible] [illegible]

واضح ہو [illegible] [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے

افتتاح کتاب مصنف کتاب [illegible] مستحب [illegible] بسم اللہ [illegible] شروع [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] ہے۔

۱۔ كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ فِيهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَهُوَ أَقْطَعُ — کسی کام [illegible] بسم اللہ [illegible] شروع نہ کیا جائے وہ [illegible] ہے

۲۔ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ أَجْذَمُ نسائی — کسی کام کو جو حمد الٰہی سے شروع نہ کیا جائے وہ اجذم ہے۔

۳۔ کل امرٍ ذی بال لم یبدأ فیہ [illegible] کا ترجمہ اس سے شروع کیا

بحمد اللہ فہو اقطع [illegible] جائے وہ قطع ہے

قطع [illegible] حاصل یہی ہے کہ وہ کام ناقص ہوگا یا اس میں برکت نہ ہوگی [illegible]

[illegible] سے معلوم [illegible] شان [illegible] شروع [illegible]

[illegible] صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کیا ہے

[illegible] امام بخاری [illegible]

[illegible] قرآن مجید میں فرمایا

[illegible] لا تقدموا بین [illegible] اللہ ورسولہ [illegible]

[illegible] صرف بسم اللہ [illegible] کلام [illegible]

[illegible] کلام پر تقدیم [illegible]

[illegible] اللہ [illegible] رسول [illegible]

[illegible] کلام کی تقدیم مطلقاً [illegible]

[illegible] خطبہ کو حمد [illegible]

[illegible] خطبہ [illegible] حمد کے [illegible] خطبہ شروع [illegible]

[illegible] برکت ہے [illegible]

[illegible] کلام کے [illegible]

[illegible] خطبہ ہو یا کچھ اور [illegible]

[illegible] تحمید [illegible] درست [illegible] ہے۔

۳۔ [illegible] تحمید مسنون ہے۔ [illegible] خطبہ [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] حضرت محمد [illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible] قرآن [illegible]

[illegible]

[illegible] لغوی [illegible]

[illegible] عرفی [illegible] اصطلاحی

[illegible]

[illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible]

[illegible]

[illegible] درود و سلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] امام بخاری [illegible] معترض کو یہ کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ آپ نے [illegible]
[illegible] امام بخاری کا [illegible] [illegible] اس امر [illegible] کہ آپ [illegible]
[illegible] سے پہلے وضو [illegible] اور [illegible] ہر حدیث کے لکھنے
[illegible] حضور علیہ السلام پر درود و سلام بھی۔
[illegible]

مقدمۃ العلم

[illegible]
[illegible] کتاب [illegible]
[illegible] کوئی حدیث بیان کر کے شروع کر دی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام بخاری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کی ابتدا فرما دی۔

[illegible] امام بخاری [illegible] اس امر کا اظہار فرما
[illegible]
[illegible] رسول کے [illegible]
[illegible] انسانیت کی فطرت اور آدمیت کی جان ہے ۔ اگر
[illegible]
[illegible] مشتمل ہے جس کی [illegible] بیان کرتے
[illegible]
[illegible] اس لیے علم حدیث کے مبادیات [illegible]
سے پڑھو۔

بَابٌ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب اس امر کے بیان میں ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا کیسے ہوئی؟

[illegible] بخاری کا مطالعہ [illegible] ہے [illegible]

[illegible] امام بخاری نے [illegible]

[illegible] وحی [illegible]

[illegible] ذکر وحی سے کتاب کا آغاز کر کے اسی اہم نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اصل میں صرف وحی ہے [illegible] جب تک کسی چیز کو وحی کی [illegible] توثیق حاصل نہ ہو وہ دین اسلام میں وہ نامعتبر ہے۔

۲ دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب عنوان یہ ہے کہ وحی کا آغاز کیونکر ہوا [illegible] وحی [illegible] آغاز وحی کا ذکر ہو گیا ہے [illegible] وحی کا ذکر ہے [illegible] نزول وحی اور آغاز وحی کے ذکر ہی سے [illegible] آغاز وحی کا ذکر ہو۔ جواب یہ ہے کہ امام کی عادت [illegible] کو بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ امام کے اس طرز [illegible] خود بخاری میں موجود ہیں۔

[illegible] ذکر کیں [illegible] موجود ہے۔ اسی طرح [illegible] باب [illegible] اذان کا [illegible] میں صرف

[illegible] کی کامیابی [illegible] اس عنوان [illegible] جس کی [illegible] میں [illegible] کیفیت [illegible] کا ذکر [illegible] کسی شے کے [illegible] کا [illegible] کرتے ہیں [illegible] اس کے اسباب [illegible] کرتے ہیں

[illegible] نے [illegible] وحی کا [illegible] اس کی عظمت و اہمیت کے اظہار کے لیے [illegible] وحی [illegible] کے ساتھ [illegible] کسی [illegible] کہ جس کو [illegible] اس کی طرف [illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] کے نزدیک وحی صرف قرآن [illegible] وحی [illegible] صورت میں [illegible] وحی کے اوصاف [illegible] ذکر [illegible] اور [illegible] واضح ہو گا [illegible] ہے۔ جس میں [illegible] عنوان کے [illegible]

[illegible]

تشریح الفاظ و ترجمہ

[illegible] کے [illegible] آتے ہیں۔ [illegible] جیسے کہتے [illegible] کی [illegible] کتاب [illegible] کے [illegible] استفہام [illegible] کے لیے جیسے کیف [illegible] تعجب کے [illegible] جیسے کیف [illegible] کیف [illegible] کے ساتھ [illegible] یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ [illegible] کے ساتھ [illegible] تیزی کے ساتھ [illegible] لا تعلم [illegible] کے ساتھ اپنے [illegible]

اصطلاح شریعت میں اللہ کا وہ کلام ہے جو وہ [illegible] نبی پر نازل فرماتا ہے

نبی اور رسول کی تعریف

نبی وہ بشر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے [illegible] وحی کی ہو وحی خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ [illegible] [illegible] رسول وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تبلیغ احکام کے لیے [illegible] [illegible] شریعت [illegible] پس رسول اور نبی میں عموم خصوص مطلق کی نسبت [illegible] [illegible] ہر رسول نبی ہے مگر ہر نبی رسول نہیں [illegible] [illegible] دونوں میں کوئی فرق نہیں [illegible] [illegible] اللہ عزوجل کی طرف سے مخلوق [illegible] کے لیے [illegible] [illegible] کے لیے [illegible] [illegible]

اسی طرح رسول ہونا بشر کے ساتھ مخصوص نہیں [illegible]

رسول ملکی اور رسول بشری

[illegible] فرشتے بھی رسول ہیں [illegible]

من الملٰئکۃ رسلا قال اللہ
تعالیٰ اللہ یصطفی من الملٰئکۃ
رسلا و من الناس [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible] فرشتے بھی رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
[illegible] فرشتوں سے رسول اور انسانوں سے [illegible]
رسول ملکی اللہ کے [illegible]
[illegible] [illegible]
(مدارک ص ۲۰۳)

حضرت شاہ عبدالعزیز [illegible] فرماتے ہیں
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] مثل حضرت محمد و موسیٰ و عیسیٰ علیہم
الصلوٰۃ والسلام (تفسیر عزیزی تبارک ص ۲۰۵)

تفسیر جلالین [illegible] وغیرہ تفاسیر میں ہے۔

۳۔ رسلا کجبرئیل و میکائیل [illegible]
[illegible] و محمد [illegible]
۴ [illegible] [illegible]

رسول جیسے حضرت جبرئیل و میکائیل و [illegible]
محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رسول جو عام ہے تو [illegible] ملکی

۵۔ ورسل اللہ علی قسمین ملک و بشر (مدارک ص۲۸)

رسول دو قسم پر ہے۔ ملکی اور بشری

علامہ قاسمی حسب ذیل فرماتے ہیں

اتفق ائمۃ المسلمین ان حکم المرسلین من الملائکۃ حکم النبیین سواء فی العصمۃ و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فی [illegible] لا [illegible] [illegible] [illegible] لا [illegible]

(شرح شفاء ج ۲ ص ۱۳۰)

مرسلین کا اس پر اتفاق ہے۔ فرشتہ مرسلین کا حکم وہی ہے جو انبیاء کا ہے اور وہ عصمت و [illegible] حرمت میں برابر ہیں جیسے نبی۔ بشری [illegible] احکام [illegible] پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح مرسلین [illegible] رسل بشری کو اللہ کے احکام پہنچاتے ہیں اور مرسلین ملائکہ کو [illegible] حاصل ہیں۔

فائدہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے [illegible] انسانوں میں سے رسول منتخب کئے ہیں وہ اپنی امتوں کو احکام الٰہی کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے بھی رسول مبعوث کئے ہیں جو رسل بشری کو احکام الٰہی کی تبلیغ کرتے ہیں اور مرسلین ملائکہ جبرائیل وغیرہ ہیں [illegible] اسی طرح [illegible] رسل بشری کی تعظیم و توقیر اور ان کی [illegible] [illegible] ایمان لانا

[illegible] ربط [illegible] کہ [illegible] دونوں [illegible] کی [illegible] ربط [illegible] کردیئے ہیں جن کو [illegible] سے مناسبت ہوتی ہے چنانچہ عنوان مذکور [illegible] کے تحت [illegible] لکھی گئی ہے۔

۶۔ اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ

ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی جیسی کہ وحی بھیجی نوح اور ان کے بعد پیغمبروں پر بھی۔

سوال [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] اس آیت کو [illegible] نے کیوں منتخب کیا تو جواب یہ ہے کہ اس رکوع میں [illegible] قرآن مجید کے کسی اور [illegible] سے [illegible] اس رکوع میں اہل کتاب سے [illegible] کا جو [illegible] ہے۔ [illegible] نے [illegible] کہا تھا کہ اگر آپ سچے [illegible] ہمارے پاس ایک لکھی ہوئی کتاب لا دیجئے۔ انہیں جواب دیا گیا کہ وحی کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] ہے کہ [illegible]

کی [illegible] جیسے حضرت [illegible] علیہ السلام پر انجیل، موسیٰ علیہ السلام پر توریت، داؤد علیہ السلام پر [illegible] اور آخر میں سب سے [illegible] قرآن اپنے آخری رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قیامت [illegible] کے لیے [illegible] مقام پر [illegible] [illegible] مراد ہے۔

۲. [illegible] الطور [illegible] قرآن کا اطلاق کلام [illegible] پر [illegible] اور [illegible] جیسے [illegible] ابو حنیفہ [illegible] قول [illegible] یہاں قرآن کا لفظ [illegible] کے معنی میں مستعمل ہوا۔ کبھی قرآن کا اطلاق [illegible] پر [illegible] ہے۔

[illegible] جو [illegible] سے [illegible] فرمایا [illegible] [illegible] ہے۔

۲. [illegible] اشعث [illegible] [illegible] اس سے [illegible] فرمایا [illegible] [illegible] کے [illegible] ہیں۔

[illegible] قرآن کا [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] [illegible] سے [illegible]

تفسیر [illegible] [illegible] مقصود ہو [illegible] [illegible] حضور [illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible]

[illegible] حضور [illegible] علیہ السلام [illegible] رسالت کی جس طرح [illegible] ہے [illegible] نزول [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] آسمان سے [illegible] کتاب [illegible] [illegible] حیثیت [illegible] [illegible] حضرت [illegible] ہیں [illegible] ایمان [illegible] جان [illegible]

[illegible] کتاب الٰہی سب کی ہدایت [illegible] تمثیل اور طریق عبادت کی تعلیم ہے [illegible] حکمت [illegible]

[illegible] قرآن مجید [illegible]

[illegible]

حضرت نوح علیہ السلام آدم ثانی ہیں اور نسل انسانی حضرت نوح سے چلی ہے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] حضرت نوح علیہ السلام [illegible] قرآن مجید [illegible] حضرت نوح علیہ السلام [illegible]

ہے۔ دوسری [illegible] یہ ہے کہ جب [illegible] کی بنا پر [illegible] جو [illegible] ثابت ہو بلکہ اسی لیے اس

[illegible] خصوصیت سے بیان [illegible] کی۔ فتح الباری

ترجمۃ الباب   اس عنوان کے ماتحت امام بخاری نے سب سے پہلے حدیث انما الاعمال لکھی ہے۔ جس میں نیت و ہجرت کا بیان ہے

[illegible] ترجمۃ الباب سے ایک مناسبت ہے   ذکر و ظہور وحی کا ہے نیت اور ہجرت کا قصہ [illegible] امام بخاری عنوان کا تقاضا یہ ہے کہ اس میں صرف وہ روایات درج ہوں جن کا تعلق وحی [illegible] سے ہو۔ مگر امام نے اس عنوان کے ماتحت جو چھ حدیثیں لکھی ہیں۔ ان میں [illegible] وحی کی کیفیت ابتدائے وحی [illegible] جبرئیل علیہ السلام سے قرآن کریم کا دور [illegible] اور حضور علیہ السلام کی صفات کا بیان ہے۔ ان [illegible] کی عنوان سے مناسبت تو ظاہر ہے مگر حدیث [illegible] جس میں ہجرت اور نیت کا ذکر ہے وہ عنوان سے بالکل مناسبت نہیں رکھتی۔ کیونکہ وحی اور نیت و ہجرت میں کوئی جوڑ نہیں ہے۔ شارحین نے اس سوال [illegible] متعدد جواب دیے ہیں۔

۱۔ علامہ [illegible] نے فرمایا۔ محض برکت کے لیے ذکر کی ہے ۲۔ بعض نے کہا چونکہ یہ حدیث متو[illegible] ہے اس لیے ذکر کر دی ۳۔ علامہ [illegible] نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس [illegible] کو خطبہ میں بیان کیا [illegible] امام نے خطبہ کتاب حدیث [illegible] ذکر کر دیا ۴۔ بعض نے یہ توجیہ کی چونکہ اعمال [illegible] کا مدار نیت پر ہے اس لیے امام نے یہ حدیث بطور دیباچہ کتاب ذکر کر کے بتایا [illegible] نیت [illegible] یہ کتاب حدیث کی کتاب ہے۔ اس کا پڑھنا پڑھانا [illegible] امام نے بخاری پڑھنے اور پڑھانے والے [illegible] نیت درست رکھنے کی طرف متوجہ کرنے کے لیے اس حدیث کا ذکر کیا ۵۔ بعض نے یہ توجیہ کی کہ جیسے سورۃ فاتحہ قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔ اسی طرح یہ حدیث بھی احادیث نبویہ کا خلاصہ ہے اس لیے امام نے سب سے پہلے اس کو ذکر کیا ۶۔ [illegible] کی تالیف کا مقصود وحی سنت کو جمع کرنا ہے۔ اس لیے [illegible] اور وحی سے [illegible] بیان ہوتے ہیں۔ اس لیے اس باب میں سب سے پہلے حدیث [illegible] ذکر کی ہے ۷۔ [illegible] توجیہ [illegible] معلوم ہوتی ہے کہ امام کے لیے اس حدیث کو یہاں [illegible] جو اس عنوان کے تحت بیان [illegible] روایات میں ہو رہا ہے۔ یعنی وحی [illegible] کے لیے اس [illegible] کا [illegible] جس پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت کے لیے [illegible]

[illegible]

[illegible] ذکر ہے۔

عمل کا ثواب نیت پر موقوف ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلٰى امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال صرف نیتوں سے ہیں اور انسان کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی تو جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو کہ اس کو پہنچے یا کسی عورت کی طرف ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔ (بخاری)

اس حدیث کا آیت سے تعلق [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] علیہم السلام [illegible] علیہ السلام [illegible] نیت پر [illegible] عمل کا نتیجہ [illegible] قرآن مجید [illegible]

[illegible] اس حدیث کو امام [illegible] کتاب [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] کتاب [illegible] نسائی [illegible]

[illegible] اس حدیث کو روایت [illegible] ہے۔

[illegible] لَا تَغْضَبْ [illegible] [illegible] غصہ [illegible]

[illegible] مختصر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

۳ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

[illegible] آدمی کے حسن اسلام [illegible] ہے۔

۴ وَلَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰى يَرْضٰى لِأَخِيهِ مَا يَرْضٰى لِنَفْسِهِ

مومن اس وقت تک مومن نہیں [illegible] جب تک [illegible] بھائی [illegible] اس چیز کو پسند [illegible] جسے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

[illegible] ان چار حدیثوں پر عمل کرتا ہے [illegible] [illegible] صحیح حدیث ہے۔ [illegible] دین کا [illegible] حصہ ہے۔ [illegible] اس حدیث [illegible] امام شافعی نے فرمایا [illegible]

[illegible] یہ حدیث حضور علیہ السلام [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت عمر کے سوا صحابہ میں [illegible] کسی کا نام نہیں ہے اور [illegible]

[illegible] فرد ہوتے ہیں۔ [illegible] قرب کے [illegible] زیادہ [illegible] ہیں [illegible] معلوم ہو جاتے [illegible]
[illegible] دشمن سے۔

حضرت [illegible] حفاظت نیت — عمل کی [illegible] نیت [illegible] ہے۔ اس کے معنی قصد [illegible] ہو جاتے ہیں۔ [illegible] نووی نے فرمایا۔ نیت دل سے [illegible] کو [illegible] شخص سے [illegible] ہے۔ وہ کہتے ہیں [illegible] شخص سے [illegible] اور وہ [illegible] سفر [illegible] گے۔ [illegible] جو شخص سے متصل [illegible] جو [illegible] سفر [illegible] حالت سفر [illegible] جو شخص سے [illegible] متصل [illegible] اس کے ساتھ [illegible] نفس [illegible] اس سے [illegible]۔

ھجرۃ [illegible] کے [illegible] کی [illegible]۔ [illegible] اس کے [illegible] معنی [illegible] [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اسلام میں چلا جائے گا اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اس سے [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] اور اپنے گھر سے نکلنا اور [illegible] میں [illegible]

[illegible] نفس [illegible] اس سے [illegible] ہیں [illegible] محبت [illegible] سے [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] دوسری [illegible] ہو گیا ہیں۔ قرآن حکیم نے فرمایا [illegible] [illegible] نفس [illegible] ہو گئے [illegible] اس سے [illegible] لیکن وہ [illegible] سے [illegible] قربت کے [illegible] محبت [illegible] کے لیے [illegible] ہے حضرت [illegible] سے [illegible] اس سے محبت [illegible] آرام گاہ [illegible]۔

[illegible] الاعمال — حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں [illegible] ایک شخص [illegible] جس نے [illegible] کے [illegible] نکاح کا [illegible]۔ [illegible] اس نے [illegible]

کر کے مدینہ کی طرف ہجرت کرے تب میں اس سے نکاح کروں گی۔ آخر اس شخص نے ہجرت کی اور نکاح کیا۔ لوگ اس شخص کو مہاجر ام قیس کہنے لگے تھے۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اعمال صرف نیتوں سے ہیں الخ جس نیت سے ہجرت کرے گا وہی اس کو ملے گا۔

ہجرت کے اقسام گو حدیث کا مورد خاص ہے مگر لفظ کی عمومیت کی وجہ سے تمام مہاجروں کو شامل ہے [illegible] ہجرت کئی قسم کی تھی۔ پہلی ہجرت حبشہ کی طرف دوسری مکہ سے مدینہ کی طرف۔ تیسری [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ چوتھی [illegible] سے [illegible] مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ پانچویں [illegible] سے جن سے منع فرمایا ان سے بچنا [illegible] ہجرت [illegible]۔

اول۔ حبشہ کی طرف ہجرت [illegible] مکہ سے حبشہ کی طرف دو دفعہ ہجرت کی تھی۔

دوسری۔ [illegible] مشرک تھے اور [illegible] جب [illegible] ہجرت کی [illegible]۔

سوم۔ وہ ہجرت جو [illegible] کے وقت [illegible] کی طرف ہوئی جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ [illegible] کے بعد [illegible] ہجرت [illegible] کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور [illegible]

[illegible] اسلام سے [illegible] ہجرت کرنے والے [illegible] تھے۔

حدیث فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے

اس موقع پر ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ ہجرت [illegible] ہیں [illegible] بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا

(بخاری)

فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔ لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب امام تم کو نکلنے کے لیے کہے تو اس کے ساتھ نکل کرو۔

بعض روایات کے الفاظ یہ ہیں

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ

هِجْرَةَ بَعْدَ [illegible]

فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں [illegible]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہجرت نہیں

[illegible] حضرت [illegible] سے [illegible] ہجرت [illegible] تو آپ نے فرمایا
[illegible] ہجرت [illegible] طرف [illegible] تھے [illegible]
[illegible]
[illegible] ہجرت [illegible] بخاری
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] آپ نے فرمایا۔

[illegible] ہجرت [illegible] کے ساتھ ختم ہو گئی۔

[illegible] ہجرت کے [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] کی طرح [illegible]
[illegible] ہجرت اس وقت [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] ہجرت فتح مکہ کے بعد بھی باقی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں ہے اور فتح مکہ کے بعد
[illegible] ہجرت [illegible] کا ذکر ہے۔ [illegible]
[illegible] جاتی ہے۔

[illegible] فرمایا۔ ہجرت دو طرح کی تھی ایک [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تھے
[illegible] تھے [illegible]
[illegible] فتح مکہ کے بعد منقطع ہو گئی۔ دوسری ہجرت [illegible]
[illegible] تھے [illegible] تھے اور [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ ہجرت
[illegible] منقطع [illegible] علامہ عینی فرماتے ہیں [illegible] یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہجرت [illegible]

[illegible] ہجرت [illegible] قیامت تک جاری ہے۔ چنانچہ مسند احمد [illegible] معاویہ [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہجرت دو قسم کی ہے۔ ایک تو یہ [illegible] گناہوں کو ترک کر دینا دوسری اللہ اور رسول کی طرف ہجرت [illegible] اور توبہ منقطع نہ ہوگی جب تک توبہ کا دروازہ کھلا رہے گا اور [illegible] اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے (احمد)

حضرت [illegible] حضور علیہ السلام کی خدمت میں [illegible] اس نے عرض کی حضور ہجرت [illegible] آپ کے وصال کے بعد ہی ہجرت [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] سکوت فرمایا۔ پھر فرمایا جب تو نماز قائم کرے۔ زکوٰۃ ادا کرے [illegible] دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

الهجرة ان تهجر الفواحش ما	ہجرت یہ ہے کہ تو فحش بری [illegible] ظاہری ہوں یا
ظهر منها وما بطن وتقيم	باطنی [illegible] نماز ادا کرے۔ زکوٰۃ ادا کرے
الصلوة وتؤتي الزكوة ثم	پھر تو مہاجر ہے۔
انت مهاجر	

[illegible] تطبیق ہو گئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ [illegible] ہجرت [illegible] پہلے ہجرت کے سبب [illegible]

ہجرت کا سبب [illegible] حضور علیہ السلام نے مکہ سے مدینہ کی طرف فرمائی۔ اس [illegible] تھی۔ حضرت صدیق اکبر نے بھی حضور علیہ السلام کے [illegible] فرمایا تھا [illegible] ہجرت کا [illegible] اسی ہجرت کا ذکر کتب سابقہ میں بھی تھا۔ چنانچہ ورقہ بن نوفل [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] تو [illegible] یہ وہی ناموس اکبر ہے جو موسیٰ [illegible] کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں جب کہ آپ کی قوم آپ کو نکالے [illegible] ہجرت [illegible] اس وقت [illegible] فرمایا [illegible] ہجرت کا حکم دیتا ہے۔ یہی ہجرت [illegible] کی ہے حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible] ہجرت کرتے ہیں اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] ہجرت کرتے ہیں۔ [illegible] ہجرت ہو سکتی ہے تو [illegible] عذاب آتا ہے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام جب کشتی پر سوار ہوئے [illegible] عذاب نہیں آیا۔ حضرت ابراہیم عراق سے نکل کر شام

[illegible] عذاب [illegible]۔ اسی طرح حضرت [illegible] شعیب علیہم السلام جب [illegible] [illegible] عذاب [illegible]۔ جب ان حضرات نے ہجرت کی [illegible] عذاب نازل ہو [illegible] حضور علیہ السلام کو بھی ہجرت کرنی پڑی۔ [illegible] ہجرت [illegible] [illegible] [illegible] علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] ہجرت [illegible] [illegible] ہجرت [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] [illegible]

[illegible] ہجرت [illegible] حضور [illegible] [illegible] [illegible] ہجرت [illegible] ہجرت [illegible] [illegible] ہجرت [illegible] [illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

لا ھجرۃ بعد الفتح | فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔

[illegible] منقطع ہو چکی ہے [illegible] ہجرت [illegible] اسلام [illegible] ہجرت [illegible] [illegible] [illegible]

ہجرت سے۔ جواب یہ نہیں ہے دونوں حدیثوں میں ہجرت کا ذکر ہے، اگر ان پر غور کیا جائے تو تضاد و اختلاف کے حل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

دوسری توجیہ لا هجرة بعد الفتح سے یہ [illegible] فتح مکہ کے بعد ہمیشہ کے لیے ہجرت شرعی [illegible] ہرگز صحیح نہیں، حدیث [illegible] روایات و صحیح معانی سے واضح ہے کہ حضور [illegible] یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جس طرح فتح مکہ سے قبل مدینہ جانے والے مسلمان مہاجر سمجھے جاتے تھے [illegible] ہجرت کا ثواب ملتا تھا [illegible] فتح مکہ کے بعد مکہ سے مدینہ جانے والے مسلمان مہاجر نہیں سمجھے جا سکتے کیونکہ اب مکہ و مدینہ دار الاسلام ہو گئے ہیں اور ہجرت شرعی کے اسباب [illegible] میں سے کوئی بھی سبب اب موجود نہیں رہا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام [illegible] فتح مکہ کے بعد [illegible] ثواب ہجرت حاصل کرنے کے لیے مدینہ [illegible] کرنے [illegible] کے لیے حضور علیہ السلام [illegible] فرمایا۔ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔ یعنی [illegible] کہ ہجرت کی [illegible] حقیقت [illegible] سے حاصل نہیں ہے [illegible] حالات [illegible] ہجرت ہوئی ہے اور یہ حالات کسی بھی ملک میں [illegible] ہو جائیں گے [illegible] ہجرت [illegible]

ہجرت شرعی کے معنی

[illegible] ہجرت کے معنی [illegible] ہیں۔ حدیث میں بھی یہ لفظ ترک کے معنی [illegible] میں ہے جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

المھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ	مہاجر وہ ہے جو اس چیز کو ترک کر دے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

[illegible] شریعت میں ہجرت یہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے شہر یا اقامت کو چھوڑ کر کسی دوسرے ملک میں چلا جائے اور وہاں مقیم ہو جائے۔ اکثر علماء نے یہ قید بھی لگائی ہے کہ [illegible] دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف ہو، مگر یہ قید ضروری نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اس قسم کے صحابہ کی [illegible] جو حبشہ کی طرف ہوئی [illegible] حبشہ اس وقت دار الاسلام نہ تھا۔ بہرحال [illegible] کی تحقیق [illegible] واضح ہوتا ہے کہ شرعی ہجرت میں یہ قید ضروری نہیں ہے کہ ہجرت دار الکفر سے دار الاسلام ہی کی طرف [illegible] ہو سکتا ہے کہ ایک اسلامی ملک میں [illegible] حالات [illegible] ایسے پیدا ہو جائیں کہ صحیح عقیدہ [illegible] کی [illegible] دیکھ [illegible] اسلامی ملک [illegible] ہو [illegible] وہاں منکرات [illegible] [illegible] سے آگے اور حق پر چلنے والے مستحق تعزیر ہوں۔ ایسی حالت میں اگر [illegible] عقیدہ [illegible] تحفظ [illegible] اپنے دین و ایمان کے سلامت رہنے [illegible] [illegible] کہیں اور چلا جائے تو شرعاً یہ بھی ہجرت ہوگی [illegible] اس پر بھی ثواب ملے گا۔ اسی طرح [illegible] کسی دار الکفر سے مسلمان [illegible] ہجرت کرتا ہے اور ہجرت [illegible] مصالح [illegible] حالات کی مجبوری کی وجہ سے

ہے۔ [illegible] نیت کی ہے اور ارادہ [illegible] اسلام کے حق میں تھا اور وجہ یہ ہے کہ کئی مسلمان ایسے [illegible] کفر کی طرف [illegible] ان کے ساتھ ان کا حشر [illegible] ہوگا۔

عمل و عبادت کی مقبولیت کا دار و مدار خلوص نیت پر ہے

واضح ہو کہ اسلام میں نیت [illegible] عمل کی بنیاد ہے۔ کوئی کام اپنے ظاہر کے لحاظ سے [illegible] نہیں جب تک نیت کے لحاظ سے [illegible] قرآن مجید نے نیت کا مسئلہ نمایاں طور پر بیان کیا ہے اور [illegible] عمل اور خلوص نیت پر بہت زور دیا ہے۔

فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (الاعراف)	اللہ کی عبادت خلوص کے ساتھ کرو
فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ (الزمر)	خدا کی عبادت خلوص کے ساتھ کرو
وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا (آل عمران)	اور جو شخص دنیا کا بدلہ چاہتا ہے ہم اس کو دنیا ہی میں بدلہ دیں گے اور جو آخرت میں طالب ہے ہم اس کو آخرت میں اجر عطا کریں گے۔
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (النساء)	جو شخص دنیاوی اجر کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ کے پاس دنیا و آخرت دونوں کے بدلے ہیں اور اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

اس آیت میں کسب و عمل کے لحاظ سے [illegible] آواز [illegible] پوشیدہ [illegible] والا ہے۔ اگر عمل دنیاوی منفعت کی نیت سے کیا جاتا ہے تو بس دنیا ہی [illegible] آخرت کے ارادہ سے [illegible] فرمایا کہ مومن کا [illegible] اعمال کی وجہ سے نہیں بلکہ حسن نیت کی وجہ سے [illegible] ثواب دیا جاتا [illegible] کا ہے۔ [illegible] اجر کا انعام [illegible] اصل مقصود [illegible] ہمیشہ [illegible] اس کی خوشنودی کے لیے اس کی اطاعت [illegible] اس کے بدلے میں اخروی اجر کا انعام دیا جائے گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت درست رکھنے اور ریا و نمود سے بچنے کی ترغیب کے لیے متعدد [illegible] کہیں فرمایا، مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ کہیں فرمایا۔ جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا یا [illegible] دکھاوے کا صدقہ دیا۔ شرک کیا۔ کہیں فرمایا۔ سب سے زیادہ خطرناک چیز جس سے مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خوف ہے۔ پوچھا گیا حضور۔ شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں

کے ثواب کی چیز ہے [illegible] سے فرمائے گا، انھیں کے پاس جاؤ جنھیں دکھانے کے لیے تم نے عمل کیا تھا۔ دیکھو کیا ان کے پاس تمہیں دینے کے لیے کچھ ہے؟ کہیں فرمایا جس نے نیک عمل کا ارادہ کیا اور پھر نہ کر سکا تو محض نیت پر ثواب ملے گا۔ ایک حدیث میں فرمایا۔ میرے ایک صحابی کا ایک مد یا نصف مد خدا کی راہ میں خرچ کرنا، اور تم غیر صحابی سونے کا ایک پہاڑ راہ خدا میں دے دو تب بھی صحابی کے ایک مد کی برابری نہیں کر سکتے۔ ظاہر ہے کہ سونے کے ایک پورے پہاڑ کے مقابلے میں ایک مد کی حیثیت ہی کیا ہے، مگر چونکہ صحابہ میں جو اخلاص نیت تھا [illegible] کوئی بھی صحابی کی برابری نہیں کر سکتا۔ اس لیے صحابی کا تھوڑا عمل بھی دوسروں کے بڑے سے بڑے نیک عمل کے مقابلہ میں [illegible] افضل ہو گیا۔

پھر خلوص نیت کا تعلق صرف اعمال ہی سے نہیں ہے بلکہ خیالات و جذبات، افکار و معتقدات کے [illegible] کے لیے خلوص نیت کی ضرورت ہے۔ اگر ہم کسی سے بدگمانی [illegible] کے شکار ہیں تو ہم دیکھیں [illegible] بدگمانی کا حکم [illegible] یا یہ بدگمانی اور مخالفت اس لیے ہے کہ [illegible] کے حکم سے قطع نظر [illegible] کسی گروہ کا ساتھ دینا ہے یا کسی شخص کی [illegible] بدگمانی اور مخالفت [illegible] حق [illegible] گناہ [illegible] لیے ہر عمل [illegible] سنت اور کسی حد تک قرآنی [illegible] ہے۔

فسادِ نیت کا انجام اسی وجہ سے فساد نیت کے باعث بہتر سے بہتر اور افضل سے افضل عمل کرنے والے قیامت کے دن منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے اور ان کے اعمال خیر ان کے لیے وبال جان ہو جائیں گے۔ مسلم شریف میں ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أول الناس يقضى عليه يوم القيامة رجل استشهد فأتي به فعرفه نعمته فعرفها قال فما عملت فيها قال قاتلت فيك حتى استشهدت قال كذبت ولكنك قاتلت لأن يقال جريء فقد قيل ثم أمر به فسحب على وجهه حتى ألقي في النار ورجل تعلم العلم وعلمه [illegible] فأتي به فعرفه نعمه

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible] قیامت کے دن سب سے پہلے [illegible] ایک شخص [illegible] جو شہید [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] نعمتیں [illegible] وہ جواب دے گا [illegible] وہ کہے گا میں نے تیری خاطر جہاد کیا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ میری خاطر تو کہاں، بلکہ تو اس لیے لڑا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں۔ سو یہی لوگوں نے بہادر [illegible]

[illegible]

[illegible] اور ایک شخص [illegible]

[illegible] اور شعر [illegible]

[illegible] ان کی [illegible]

[illegible] شخص [illegible]

[illegible]

[illegible] بالکل [illegible]

[illegible] ہجرت کی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث انما الاعمال کے مسائل اور ائمہ کا اختلاف

[illegible]

[illegible] عبادت مقصودہ [illegible] عبادات غیر مقصودہ [illegible]

[illegible] ثواب [illegible]

[illegible] عبادات غیر مقصودہ [illegible] وضو [illegible]

سے اجتناب کرے گا تو اس کو ثواب نہیں ہوگا

لیکن اس تقریر پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ نیت اور عدم نیت کا یہ اختلاف فضول معلوم ہوتا ہے کیونکہ جو شخص وضو کرتا ہے، وہ چونکہ [illegible] ہے اور یہ وہی نیت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نیت سے ہماری مراد ہے کسی کام کو ثواب کی نیت سے کرنا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ ثواب کی نیت کی جائے

فرض کیجیے ایک بے وضو ہے۔ اتفاقاً بارش ہو گئی اور اس کے تمام اعضائے وضو بارش کے پانی سے بھیگ گئے تو ایسی صورت میں وضو کا قصد نہیں ہے مگر وضو ہو گیا۔ اور امام اعظم کے نزدیک اس وضو سے نماز جائز ہوگی۔ امام شافعی کے نزدیک چونکہ نیت نہیں پائی گئی اس لیے وضو درست نہ ہوا

یہاں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ تیمم بھی عبادت غیر مقصودہ ہے حالانکہ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک تیمم بغیر نیت کے درست نہیں ہوتا تو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ تیمم میں جو نیت فرض ہے وہ حصول ثواب کے لیے نہیں ہے بلکہ [illegible] کے لیے ہے اس لیے تیمم میں نیت فرض ہے۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ اس حدیث سے طلاق، عتاق اور تمام اعمال میں نیت کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ تمام اعمال شرعیہ نیت پر موقوف ہیں۔ عبادات، معاملات وغیرہ خواہ وہ اقوال ہوں یا افعال۔ فرض ہوں یا سنت یا مستحب، [illegible] ان سب کے معتبر ہونے کے لیے نیت ضروری ہے۔ پس اگر کسی شخص نے بے نیت کے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو ان کے نزدیک یہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ لیکن حضرت امام اعظم فرماتے ہیں کہ حدیث میں اعمال کا ثواب مراد ہے [illegible] کا وجود نیت کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا [illegible] ہیں اور یہ بات بدیہی ہے کہ اعمال کا وجود بغیر نیت کے پایا جاتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ بہت سے اعمال ایسے ہیں جن کو شریعت نے بغیر نیت کے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ مثلاً قرض ادا کرنا، ودیعت واپس کرنا، اذان، تلاوت قرآن، ذکر و دعا [illegible] راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا وغیرہ۔ یہ اعمال سب کے سب عبادت ہیں اور بغیر نیت کے صحیح ہو جاتے ہیں اسی طرح طلاق عتاق بغیر نیت کے صحیح ہونے چاہئیں۔ [illegible] طلاق صریح [illegible] میں نیت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

حدیث کا مقام [illegible] الحدیث انما الاعمال کے ظاہری معنی تو [illegible] مراد نہیں بلکہ مجازی معنی مراد ہیں اور یہ کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اعمال کا حکم نیت پر موقوف ہے۔ اب حکم دو قسم کے ہیں ایک وہ جس کا تعلق آخرت سے ہے اور وہ ثواب ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو دنیا سے متعلق ہے اور وہ یہ کہ جائز ہو یا مکروہ، فاسد ہو یا صحیح۔ [illegible] یہ دونوں قسمیں آپس میں مختلف ہیں [illegible] نیت پائی گئی تو ثواب پایا جائے گا ورنہ نہیں اور دوسری کا معنی یہ ہے کہ اس عمل کے شرائط پائے گئے یا نہیں تاکہ اس کی صحت یا عدم صحت کا حکم کیا جائے خواہ اس میں نیت ہو یا نہ ہو تو جب حکم دو قسم پر مشتمل ہوا تو یہ بحسب وضع کے مشترک ہو گیا اور حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ مشترک میں عموم نہیں ہوتا۔

[illegible] معنی [illegible] ہے۔

یعنی [illegible] شعر کے دو [illegible] معنی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] ہے۔
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
آپ [illegible] صحابہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] بہت [illegible] ہے

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دلائل [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ہے

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] ضرورت تھی [illegible] تو حدیث سے جواب [illegible] تخصیص بعد تعمیم کے طور پر [illegible] کا ذکر کیا ہے اور حدیث میں [illegible]

[illegible] میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر [illegible] کوئی نہیں چھوڑا۔

[illegible] ظاہر ہے کہ یہ توجیہ [illegible] کا سبب [illegible] وہ صرف [illegible] نیک عورت دنیا کی بہترین متاع [illegible]

بعض شارحین نے یہ جواب دیا کہ [illegible]

[illegible] عبادت [illegible] نیت کرتے ہیں [illegible]

عمل کا باعث [illegible] تو ثواب نہیں ملے گا۔

۱ عمل کا باعث [illegible] دنیوی منفعت بھی ملحوظ ہے تو یہ عمل عبادت ہی نہیں [illegible] دنیاوی نیت شامل ہے اسی سبب سے ثواب بھی [illegible]

۲ پھر [illegible] دیکھنا پڑے گا کہ دوسرا مقصد جو عبادت کے ساتھ مل گیا وہ غالب ہے یا [illegible] تو عمل ضائع ہو جائے گا اور [illegible] تو بقدر نیت دنیوی ثواب کم ہو جائیگا

۴ اور اگر عمل کا اصل محرک صرف رضائے [illegible] ہی ہے اور ضمناً بھی کوئی دنیاوی منفعت ملحوظ نہیں ہے تو یہ

عمل درجہ کی عبادت ہے اور ثواب کامل اس پر دیا جائیگا سب کی متابعت کیجیے۔

ایک شخص حج کے لیے روانہ ہو۔ مقصود اداء فریضہ حج کی ادائیگی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ خیال بھی ہے کہ موقع ملا تو تجارت بھی کروں گا اور عزیزوں اقارب سے بھی ملوں گا تو اس کا یہ فعل عبادت ہی قرار پائے گا۔ قرآن حکیم میں اس کے متعلق فرمایا:

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ دوران حج میں جس نے تجارت کی اس کا حج ہی کیا ہوا اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ دوران حج میں تجارت کرنا مباح ہے جس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ عمل مقصود میں یہ دیکھا جائے گا کہ دوسرا مقصد حرام ہے یا حلال۔ اگر حرام ہے تو عمل بھی ضائع ہو جائے گا جیسے حج کرنے والا یہ نیت بھی کرے کہ حج کر کے حاجی کہلاؤں گا اور دوسروں کی نگاہ میں عزت و جاہ حاصل کروں گا تو چونکہ ریاء و نمود حرام ہے اس لیے یہ حج بھی ضائع ہو جائے گا اور اگر دوسرا قصد حلال ہے تو بقدر حصہ ثواب ملے گا مثلاً حج ہی کو لیجیے۔ نیت تو حج کی ہے مگر اس کے ساتھ تجارت کا بھی خیال ہے تو تجارت چونکہ حلال ہے اس لیے ثواب حج ملے گا مگر چونکہ اس میں تجارت کی نیت بھی ہے تو جس نسبت سے دنیاوی نیت شامل ہے اسی نسبت سے ثواب کم ہو جائے گا۔ بہرحال یہ نیت کا معاملہ ایسا ہے کہ عمل میں جس قدر زیادہ خلوص ہو گا اسی قدر ثواب میں زیادتی ہو گی اور خلوص میں جس قدر کمی ہو گی ثواب میں بھی کمی ہو جائے گی اور سب سے برتر و بالا عمل وہی ہے جس میں شروع سے لے کر آخر تک حسن نیت یکساں قائم رہے اور قطعاً کسی دنیاوی منفعت کا خیال نہ ہو۔

نزول وحی کی کیفیت، وحی کی حقیقت اور اس کے اقسام

حدیث نمبر ۲ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ حارث بن ہشام نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! آپ پر وحی کیونکر آتی ہے۔ فرمایا کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح میرے پاس آتی ہے اور یہ مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے اور پھر یہ حالت دور ہو جاتی ہے درانحالیکہ میں اس سے مفہوم اخذ کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی وہ فرشتہ (جبرئیل) میرے سامنے انسان کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اور مجھ سے باتیں کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وحی اترنے کی

فَیُکَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ مَا یَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا وَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَنْزِلُ عَلَیْہِ الْوَحْیُ فِی الْیَوْمِ الشَّدِیْدِ الْبَرْدِ فَیَفْصِمُ عَنْہُ وَاِنَّ جَبِیْنَہٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

کی حالت میں میں نے آپ کو دیکھا کہ جب یہ کیفیت ختم ہوتی تھی تو سخت سردی کے دن میں بھی جبینِ مبارک سے پسینہ بہتا تھا۔

(بخاری)

فوائد و مسائل ۱۔ اس حدیث کو امام مسلم نے باب ... فضائل میں بھی ذکر کیا اور مسلم نے فضائل میں۔ حضرت حارث بن ہشام حضرت خالد بن ولید کے چچا زاد بھائی تھے۔ بحالتِ کفر جنگِ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے۔ پھر فتح مکہ کے دن مشرف با اسلام ہوئے۔ حضرت ام ہانی نے حضرت حارث کو امان دی تھی حضرت علی انہیں قتل کرنا چاہتے تھے۔

حضرت ام ہانی نے بحضورِ نبوی عرض کی۔ میرا بھائی حضرت علی ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہیں جس کو میں امان دے چکی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو تم نے امان دی اس کو ہم نے امان دی۔ یوں حضرت علی بھی دستکش ہو گئے۔

حضرت حارث کے بتیس صاحبزادے تھے۔ جن میں سے ابوبکر مدینہ منورہ کے فقہاء سبعہ میں شمار ہوتے۔ حضرت حارث نہایت مہمان نواز شریف مرد تھے۔ عہدِ فاروقی میں مکہ معظمہ سے شام کی طرف اس ارادہ سے روانہ ہوئے کہ باقی عمر جہاد میں صرف کروں گا۔ ۱۵ رجب ۱۵ھ جنگِ یرموک میں شہید ہوئے۔ (استیعاب)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات پر لفظ ام المومنین کا اطلاق، قرآن مجید کے ارشاد وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہٰتُہُمْ سے ماخوذ ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری مقدس بی بی ہیں۔ آپ کا نام عائشہ اور کنیت ام عبداللہ ہے۔ آپ کی کنیت ام عبداللہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ جب کہ آپ کے بھانجے عبداللہ بن زبیر کو بغرضِ تحنیک بحضورِ نبوی پیش کیا گیا تو حضور نے فرمایا یہ عبداللہ ہے اور تم ام عبداللہ۔ (فتح الباری)

والد کا نام امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، اور والدہ کا نام ام رومان زینب بنت ... ہے جن کا انتقال سنہ ۶ھ میں ہوا۔

حضرت عائشہ بعثت کے چار برس بعد پیدا ہوئیں۔ نبوت کے دسویں سال حضور علیہ السلام کے عقدِ نکاح میں آئیں۔ عمر شریف اس وقت ۶ سال کی تھی۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد خولہ بنت حکیم کی وساطت سے نکاح ہوا۔ چار سو درہم مہر مقرر ہوا۔ نکاح کے بعد حضور علیہ السلام تین سال مکہ میں مقیم رہے۔ سنہ ۱۳ نبوی میں جب آپ نے ہجرت فرمائی تو حضرت ابوبکر ساتھ تھے۔ اہل و عیال کو مکہ چھوڑ گئے تھے۔

جب جبرئیل [illegible] اطمینان ہو تو حضرت ابوبکر [illegible] خدمت میں پیغام بھیجا [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] حضرت [illegible] کے لیے حضرت [illegible] بھیج دیا [illegible] میں [illegible] سال کی عمر میں رخصتی ہوئی۔

وفات حضرت عائشہ صدیقہ نو سال تک حضور علیہ السلام کے ساتھ رہیں۔ جب حضور علیہ السلام کا وصال ہوا تو آپ کی عمر [illegible] سال تھی۔ حضور علیہ السلام کے بعد حضرت عائشہ [illegible] سال [illegible] میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۶ سال تھی۔ وصیت کے مطابق جنت البقیع [illegible] حضرت ابوہریرہ اس وقت مدینہ میں مروان کی طرف سے حاکم تھے۔ انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔

[illegible] حضرت [illegible] سیدہ عائشہ صدیقہ [illegible]

فضائل [illegible] آپ کے فضائل [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] محبت تھی۔ [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible] ۱۔ [illegible] حضرت جبرئیل [illegible] حضور [illegible] کسی کنواری [illegible] ۲۔ حضور علیہ السلام نے آپ کے سوا کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں فرمایا ۳۔ [illegible] ۴۔ حجرہ عائشہ کے [illegible] ۵۔ بوقت وصال حضور علیہ السلام [illegible] ۶۔ [illegible] ۷۔ [illegible] ۸۔ [illegible] ۹۔ میری براءت آسمان سے نازل ہوئی —— بعض [illegible] حضرت یوسف علیہ السلام [illegible] ایک شیر خوار بچے کی زبان سے [illegible] براءت [illegible] حضرت مریم [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے [illegible] براءت کا اظہار فرمایا۔ جب منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگائی تو اللہ تعالیٰ نے [illegible] براءت کی [illegible] اپنے محبوب کی زوجہ محترمہ کی خود براءت فرمائی اور سورہ نور [illegible] عائشہ صدیقہ کی پاکدامنی پر مہر تصدیق ثبت فرمائی۔

علمی منزلت ازواج مطہرات میں حضرت عائشہ صدیقہ علم و فضل کے لحاظ سے سب سے ممتاز تھیں۔

[illegible] حضرت عمر، حضرت عثمان [illegible] کے زمانہ میں فتویٰ دیتی تھیں۔ [illegible] آپ سے [illegible] آپ سے مستفید ہوتے تھے۔ آپ سے [illegible] حدیثیں مروی ہیں جن میں [illegible] روایت کی ہیں [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ [illegible]

[illegible] حاصل [illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام کی [illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

[illegible]

ازواج مطہرات امہات المومنین ہیں

[illegible] ازواج مطہرات [illegible] امہات المومنین [illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] ازواج مطہرات کو امہات المومنین فرمادیا گیا۔

[illegible] اے محبوب [illegible] حضور علیہ السلام کی بیویاں [illegible]

[illegible] فضیلت [illegible]

[illegible]

[illegible] حلال نہیں [illegible] بعد ان کی ازواج مطہرات سے نکاح کرو

[illegible] ہیں ان کی حرمت دوام کا اعلان ہے۔ [illegible] حضور علیہ السلام کو

ایلاء دینے سے روکا گیا۔ اس کے بعد حقوقِ زوجیت بیان کیے۔ جس سے ثابت ہوا کہ ایلاء کے دستوروں کے جس قدر حقوق ہوتے ہیں ان میں سب سے زیادہ سخت صورت وہ ہوگی جس میں حضور علیہ السلام کی ازواج کی شان کے خلاف کوئی مدعا مخفی رکھا گیا ہو۔ ورنہ اسی لیے اس آیت میں ایلاء کے دستوروں کے تحت بالخصوصیت سے اسی جزئی کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

۴۔ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ	مومنین سے نبی ان کی جانوں سے بڑھ کر نزدیک ہے اور نبی کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں۔

یہاں پر دو قابل ذکر ہے کہ ازواجه امهاتهم کی ضمیر مومنین کی طرف ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ ازواج النبی کا وصف امہات المومنین ہے نہ کہ امہات الامت۔ لفظ مومنین کے استعمال کا راز یہ ہے کہ یہ معلوم ہو جائے
سے زیادہ محبوب رکھتا ہے۔
اول۔ مومن وہ ہے جو نبی علیہ السلام کو اپنی ماں باپ بیٹوں سے زیادہ محبوب رکھتا ہے۔
دوم۔ مومن وہ ہے جو ازواج النبی کو حقیقی ماں جانتا ہے وہ ماں نہیں جس سے جسم عنصری کا ظہور ہو بلکہ وہ ماں جس کی روحانی کا تصرف اس کو حقیقت حسن کو، ولادت محبت نبی و ایمان میں کمال حاصل ہوتا ہے۔

تشریح الفاظ حدیث

سائل: اگر بوقت وحی حضرت عائشہ موجود نہیں تو حدیث ہذا مسند نہ ہوگی۔ اسی بناء پر بعض علماء نے حدیث ہذا کو حضرت عائشہ کی مسند بتایا ہے۔ اگر موجود نہیں بلکہ حضرت حارث سے تحقیق جواب و سوال کی ہوئی تو حدیث ہذا مرسل صحابی ہے جو جمہور کے نزدیک مسند کے حکم میں ہے چنانچہ مسند امام احمد و معجم بغوی وغیرہ سے احتمال ثانی کی تائید ہوتی ہے کیونکہ ان میں عن عائشة عن الحارث بن ہشام کے الفاظ ہیں مگر احتمال اول مشہور ہے۔

کیف یاتیک الوحی۔ حضور علیہ السلام سے سوال ہوا آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ فرمایا دو طرح ایک تو مانند آواز جرس کے، دوم فرشتہ کا انسانی شکل میں آ کر کلام کرنا۔

سوال۔ حضور علیہ السلام کے اس جواب میں وحی کی کیفیت کا بیان ہے۔ بدء الوحی کی کیفیت کا بیان نہیں ہے اور ترجمۃ الباب ابتداء وحی کی کیفیت ہے لہذا یہ حدیث ترجمۃ الباب کے مطابق نہیں۔

جواب۔ ترجمۃ الباب سے مناسبت یہ ہے کہ حدیث میں اتیانِ وحی کی دو صورتوں کا بیان ہے اور بدء الوحی کی کیفیت انہیں دو صورتوں میں سے ایک ہوگی لہذا حدیث ہذا ترجمہ کے مطابق ہے۔

سوال۔ سائل نے وحی کی کیفیت دریافت کی تھی۔ حامل وحی کی صفت دریافت نہیں کی تھی اور جواب میں حامل وحی کی صفت کا بھی بیان ہے کہ کبھی فرشتہ بشکل انسانی حاضر ہو کر کلام کرتا تھا۔ لہذا جواب سوال کے مطابق نہیں ہے۔

جواب۔ اگر کسی سوال کے جواب میں سوال سے زائد امر کو بھی بیان کر دیا جائے تو ایسے جواب کو سوال سے غیر مطابق نہیں قرار دیا جا سکتا بلکہ جواب میں زیادتی کہلاتا ہے۔ جواب میں حذف کے پر معنی ہوتا ہے دیکھیے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال ہوا تھا کہ یہ ہاتھ میں کیا ہے فرمایا ھی عصای یہ میرا عصا ہے جو ب

سی جملہ پہ ختم ہو گیا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا کے مزید فوائد بھی عرض کر دیے۔

وکّؤا عَلَیْہَا وَاَھُشُّ بِہَا عَلٰی غَنَمِیْ لِیَ فِیْہَا مَآرِبُ اُخْرٰی (قرآن مجید)	میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں۔ اپنی بکریوں کے لیے درخت سے پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں دوسرے کام بھی ہیں۔

دیکھیے جواب موسوی میں یہ اضافہ اس نکتہ پر مبنی ہیں کہ آپ نے عصا کے فوائد کا اضافہ بطور شکر کیا کیونکہ نعمتوں کا شمار بھی شکر ہے ____ اسی طرح حضور علیہ السلام نے بھی جواب میں اضافہ اظہار شکر کے لیے کیا کہ ل انسانی فرشتہ کا وحی لے کر آنا بھی نعمت عظمیٰ ہے یا آپ نے بھی جواب میں اضافہ اس لیے فرمایا کہ صفت کے بیان کے بعد سائل کے ذہن میں حامل وحی کے متعلق بھی سوال پیدا ہوتا تو حضور علیہ السلام نے پہلے ہی سے حامل وحی کی صفت بھی بیان فرما دی تاکہ سائل کو سوال کی زحمت ہی نہ ہو۔

صلصلۃ: مسلسل و متصل آواز کو کہتے ہیں یہ وہ صورت ہے کہ گھنٹی کو جو اسکولوں اور دفاتر وغیرہ میں [illegible] کے ت بجایا جاتا ہے اس پر جب ضرب پڑتی ہے تو آواز میں گونج ہوتی ہے۔ اسی طرح جب وحی حضور علیہ السلام کو ف غیب سے آواز آتی تھی مگر کوئی صورت نظر آتی اور نہ یہ کلام صریح ہوتا۔ سمجھانے کے لیے اس غیبی آواز کو گھنٹی سے تشبیہ دی گئی۔ چنانچہ اسی حدیث میں وحی کی دوسری قسم یہ بیان فرمائی کہ لانے والا فرشتہ مجسم ہو کر سامنے تا تھا اور باتیں کرتا تھا۔

وھو اشدہ علیّ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ صلصلۃ الجرس والی وحی سب سے شدید و ثقیل تی اور دوسری قسم کی وحی میں اتنی شدت نہیں ہوتی۔ اس کی اصل وجہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے۔ پھر بھی انسانی یہ طاقت ہی کہاں ہے کہ وہ ماقبل تشریع امور کی حقیقت و ماہیت کو پا سکے۔ البتہ یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ صلصلۃ والی وحی آواز جرس کی طرح ایک کلام مبہم تھا۔ اس لیے اس کا دشوار و سخت ہونا بدیہی بات ہے۔ اسی لیے سم کی وحی میں آپ وحی ہی محسوس فرماتے ہوں گے اور دوسری صورت میں تو فرشتہ متشکل ہو کر کلام صریح ش کرتا تھا۔ اسی لیے اس میں وہ دشواری نہ ہوتی ہو۔

فیفصم عنّی: فصم کے معنی قطع ہونے، جدا ہونے کے ہیں وقد وعیت عنہ کے معنی جمع ے، حفظ کرنے اور سمجھنے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب جرس کی طرح مسلسل آواز آتی تو پھر وہ منقطع ہو جاتی ور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے مطلب اخذ فرما چکے ہوتے تھے۔

یتمثل لی الملک: یہ وحی کی دوسری کیفیت کا بیان ہے کہ کبھی فرشتہ بشکل انسانی حاضر ہو کر کلام کرتا۔ سے مراد جبریل امین ہیں۔ روایات سے معلوم ہوا کہ جبریل امین مردانہ شکل میں حاضر ہوتے تھے ____ حدیث سے فرشتہ کا وجود ثابت ہوا۔ یہ نورانی مخلوق ہے اور کسی بھی شکل و صورت میں آ سکتی ہے۔ ت جبریل امین اکثر حضرت دحیہ صحابی کی شکل میں حاضر ہوتے تھے اور کبھی کسی اعرابی کی صورت میں۔

[illegible] فرشتوں میں سے [illegible] پیغمبروں کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کو

شمار [illegible] حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں [illegible] مرتبہ

حضرت ادریس علیہ السلام کی خدمت میں [illegible] مرتبہ

حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں پچاس مرتبہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں بیالیس مرتبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں چار سو مرتبہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں دس مرتبہ اور

حضور [illegible] محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں چوبیس ہزار مرتبہ [illegible] کا تشریف [illegible]

۲۔ اس حدیث میں وحی کی دو صورتوں کا بیان ہے تو مقصود حصر نہیں ہے۔ حضور علیہ السلام کو [illegible] کے علاوہ بھی وحی ہوتی تھی چونکہ ان دو طریقوں سے اکثر وحی آیا کرتی تھی۔ اس لئے ان دو طریقوں کو خصوصیت کے ساتھ بیان کر دیا گیا۔

۳۔ وحی کی دو صورتیں اس حدیث میں بیان ہوئی ہیں۔ اول۔ صلصلۃ الجرس [illegible] [illegible] فرشتہ کا آدمی کی صورت میں [illegible] اس سے [illegible] ہوتا ہے [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] قرآن [illegible] ہوتا ہے [illegible] ایک [illegible] [illegible] علیہ السلام [illegible] فرما سکے۔

[illegible] [illegible] کی تحقیق و تفتیش کا شوق انسان کی جبلت میں ودیعت رکھا گیا ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کہ آپ کو وحی کے [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] مسائل شریعت ہی [illegible] [illegible] پوشیدہ [illegible] کے بارے میں سوال کرنا بھی جائز ہے

چنانچہ صحابہ کرام نے [illegible] میں یہ حدیث دلیل ہے کہ

جن امور کی معرفت کے مکلف نہیں نہیں زیر بحث نہ لائیں

[illegible] تحقیق و تفتیش کے [illegible] مکلف نہیں اور جن کی معرفت ضروری نہیں ہے بہتر یہی ہے کہ انہیں [illegible] [illegible] جائے۔

[illegible] [illegible] کس طرح آتے کس شکل میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فرشتے [illegible] [illegible] [illegible] علیہ السلام [illegible] ہے۔ حضرت اسمٰعیل [illegible] یا حضرت اسحاق [illegible] [illegible] [illegible] حضرت عائشہؓ حضور علیہ السلام [illegible] کی [illegible] پوچھنے [illegible]

[illegible] کون ہیں۔

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] وحی کے [illegible] یہ بحث [illegible] ضروری ہے [illegible] وحی کے مسائل [illegible] فرشتہ [illegible]

یہی لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ [illegible] فرماتے ہیں کہ جب [illegible] سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰىٓ [illegible] ہوتی تھی۔

[illegible] ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب وحی حضور علیہ السلام پر [illegible]

[illegible] وحی [illegible] عظمت [illegible] چنانچہ [illegible] حدیث کا مضمون یہ ہے کہ

شدت و ثقالت

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اس کی شدت و ثقالت کا یہ عالم ہوتا کہ جبین مبارک پسینہ سے تر ہو جاتی، چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا، آپ [illegible] اونٹنی پر سوار ہوتے تو اونٹنی بوجھ سے بیٹھ جاتی، حضرت زید بن ثابت کا بیان ہے کہ [illegible] آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا کہ اسی حالت میں آیت کا ٹکڑا نازل ہوا غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ [illegible] مجھے اتنا بوجھ پڑا کہ میں خیال کرتا تھا کہ ران کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ حضور علیہ السلام [illegible] سردی محسوس فرماتے تو چادر [illegible] کا حکم دیتے۔ [illegible] وحی کی [illegible] اور [illegible] برداشت [illegible] سے وحی کو قَوْلًا ثَقِيْلًا کہا۔ جس کو [illegible] عقل [illegible] اس کے [illegible] شدت کا [illegible] ایک دوسرے مقام پر قرآن کریم نے وحی کی شدت و ثقالت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ | اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو تم اسے دیکھتے جھکا ہوا پھٹا ہوا اللہ کے خوف سے۔

[illegible] وحی سے پہاڑ پارہ پارہ ہو جاتے ہیں، جس کی شدت و ثقالت کو پہاڑ جیسی سخت چیز برداشت [illegible] برداشت کرتے ہیں۔ جس کا [illegible] مشاہدہ [illegible] کہ اونٹنی یا حضرت زید بن ثابت

کا زانو جس کو وحی سے براہ راست تعلق نہیں تھا ۔ صرف صعودِ وحی کے جسم مبارک سے اس کا اتصال تھا مگر پھر بھی وحی کی شدت کو محسوس کر رہا تھا۔ اس سے قلبِ اطہر کی زبردست قوتِ برداشت کا پتہ چلتا ہے ۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اقدس پر جو کچھ نازل ہوا۔ ہمارے دل اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

وکیف یکون لمورد الوحی ومحل القرآن نسبة مع رجل من امته هیهات ذلك	اور وہ ذاتِ اقدس جس پر وحی نازل ہوئی اور قرآن اترا اس کی اپنی امت کے ایک شخص سے کیا نسبت ہو سکتی ہے ان دونوں کی حالت میں بڑا فرق ہے ۔
(حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم صفحہ ۵۶۳)	

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمسری و برابری کا دعویٰ کرنے والے اگر صرف نفسِ وحی کی شدت اور قوت ہی کو ذہن میں رکھ کر غور کریں تو یہ بات کھل جائے گی کہ انبیائے کرام علیہم السلام باوجود انسان ہونے کے عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتے۔ ان کی بشریت وانسانیت نہایت رفیع و اعلیٰ ہے۔ ان کے قوائے بشریت کو رب نے ایسا کر دیا ہے کہ وزنی چیز کو برداشت کر لیتے ہیں۔

بشر ضرور ہیں پہ دخلِ امام نہیں شمارِ دانۂ تسبیح میں امام نہیں

وحی کے لغوی معنی

وحی کے لغوی معنی اشارہ کرنا، لکھنا، پیغام دینا، دل میں ڈالنا، خفیہ بات کے ہیں (لسان العرب)۔ امام کسائی عرب کا محاورہ بتاتے ہیں۔

وحیت الیه بالکلام واوحیت الیه وهو ان تکلمه بکلام تخفیه من غیره	کسی سے اس طرح بات کرو کہ اس کو دوسروں سے چھپا دو۔
ابو اسحاق امام نحو کہتے ہیں۔	
واصل الوحی فی اللغة کلها اعلام فی خفاء	وحی کا اصل مفہوم اس کے تمام معنوں میں چھپا کر اطلاع دینے کے ہیں۔

قرآن حکیم میں وحی کا لفظ متعدد مقام پر آیا ہے۔ مثلاً

۱- وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ	تیرے رب نے شہد کی مکھیوں کو وحی کی
۲- بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا	تیرے رب نے زمین کو وحی کی۔

ان دونوں آیتوں میں وحی "فطری" علم کے معنی میں آیا ہے۔

۳- وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَى الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ	اور ہم نے حواریوں کو وحی کی کہ ہم پر اور ہمارے پیغمبر پر ایمان لاؤ
۴- وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِیْهِ	ہم نے موسیٰ کی ماں پر القا کیا کہ اس بچہ کو دودھ پلا

ان دونوں آیتوں میں وحی کا لفظ الہام کے معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی دل میں بات ڈالنا)

۵۔ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ	ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتوں سے وحی کرتے ہیں۔
۶۔ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ	اور یہ شیاطین اپنے دوستوں کو وحی کرتے ہیں۔

ان دونوں آیتوں میں لفظ وحی "پوشیدہ طور پر بات کرنے" میں استعمال ہوا ہے۔ جب ان تمام مقامات کو جہاں قرآن میں لفظ وحی آیا ہے ایک جگہ جمع کیا جائے تو یہ مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ وہ کلام جو متکلم اور اس کے بغیر کسی تک پہنچا ہو وحی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دی اور انہیں یہ علامت بتائی کہ تم تین رات دن کلام نہیں کر سکو گے۔ حضرت زکریا علیہ السلام جب حجرہ سے باہر آئے بات نہ کر سکے اس لیے انہوں نے اشارہ سے لوگوں کو سمجھا دیا کہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہو۔

۷۔ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

اس آیت میں منہ، زبان کی مدد کے بغیر ایک بات کے کہہ دینے کو وحی کہا گیا (عینی جلد اص۴۰) امام راغب نے فرمایا: الاشارۃ السریعۃ فی خفیۃ۔ اس میں تین چیزیں ہوئیں ۱۔ اشارہ ۲۔ سرعت ۳۔ خفاء۔ کسی مبسوط اور مفصل مضمون کو کم از کم عنوان سے ادا کر دینے کا نام اشارہ ہے۔ یہ کئی طرح کا ہوتا ہے۔ کبھی زبان سے ہوتا ہے کہ ایک دو لفظ کہہ دیئے۔ کبھی ہاتھ یا انگلی وغیرہ سے کبھی آنکھ یا گردن سے کبھی کسی اور ذریعے سے جیسے آج کل بجلی اور انجن وغیرہ سے اشارات کا کام لیا جاتا ہے ۲۔ سریعۃ کے معنی بہت تیز ہے۔ ۳۔ فی خفیۃ یعنی اشارہ مخصوص و پوشیدہ طور پر ہوتا ہے جیسے آپ شارٹ ہینڈ کو دیکھتے ہیں کہ مخصوص قواعد کے تحت چند الفاظ و خطوط میں لمبی عبارتوں کو سمو لیا جاتا ہے یا جیسے جہازوں کے سگنل میں خاص قواعد کے تحت اشارے ہوتے ہیں یا جیسے ٹیلیفون اور تار کے دفاتر میں ٹک ٹک کی آواز سے مفہوم اخذ کیا جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وحی نام ہے ایک ایسے تیز رفتار اشارے کا جو اپنے مخصوص و مخفی قواعد کے تحت مفصل مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔

وحی کے شرعی معنی

اور اصطلاح شرع میں وحی ان مطالب و معارف کا نام ہے جو خدا کی طرف سے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتے ہیں۔ بنیادی حیثیت سے وحی کی تین قسمیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بندے سے بلا واسطہ براہ راست خطاب جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن حکیم میں مذکور ہے۔ دوسرے فرشتے کے واسطے سے کلام "تیسرے ان دونوں طریقوں سے ہٹ کر اس طرح کلام یا مطالب و احکام کا قلب نبی پر نزول۔ یہ تیسری قسم ہی وہ ہے جس کی روشنی میں حضور علیہ السلام نے دین کے بارے میں بے شمار امور کی تفصیلی حیثیت و شکل متعین فرمائی اور قرآن حکیم کے اجمال کی تعیین و تشریح کی۔ سماوی صحائف جو وحی جلی ہیں جیسے قرآن کریم، توریت، زبور و انجیل۔ یہ کلام صریح ہے اسی

علماء نے وحی کی تعریف یوں کی :-

هُوَ كَلَامُ اللّٰهِ الْمُنَزَّلُ عَلٰى نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِهٖ (وحی حق تعالیٰ کا وہ کلام ہے جو وہ اپنے انبیاء میں سے کسی نبی پر نازل فرماتا ہے۔)

وحی قرآن و سنت سے اور سب علماء کا متفق ہے مگر وحی کے ذریعہ سے جن احکامات سے وحی کی جاتی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ وحی نبوت کے ساتھ خاص ہے اور نبی کے سوا کسی کو وحی ہوتی ہی نہیں ہے

وحی اور الہام میں فرق

لغت کے لحاظ سے وحی اور الہام میں کچھ فرق نہیں ہے کیونکہ وحی کا اطلاق لغتاً اشارہ، الہام، تخیل، سادہ سا طریقہ، سرگوشی، تیزی سے اشارہ کرنا، دل میں کسی بات کا ڈال دینا - سبھی پر آتا ہے لیکن شریعت میں وحی نبوت کے ساتھ خاص ہے اور الہام یا اشارہ دینا عام ہے جو کسی کو ہو سکتا ہے اور جو الہام یا اشارہ غیر نبی کو ہوتا ہے اس کو الہام کہتے ہیں۔

وحی و الہام کے متعلق شارحین نے جو تفصیلات کے ساتھ مندرجہ ذیل امور کو ذہن میں رکھ لیجئے۔

اوّل یہ - وحی کے لئے فرشتہ کی وساطت شرط ضروری ہے اور بعض مطلق الہام و رویا کو وحی کہتے ہیں۔

دوم - مطلقاً شریعت کی وحی کا سلسلہ اب منقطع ہو چکا ہے اور قیامت تک اب کسی وحی کی ضرورت نہیں یا سکتی کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ نبوت و رسالت آپ پر ختم ہو چکی ہے اس لئے اب وحی کا سلسلہ بھی ختم ہو چکا ہے۔

سوم - الہام کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ اور یہ صرف اولیاء اور صلحائے امت کو ہوتا ہے۔ جس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں کبھی غیب سے آواز آتی ہے کبھی کشف ہوتا ہے اور ان پر کشف ہوتے ہیں اور غیب کے امور ان پر منکشف ہو جاتے ہیں اور کی وجہ سے ظاہر ہو جاتے ہیں مگر حجت نہیں ہوتے وحی رسول سے جو حکم بھی ثابت ہو وہ واجب العمل ہے اس کے برعکس الہام اولیاء ہرگز ہرگز کسی حکم اور امر دینی کے ثبوت یا فقہ کے کی بنیاد نہیں ہو سکتے جیسا کہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

"وحی جس سے احکام و امر دینی ثابت ہوتے ہیں اور وحی الہام اولیاء میں یہ کبھی نہیں ہو سکتے۔ جو ولی اس کا دعوے کرے اس کی گردن مار دینی چاہیئے کیونکہ دراصل وہ نبوت کا دعوے کرتا ہے۔"

پھر الہام اولیاء میں شیطان کا بھی دخل ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے اس میں شیطان کا دخل ہو۔ اسی لیے الہام کی دو قسمیں ہوتی ہیں - رحمانی و شیطانی - جو الہام کتاب و سنت کے خلاف نہ ہو وہ رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہو وہ شیطانی ہے - پھر الہام اولیاء اگر رحمانی بھی ہو تو بھی دین میں حجت نہیں بن سکتا اور خاص کو اسی کا عمل ضروری ہوتا ہے ورنہ الہام کی بنیاد پر کسی عقیدے یا کسی امر دینی کا نفاذ ثابت ہو سکتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب غیر نبی کے الہام شریعت میں حجت و سند نہیں تو پھر اس کا فائدہ ہی کیا ہو۔ اس کا

ہوتا ہے جو کہ غور و فکر، نظر و استدلال کے بغیر قلب میں القاء ہو جس کو [illegible] کہتے ہیں۔ اب اگر کسی کا [illegible] حضور علیہ السلام کی [illegible] پوشیدہ ہوتے ہیں تو [illegible] کے دل کی صفائی اور [illegible] ہونے کی دلیل ہوتی ہے اور [illegible] خزانوں کو کھولتا ہے اور معرفت الٰہی ہی [illegible] اور بعض اوقات دوسروں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ چنانچہ حضرت [illegible] نے اس باب میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

"وحی و الہام [illegible] جو قلب نبی [illegible] ہوتے ہیں اور جو حقائق علوم [illegible] تعبیر [illegible] ہوتے ہیں [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible]"

حضور علیہ السلام کے ساتھ وحی کا آغاز

حضور اکرم [illegible] کے ساتھ وحی کا آغاز رویائے صادقہ (اچھے خواب) سے ہوا۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ جو خواب بھی دیکھتے تھے۔

[illegible] [illegible] ہو جاتا تھا۔

[illegible]

[illegible] آپ [illegible] تنہائی محبوب ہو گئی [illegible]

غار حراء کا مجاہدہ

بعد حضرت [illegible] تنہائی محبوب ہو گئی۔ جس کو خلوت کہتے ہیں۔ آپ [illegible] کئی کئی دن کے کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے وہ ختم ہو جاتا تو پھر گھر واپس تشریف لاتے اور [illegible]۔ بخاری کی حدیث میں ہے کہ غار حرا میں حضور علیہ السلام [illegible] عبادت فرمایا کرتے تھے۔ [illegible] علامہ عینی لکھتے ہیں کہ سوال کیا گیا آپ کی عبادت کیا تھی۔

[illegible] | جواب یہ ہے کہ غور و فکر اور عبرت پذیری تھی۔

یہ راتیں جب آپ [illegible] معروف مراقبے کہ غیب سے یا فرشتہ کی زبانی سب سے پہلی وحی غار حرا میں ہوئی۔

حضور علیہ السلام پر سب سے پہلی وحی

جب کہ آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ غار حرا میں پہلی بار سورۂ اقرء کی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔ اس کے بعد کچھ دنوں تک یہ سلسلہ [illegible] —— محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ سلسلہ وحی کے رک جانے کے بعد سب سے پہلے سورۂ

مدثر کی آیتیں نازل ہوئیں۔ آپ حرا سے واپس آرہے تھے کہ ایک آواز سنائی دی۔ آپ نے ادھر ادھر دیکھا کچھ نظر نہ آیا۔ اوپر دیکھا تو وہی فرشتہ جبرئیل نظر آیا۔ حضور علیہ السلام حضرت خدیجہ کے پاس آئے۔ فرمایا مجھے چادر دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈال دو۔ اسی حالت میں یہ آیتیں نازل ہوئیں :۔

يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝
وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝

اے بادل پوش (محبوب) اٹھو! اور لوگوں کو خدا سے ڈراؤ اور اپنے رب کی کبریائی بیان فرماؤ۔

نزول وحی کی مدت

تمام قرآن حکیم یکدم نازل نہیں ہوا بلکہ حسب ضرورت اور وقت تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ ابتدائے نزول شب قدر میں ہو

شب قدر رمضان المبارک کی آخری راتوں میں سے ایک طاق تاریخ کی رات ہے۔ غار حرا میں سب سے پہلے وحی سو اقرا کی پانچ آیتیں تھیں۔ اس کے بعد قرآن مجید بتدریج وصال اقدس سے کچھ دن پہلے تک نازل ہوتا رہا۔ ابت نزول کے قرآن مجید کی آخری آیت واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ہے اس حساب سے چالیس برس کے سن سے کر تریسٹھ سال کے سن تک کل ۲۳ برس نزول وحی کے ہیں یعنی تکمیل قرآن کی کل مدت ۲۳

وحی کے اقسام

قرآن حکیم نے وحی کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔
۱۔ وحی۔ اشارہ سے بات کی۔ یعنی دل میں کسی حق کا بغیر آواز اور الفاظ کے آجانا۔ یہ حالت بیداری میں ہے تو کشف ہے اگر خواب میں ہے تو رویا ہے ۲۔ خدا کا پردہ کے پیچھے سے بات کرنا یعنی فرشتہ نظر نہیں آتا مگر غیب سے آواز آتی ہے الفاظ سنائی دیتے ہیں اس کو الہام کہتے ہیں ۳۔ فرشتہ کے ذریعہ بات یعنی فرشتہ خدا کا پیغام لے کر سامنے نظر آتا ہے اور اس کے منہ سے الفاظ ادا ہوتے ہیں۔ جن کو کان کرتے ہیں محسوس کرتا ہے۔ قرآن پاک کا نزول اسی طریقہ سے ہوا ہے۔ وحی کے یہ تین اقسام خود قرآن پاک نے بیان فرمائے ہیں اگرچہ قرآن مجید نے ان تینوں قسم کی وحی کا علیحدہ علیحدہ نام نہیں رکھا ہے۔ ان اقسام کا ذکر سورۃ شوریٰ کی اس آیت میں ہے :۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا
اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا
فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ

(سورۂ شوریٰ)

کسی بشر میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بات کرے لیکن وحی کے ذریعہ یا پردہ کی اوٹ سے وہ کسی فرشتہ کو بھیجے جو اس کے حکم سے جو کچھ وہ چاہے بشر کو پہنچا دے۔

انبیاء کرام کی وحی کی تین قسمیں ہیں۔
اول۔ کلام قدیم کا سننا جیسے بعض قرآن موسیٰ علیہ السلام نے سنا اور جیسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] کے ساتھ۔ دوم۔ وحی رسالت یعنی فرشتہ کی وساطت سے کلام کرنا سوم۔ القا فی القلب جس کو حضور علیہ السلام نے یوں بیان فرمایا:۔

[illegible] روح القدس [illegible]

[illegible] نے حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] وحی کی سات [illegible] بیان کی [illegible] وحی کی سات صورتیں [illegible]

اوّل [illegible] خواب [illegible] طرح [illegible] کسی شکل میں [illegible] حضرت جبرئیل [illegible] شکل میں [illegible] آیا اور [illegible] وحی ربانی [illegible]

[illegible] ! [illegible] ہوتے ہیں۔ [illegible] حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

ہفتم [illegible] وحی [illegible] حضرت شعبی کہتے ہیں کہ جب حضور اکرم علیہ السلام [illegible] ۶۳ برس کی عمر [illegible]

متلو و غیر متلو [illegible] حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] روح القدس نے میرے دل میں پھونکا [illegible]

[illegible] قرآن مجید [illegible] وحی متلو [illegible] خدا کا کلام [illegible] وحی غیر متلو یعنی حدیث [illegible] خدا کا کلام [illegible] حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] وحی ہی ہوتی ہے۔

بوقت وحی حضور علیہ السلام کی کیفیت

بوقت وحی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کیفیت ہوتی تھی [illegible] ارشاد فرماتے ہیں کہ [illegible] وحی مجھ پر بہت [illegible] سخت ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی [illegible] کی شدت سے جاڑوں میں بھی آپ کی پیشانی اقدس سے موتیوں کی طرح پسینہ کے قطرے ڈھلکنے لگتے۔ (بخاری واتقان [illegible])

صحابہ کرام کا بیان ہے کہ [illegible] جسم مبارک بہت بوجھل ہو جاتا [illegible] حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں ایک دفعہ آپ پر وحی [illegible] بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ میری ران [illegible] بوجھ سے ٹوٹ جائیگی۔ بخاری

یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ وحی کی حالت میں آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا [illegible]

عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ مضطرب ہو جاتے۔ چہرہ کا رنگ بدل جاتا۔ آپ سر اقدس جھکا لیتے۔ صحابہ بھی سر جھکا لیتے۔ وحی کے بعد آپ سر اٹھاتے (مسلم) [illegible]

[illegible]

وحی کی ابتدا رویائے صالحہ سے ہوئی

عن عائشة أم المؤمنين أنها قالت أول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصالحة في النوم فكان لا يرى رؤيا إلا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب إليه الخلاء وكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه وهو التعبد الليالي ذوات العدد قبل أن ينزع إلى أهله ويتزود لذلك ثم يرجع إلى خديجة فيتزود لمثلها حتى جاءه الحق وهو في غار حراء [illegible]

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا۔ آپ جو خواب بھی دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح [illegible] پھر آپ کو تنہائی پسند ہو گئی [illegible] غار حرا میں [illegible] کئی راتیں عبادت [illegible] اپنے گھر [illegible] اور [illegible] لے جاتے۔ پھر [illegible] حضرت خدیجہ کے پاس آتے اور [illegible] لے جاتے یہاں تک کہ [illegible] حق آپ کے پاس [illegible] تھے۔

فوائد ومسائل [illegible] تفسیر [illegible] کے بیان میں [illegible] حضرت عائشہ [illegible] حضور علیہ السلام کے [illegible] وحی [illegible] حضور علیہ السلام

[illegible] حدیث کے [illegible] حدیث [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

۲. [illegible] کیونکہ [illegible] اور اس کے [illegible]

[illegible] خواب [illegible]

۳. [illegible] خواب [illegible]

رویائے صالحہ و صادقہ کا فرق

[illegible]

[illegible]

[illegible] سبب [illegible]

[illegible] عقل کی نسبت [illegible]

[illegible] صادقہ [illegible]

۴. [illegible] دل کے ساتھ [illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس سے [illegible]

[illegible]

سچے خواب اور کونسا رویا نبوت کا جزو ہے؟

[illegible] اس کی دو قسمیں ہیں۔

[illegible] حدیث کے [illegible]

[illegible]

حدیث نفس: وہ باتیں جو آدمی اپنے نفس سے کرتا رہتا ہے خواہ وہ کسی تجربے سے متعلق ہوں [illegible] پریشان خواب [illegible]

۲. [illegible] حدیث میں [illegible]

[illegible]

۳. [illegible] خواب [illegible]

[illegible]

۴. مشاہدہ: جو کسی [illegible]

۵. [illegible] وہ خواب جو شیطان دکھائے

۶. حقیقی [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۔ شیطانی۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ ملکی۔ [illegible]

۴۔ صالحہ۔ [illegible] کی طرف سے بشارت ہوتا ہے۔

۵۔ صادقہ ظاہرہ۔ وہ خواب جس کی تعبیر [illegible] لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ [illegible] ۴۶ [illegible]

رؤیائے صالحہ نبوت کا ایک جزء ہے۔ غیر نبی کے خواب کا حکم اور اس کی شرعی حیثیت

[illegible] اس سے واضح ہو کہ [illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible] یہی وجہ ہے [illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible] خطاب [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا [illegible]
[illegible]
[illegible] سب [illegible] جواب [illegible]
[illegible]
[illegible] اس سے کوئی شرعی حکم [illegible]
[illegible] کوئی نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کسی نبی کے مبعوث ہونے کا [illegible]
علیہ السلام کی ذات پر [illegible] آپ کے بعد کسی نبی کے [illegible]
[illegible] علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں [illegible]
[illegible]

[illegible] کسی نبی کا [illegible] میں بھی کچھ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کے واسطے [illegible]

[illegible] ہے۔ مختصر [illegible] اردو [illegible] پڑھ سکتے ہیں۔ [illegible] اور وہ بھی [illegible] نہیں [illegible] سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ علامت [illegible] کے [illegible] جس میں علامت [illegible] قلب مبارک میں ڈالی تھی۔ فنفخت [illegible] جیسے [illegible] تو نفخت کے معنی [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] فرماتے ہیں [illegible] صورت نہیں [illegible] تعین [illegible]

[illegible] ہیں۔

[illegible] اسی طرح [illegible]

[illegible]

فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي [illegible] ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ بخاری	پس فرشتہ آپ کے پاس آیا اس نے کہا پڑھو [illegible] میں پڑھا ہوا نہیں [illegible] مجھے پکڑا [illegible] پھر چھوڑ دیا [illegible] پڑھو [illegible] پھر [illegible] رب کے نام سے [illegible] جس نے انسان کو [illegible]

غار حرا میں جبرئیل کی آمد

یہ پہلی حدیث [illegible] حضور علیہ السلام پر سب سے پہلی وحی اور ایک پیام [illegible] حیثیت سے جبرئیل کی پہلی حاضری۔ اس [illegible] حضرت جبرئیل علیہ السلام [illegible] جبرئیل [illegible] قرآن مجید میں [illegible] نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ [illegible] حضرت جبرئیل [illegible] اس وقت حضور علیہ السلام کی عمر [illegible] چالیس سال تھی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] انسان [illegible] پیدا [illegible]

[illegible]

بلکہ [illegible]

[illegible]

[illegible] خود اپنی حقیقت [illegible]

[illegible] کسی نہ کسی درجہ میں [illegible]

نسبت دینا بالکل غلط ہے

[illegible] حضرت جبرئیل [illegible]

[illegible]

بنت خويلد فقال زملوني زملوني فزملوه
حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة
وأخبرها الخبر لقد خشيت على
نفسي   (بخاری)

مجھے کمبل اڑھا دو مجھے کمبل اڑھا دو۔ آپ کو کمبل اڑھا دیا [illegible] یہاں تک کہ خوف جاتا رہا [illegible] حضور علیہ السلام نے حضرت خدیجہ کو خبر [illegible] بیان کرکے فرمایا مجھے اپنی جان کا خطرہ ہو گیا تھا۔

یرجف فؤادہ [illegible] باب تفسیر [illegible] لازم و ملزوم [illegible] اس کے اصل معنی [illegible] حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت [illegible] مصطفےٰ [illegible] حتی ذهب عنه الروع [illegible] لقد خشيت على [illegible] مجھے اپنی جان کا خطرہ [illegible] لیکن یہ حقیقت [illegible] فأخبرها الخبر [illegible] مجھے اپنی جان کا خطرہ ہو گیا تھا [illegible] حضور صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] وسعید حبیر [illegible] حضرت خدیجہ [illegible] [illegible] وحی [illegible] [illegible]

[illegible] لقد خشيت على نفسي کے جملے حضور علیہ السلام [illegible] [illegible] حضرت خدیجہ [illegible] حتی ذهب عنه الروع کا جملہ [illegible] [illegible] آپ اپنی جان کے خوف [illegible]

[illegible] لقد خشيت على نفسي کا ترجمہ [illegible] مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے [illegible] حضور علیہ السلام کا مقصود [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سیدنا موسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] خوف میں مبتلا کر دیا [illegible]

۳۔ اسی طرح [illegible] خشیت علی نفسی [illegible]

[illegible]

فقالت خدیجۃ کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق

حضرت خدیجہ نے کہا ہرگز نہیں [illegible]

[illegible] خشیت علی نفسی [illegible]

حتی اتت بہ ورقۃ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی ابن عم خدیجۃ و

پھر حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل [illegible] عبد العزیٰ [illegible] چچا زاد بھائی [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت خدیجۃ الکبریٰ [illegible]

[illegible] کے متعلق [illegible] آپ [illegible] کے عقد میں تھیں [illegible] ایک لڑکی [illegible] اپنے باپ [illegible] کے متعلق [illegible] حضرت خدیجہ [illegible] حضور علیہ السلام کے [illegible] حضور علیہ السلام کی عمر شریف [illegible] برس اور حضرت خدیجہ کی عمر [illegible] سال تھی [illegible] برس [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] حضرت [illegible] حضور [illegible]

حضرت ام المومنین خدیجہ [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] آپ حضرت خدیجہ کی [illegible] کے پاس [illegible] حضرت [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] حضرت [illegible] فرمایا [illegible] حضور علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں [illegible] جب [illegible] اسلام لائیں [illegible]

ورقہ بن نوفل [illegible] خدیجہ کے چچا زاد بھائی [illegible] جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے [illegible] اگرچہ حضور [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] تصدیق کی تھی۔ چنانچہ [illegible]

[illegible] مجھے [illegible]
[illegible] آپ آ گئے ہیں۔

[illegible] حضور ورقہ نے آپ کی تصدیق [illegible] حضور علیہ السلام نے فرمایا [illegible] ورقہ عیسائی تھے [illegible] حضور علیہ السلام کی کیفیت [illegible] کے پاس [illegible]

عبرانی زبان کی اصل [illegible] ورقہ [illegible] زبان جانتے تھے [illegible]

[illegible] عبرانی میں لکھتے تھے۔ [illegible] کی طرف منسوب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی زبان سریانی تھی۔ جب فردوس سے [illegible] [illegible] [illegible] علیہ السلام [illegible] [illegible] ہو گیا۔ [illegible]

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ [illegible] جبرئیل [illegible] حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد [illegible] سریانی تھی۔ حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible] جبرئیل پڑھتے تھے [illegible] حضرت آدم علیہ السلام [illegible] تھے۔ حضرت [illegible] علیہما السلام کی زبان [illegible] تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اصلی زبان عربی تھی۔ [illegible]

بعض کہتے ہیں کہ [illegible] عربی [illegible] تھی [illegible] زبان میں اس [illegible] [illegible] علیہ السلام [illegible] سے عبرانی [illegible]

ناموس کی تحقیق

[illegible] ناموس [illegible] [illegible] [illegible]

ناموس اور جاسوس میں فرق یہ ہے کہ ناموس خیر و برکت کا راز دار ہوتا ہے اور جاسوس برائی کا [illegible] [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] ہوتے تھے۔

ملائکہ کی تحقیق

[illegible] ملائکہ ملک کی جمع ہے۔ [illegible] الوکۃ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی پیغام کے ہیں۔ [illegible] رسل اور رسل الملائکہ [illegible] ہے۔

يصطفي من الملئكة رسلا | اللہ فرشتوں میں سے پیغامبر منتخب فرماتا ہے

اس کے علاوہ یہ فرشتے [illegible] [illegible] ہیں۔ [illegible] ملائکہ کی صفت [illegible] ہے کہ [illegible] انبیاء علیہم السلام کی [illegible] کتب سماویہ [illegible] ملائکہ کے سردار [illegible] حضرت جبرئیل ہیں۔ [illegible] رسالت کے [illegible] دیگر [illegible] تمام [illegible] ہیں۔

جبرئیل عبرانی لفظ ہے جس کے معنی [illegible] کے ہیں لیکن اصطلاح قرآن میں جبرئیل اس ملک مقرب کا نام ہے

[illegible] جبرئیل علیہ السلام [illegible]

[illegible] جبرائیل کی اصل صورت حدیث میں آیا۔

[illegible]

علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے لکھا :-

[illegible] کالانبیاء مع الامم

[illegible]

[illegible]

۱۔ فانه نزله علی قلبک باذن اللہ

جبرائیل نے آپ کے دل پر [illegible] نازل کیا۔

۲۔ قل نزّله روح القدس من ربّک بالحقّ

۲۔ کہہ دو کہ اس کو روح القدس نے [illegible] طرف سے سچائی کے ساتھ اتارا ہے

[illegible]

حضرت جبرئیل کا اصلی نام | بعض علماء نے کہا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا اصلی نام عبد اللہ ہے اور ان کی کنیت ابو الفتوح ہے۔

۲۔ میکائیل کا نام عبد الرزاق اور کنیت [illegible] ہے

۳۔ اسرافیل کا نام عبد الخالق اور کنیت ابو النافخ ہے۔

۴۔ عزرائیل کا نام عبد [illegible] اور کنیت ابو یحییٰ ہے تفسیر [illegible] جلد ۱ صفحہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

ـترة الوحی

[illegible]

[illegible]

ومسائل

[illegible]

[illegible]

[illegible] سب سے پہلے [illegible] آیات کے نزول [illegible] کیفیت کے [illegible] [illegible] ہوئے تھے [illegible] [illegible] [illegible] مناسبت [illegible]۔

تفسیر آیات سورۂ مدثر

یا ایہا المدثر۔ قم فانذر [illegible] اس کپڑے کو کہتے ہیں جو [illegible] جیسے چادر، رضائی، کمبل وغیرہ [illegible] نزول وحی کے وقت چونکہ حضور علیہ السلام [illegible] جس سے [illegible] کہ اللہ عزوجل کو [illegible] کی بعثت [illegible] اس کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible]

یا ایہا النبی، یا ایہا الرسول [illegible] خطاب فرمایا گیا ہے

یا آدم است با پدر انبیاء خطاب | یا ایہا النبی خطاب محمد است

[illegible] ارشاد [illegible]

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا | رسول کو اس طرح مت پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو

حضور کا نام لے کر ندا کرنا ممنوع ہے

[illegible] حضور [illegible] نام لے کر یا محمد یا ابا القاسم [illegible] یا نبی اللہ یا امام المرسلین یا رسول رب العالمین [illegible] معلوم ہو [illegible]

ویستفید من هذه الآية انه لا يجوز نداء النبي بغير ما يفيد التعظيم لا في حياته ولا بعد وفاته | [illegible] جائز نہیں جس سے تعظیم معلوم نہ ہو [illegible] حیات میں [illegible] وصال کے بعد

[illegible] ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فرماتے۔

بعض [illegible] معنی لیے

[illegible] میں [illegible] والمعارف [illegible] معرفت اور [illegible] [illegible] تفسیر [illegible] فرماتے [illegible]۔

[illegible] مدثر کے معنی [illegible] کے بھی [illegible] یا ایہا المدثر کے معنی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تعبیر [illegible] فرمائی گئی۔ [illegible] [illegible]۔

مدثر کے معنی [illegible] [illegible] [illegible] ترکیب یا ایہا المدثر کے معنی [illegible] [illegible] چنانچہ [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] قرآن نے حضور علیہ السلام [illegible] [illegible]۔

وربک فکبر

[illegible] تکبیر [illegible] فرضیت کے ثبوت [illegible] [illegible] تعبیر [illegible] [illegible] تعبیر [illegible] تکبیر [illegible] [illegible] [illegible] تکبیر [illegible] [illegible] تکبیر تحریمہ [illegible] فرضیت ثابت ہوئی [illegible] [illegible] امام اعظم علیہ الرحمۃ کا یہی [illegible] تکبیر [illegible] اللہ اکبر [illegible] تعظیم [illegible] دلالت کرتے ہیں تو [illegible] تکبیر [illegible] تعظیم

[illegible] اجمع المسلمون على ان المراد به تكبيرة الافتتاح [illegible] [illegible] الذكر الذى [illegible] الصلوة بلا فصل هو تكبيرة الافتتاح [illegible]

[illegible] ہوگا۔

[illegible] تو اللہ اکبر کہنا [illegible]

تکبیر تحریمہ نماز میں فرض ہے

[illegible] اللہ اکبر کہنا جب فرض [illegible]

[illegible]

[illegible] تکبیر تحریمہ کی فرضیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

[illegible] ثوب کی جمع ہے [illegible] حقیقی معنی مراد ہوں تو [illegible]

[illegible] فرض ہے [illegible] مستحب ہے [illegible]

[illegible] مشرکین چونکہ کپڑوں کو نجاست سے پاک نہیں رکھتے [illegible] آپ ان کی عادت اختیار نہ کریں [illegible] ہو کیونکہ اس وقت تک نماز فرض نہ ہوئی تھی۔ لہٰذا امر استحباب کے لیے ہو۔ لیکن [illegible] کپڑوں کو نجاست سے پاک رکھنا مستحب ہے۔

دوسرا یہ کہ ثیاب کے حقیقی معنی اور تطہیر کے مجازی معنی مراد ہوں تو اس صورت میں تطہیر کے معنی [illegible] [illegible] کپڑوں [illegible] [illegible] اور تطہیر معنی [illegible] نجاست [illegible] ہو تو ثیاب کے حقیقی معنی [illegible] کپڑوں کو نجاست [illegible] [illegible] میں متصرف نہ ہوں۔

تیسرا یہ کہ ثیاب کے حقیقی معنی اور تطہیر کے تخییلی معنی مراد ہوں۔ اس صورت میں مطلب [illegible] [illegible] کی عادت سے اجتناب چاہیے۔

چوتھا یہ کہ ثیاب اور تطہیر دونوں کے مجازی معنی مراد ہوں [illegible] [illegible] ہے۔

[illegible] اپنے قلب [illegible] کو پاک رکھیے۔

[illegible] دثار المتشوق [illegible]

ان سب [illegible] کیونکہ اس صورت میں [illegible] اس کے برعکس [illegible] کے حقیقی معنی [illegible]

[illegible]

بحالت نماز طہارت ثوب کی فرضیت کا ثبات اسی آیت سے فرمایا ہے۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ رجز کے چند معنی ہیں۔ اصنام، عبادت اصنام، معصیت، شرک، پلیدی، عذاب، شیطان۔ یہاں ایک شبہ ہوتا ہے کہ جب مکارم اخلاق عادیہ و صفات حسنہ سے متصف موصوف ہوتے ہیں اور خلق عظیم وغیرہ سے [illegible] شرک کفر وغیرہ سے پاک صاف ہوتے ہیں، اسی طرح رجز کے جتنے معنی ہیں سب سے آپ پاک وصاف ہوں، پہلے سے ہی تھے اور مکارم اخلاق [illegible] ہو کہ اپنے اخلاق اچھے رکھئے۔ مکمل کر دیجئے۔ یعنی کر دیا جائے، تو گویا آپ کو حکم ہوا کہ جس طرح آپ کے اخلاق اچھے تھے، بالکل درست تھے، اسی طرح رجز کے معنی اگر عبادت اصنام کے لئے جائیں تو ترجمہ ہوگا بتوں کی عبادت ترک کر دیجئے، معصیت کے لئے جائیں تو ترجمہ ہوگا معصیت ترک کر دیجئے، اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ جس وقت حضور علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا اس وقت آپ عبادت اصنام کرتے تھے یا معصیت کے ساتھ متصف تھے، اور شرک کے جو بھی معنی لئے جائیں ان سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بروقت حکم آپ اس معنی کے ساتھ متصف تھے، حالانکہ محال ہے کہ آپ [illegible] ان دونوں میں [illegible] کے جتنے معانی ہو سکتے ہیں ان کا کوئی مفہوم صحیح نہیں، تو اس لئے وثیابک فطہر والرجز فاہجر کا مراد دوام کے لئے ہے۔ تو ثیابک فطہر کے معنی یہ قرار پائیں گے کہ اخلاق کے ساتھ آپ پہلے ہی سے متصف ہیں لیکن [illegible] کیجئے، اس پر مداومت فرمایئے۔ اسی طرح والرجز فاہجر کے معنی یہ ہوں گے کہ اصنام، عبادت اصنام، معصیت کا ارتکاب آپ سے ممکن ہی نہیں ہے لیکن عبادت اصنام وغیرہ کے ترک پر ہمیشگی مداومت کیجئے۔ یعنی جیسے اب تک آپ ان سے علیحدہ رہتے ہیں آئندہ بھی علیحدہ رہیں، اور اس کی مثالیں قرآن میں موجود ہیں مثلاً یا ایہا النبی اتق اللہ کے آپ اللہ سے ڈرتے رہئے، ولا تطع الکافرین کافروں کی اطاعت نہ کیجئے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام سے فرمایا، ولا تتبع سبیل المفسدین مفسدوں کا راستہ اختیار نہ کیجئے اور سب جگہوں میں امر دوام کے لئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ سے تو آپ ڈرتے ہیں۔ آئندہ بھی ڈرے

[illegible] علی ان [illegible] حنیفۃ [illegible] عن الحسن [illegible] فی الصلوۃ وتطہیرہا من النجاسۃ [illegible]

[illegible]

لیے۔ مقصدوں کے راستہ کو جیسا بنا آپ کے لیے ممکن ہی نہ ہے آئندہ بھی اس رستہ کو اختیار کیجئے۔

حضور علیہ السلام کے سینہ میں حفظ اور معانی قرآن کے جمع کرنے کا اللہ ذمہ دار ہے

حدیث ۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ وَتَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ

رواہ البخاری

سعید ابن جبیر نے حضرت ابن عباس سے آیت لا تحرک به لسانک کی تفسیر میں یہ بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے نازل ہونے سے شدت محسوس فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے لبوں اور زبان کو حرکت دیتے تھے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں بھی اپنے لبوں کو اسی طرح حرکت دیتا ہوں جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم حرکت دیتے تھے۔ سعید نے کہا میں بھی اسی طرح حرکت دیتا ہوں جس طرح حضرت ابن عباس اپنے لبوں کو حرکت دیتے تھے۔ پھر سعید نے اپنے لبوں کو حرکت دی تو یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اے محبوب قرآن پڑھتے ہوئے زبان کو جلدی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباس نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا تمہارے سینہ میں جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے یعنی قدرت کے ذمہ ہے اور جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت آپ جو پڑھا گیا اس کی اتباع کرو۔ آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ آپ اس کو سنیں اور خاموش رہیں۔ پھر بے شک اس کے مطلب کا سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ جس کی تفسیر میں ابن عباس نے فرمایا۔ پھر بے شک ہمارے ذمہ ہے کہ آپ اس کو پڑھتے رہیں گے اور اس کے بعد جب حضور کی خدمت میں جبرئیل حاضر ہوتے تو حضور کان لگا کر سنتے۔ پھر جب وہ چلے جاتے تو پھر حضور اس کو ویسا ہی پڑھ لیتے جیسا

انھوں نے پڑھا تھا۔

[illegible] حدیث کو [illegible] نے کتاب التفسیر و باب فضائل القرآن میں بھی ذکر کیا اور مسلم نے

فوائد و مسائل: [illegible] کتاب [illegible] میں [illegible] نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ۲۔ [illegible] وحی [illegible] محسوس فرمانے کی وجہ اس کی شدت و [illegible] کی [illegible] حیثیت تھی۔ اسی لیے قرآن نے وحی کو قول ثقیل کہا ہے [illegible] حضور علیہ السلام اس لیے [illegible] تھے کہ [illegible] یاد ہو جائے۔ [illegible] نے فرمایا [illegible] آپ کو پڑھنے [illegible] سے [illegible] آپ گھبرا گئے تھے۔ یعنی آپ قرآن کا آپ کے سینہ میں ضبط کرنا اور آپ سے [illegible] کرانا ہمارا کام ہے۔ ۳۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام جب وحی سناتے تو حضور اکرم [illegible] علیہ السلام کے ساتھ ساتھ یاد کرنے کے لئے اپنی زبان ہلاتے [illegible] کی [illegible] کہ آپ [illegible]

[illegible]

۱۔ [illegible] جمعه و قرآنه	قرآن کا آپ کے سینہ میں جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے
۲۔ فاذا قرأناه فاتبع قرآنه	جب ہم [illegible] کی [illegible] پیروی کرو
۳۔ ثم ان علینا بیانه	پھر اس کے مطالب کھول دینا بھی ہمارے ذمہ ہے

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible] کہ کوئی [illegible] فرما دیتے ہیں [illegible] علیہ [illegible] [illegible] ہے [illegible] سینہ [illegible] قرآن [illegible] محفوظ کر دینے کی ذمہ داری لی ہے [illegible] اس نے [illegible] معانی [illegible] [illegible] کی ذمہ داری لی ہے [illegible] فرمایا:

[illegible] علمك [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible]

[illegible] قرآن [illegible] بیان ہے۔

[illegible] حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] حضور علیہ السلام نے جو [illegible] فرمائی ہے [illegible] معانی [illegible] وہ سب وحی الٰہی ہے [illegible] قرآن مجید کی طرح [illegible] ہے اور [illegible] [illegible] عمل ہے

فائدہ: [illegible] بحث میں [illegible] سے [illegible] تفسیر [illegible] ہوا ہے اور [illegible] [illegible] تفسیر [illegible] کی تفسیر ہے اور [illegible] کی تفسیر [illegible] تفسیر [illegible] ہے جیسے [illegible] کی کتاب التفسیر میں مذکور ہے

آپ [illegible] سب سے بڑے مفسر قرآن ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما [illegible] علیہ السلام کے چچا [illegible] ہیں۔ حضور علیہ السلام نے آپ کو دعا دی تھی کہ [illegible] حکمت اور تاویل قرآن سکھا۔ یہ اسی دعا کا اثر تھا کہ جلیل القدر صحابہ کرام [illegible]

[illegible]

[illegible] جبریل کے ساتھ قرآن کا دور

[illegible]

جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ (بخاری)

جاتے تھے جب کہ جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تھی۔ حضرت جبریل رمضان کی ہر رات میں آتے تھے اور آپ کے ساتھ قرآن حکیم کا دور کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

تشریح الفاظ حدیث

اجود لغت میں۔ اجود اسم تفضیل کا صیغہ ہے جود سے مشتق ہے۔ جود کے معنی راغب اصفہانی نے یہی لکھے ہیں یعنی مستحق کو مناسب چیز مناسب شخص کو دینے کے ہیں۔ یہی معنی سخاوت کے ہیں تو اجود اس کے معنی ہوئے تمام لوگوں سے زیادہ سخی۔ ایک حدیث میں فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جود فرمانے والا ہے۔ پھر میں تمام انسانوں سے سخی تر ہوں، میرے بعد وہ شخص جو علم دین کو پھیلائے۔

حضور علیہ السلام اجود الخلق ہیں

اس بات کی وجہ یہ ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے تو ظاہر ہے کہ جب یہ سب اشرف المخلوقات حضور، جود ہی نو خیر و شرف کے درجہ میں اجود قرار پائیں گے جس سے واضح ہوا کہ حضور علیہ السلام نہ صرف اجود الناس ہی بلکہ اجود الخلق ہیں اور وہ بھی ایسے کہ دنیا و آخرت آپ کے خوان جود کا ایک ٹکڑا ہے۔ امام بوصیری رحمہ اللہ اسی بات کو یوں کہتے ہیں

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

حضور دنیا و آخرت آپ کے خوان جود کا ایک حصہ اور لوح و قلم کا علم آپ کے علوم کا ایک حصہ ہے۔

رمضان سے۔ رمضان کا صیغہ مصدر ہے یہ رمض سے مشتق ہے۔ رمض کے معنی جل جانے کے ہوتے ہیں۔ اس وقت جب اس مہینہ کا نام رکھا گیا تھا گرمی تھی۔ اس لیے اس کا نام رمضان ہو گیا۔ مدارسہ باب مفاعلہ سے۔ درس کے معنی مہارت کے ساتھ پڑھنے کے ہیں۔ یعنی رمضان مبارک میں حضور اور جبرائیل قرآن پاک پڑھا اور پڑھاتے تھے۔

الریح المرسلۃ۔ وہ ہوا جو لوگوں کے نفع کے لیے بھیجی جائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس موقع پر خصوصیت کے ساتھ یہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مطلقاً فیاض و سخی تھے لیکن رمضان مبارک میں حضور علیہ السلام کی سخاوت اور دنوں سے زیادہ ہو جاتی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس ماہ میں جبرائیل سے ملاقات ہوتی تھی جو اللہ کے پیغمبر تھے دوسرے رمضان مبارک وہ عظیم الشان مہینہ ہے جس میں حدیث کے مطابق رمضان کے اندر نیکی کا ثواب ستر گنا ملتا ہے۔

اور حدیث میں ہے فرمایا۔ رمضان میں ایک مرتبہ قدوس تسبیح کہنا ستر مرتبہ تسبیح کرنے کے مترادف ہے

پھر جبریل کی حاضری اور قرآن پاک کا دور۔ جود و سخا میں آپ سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو روحانی کیف
حاصل ہوتا تھا اور جس کے شکریہ میں حضور علیہ السلام بہ نسبت دیگر ایام و زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔
جبریل کے ساتھ قرآن پاک کے دور میں مصلحت یہ تھی کہ محفوظ ہو جائے تاکہ جو حصہ
پھر آپ بھولیں گے نہیں۔ اسی لیے جبریل امین رمضان کی ہر رات میں حاضر ہو کر دور فرماتے۔ رمضان
دور کے لیے اس لیے بھی مقرر فرمایا کہ اسی ماہ میں قرآن کریم لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور
سے حسب مصلحت ۲۳ سال تک نازل ہوتا رہا۔

مسائل حدیث ۱۔ تلاوت بصورت دور بہتر ہے اور مسنون طریقہ ہے۔ ۲۔ رمضان مبارک کے مہینہ میں زیادہ سخاوت کرنی چاہیے کیونکہ ثواب زیادہ ملتا ہے ۳۔ صلحاء اور اہل خیر کی زیارت باعث برکت ہے جیسے جبریل امین علیہ السلام بار بار حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے [illegible] ہوتے تھے ۴۔ رمضان مبارک میں قرآن حکیم خصوصیت کے ساتھ زیادہ پڑھنا بھی مستحب ہے۔ [illegible] حکیم کی تلاوت تمام دعاؤں اور وظائف سے افضل ہے کیونکہ تمام وظائف کی اصل قرآن مجید ہی ہے ۶۔ قرآن [illegible] دور کرنے اور بار بار پڑھنے سے قرآن یاد رہتا ہے اور حفاظ کے لیے قرآن مجید کا دور ضروری ہے۔ دور کے [illegible] ثواب حاصل ہوتا ہے ۷۔ وکان یلقاہ فی کل لیلۃ من رمضان میں اتفاق نزول کی [illegible] مناسبت ہے اگر اسباب سے مناسبت ہو تو [illegible] ۔ رمضان المبارک کے مہینہ [illegible] کی۔

نزول قرآن کی ابتدا اور کتب سماویہ کے نزول کی تاریخیں

واضح ہو کہ قرآنی وحی کے نزول کی ابتدا رمضان المبارک

میں ہوئی۔ جیسا کہ حدیث زیر بحث کے آخری جملہ میں بصراحت مذکور ہے کہ جبریل امین رمضان کی [illegible] میں حاضر ہو کر ایک ماہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے تو قرآنی دور کے لیے بالخصوص رمضان کا انتخاب [illegible] مناسبت سے ہو کہ وحی قرآنی کے نزول کی ابتدا رمضان سے ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں خود قرآن مجید میں بھی اس کی [illegible] ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ۔ ۲۔ اسی طرح لوح محفوظ سے آسمان دنیا [illegible] نزول بھی رمضان میں ہوا یعنی جبریل امین لوح محفوظ سے پورا قرآن لے کر آسمان دنیا پر [illegible] فرشتوں کو املا کرایا۔ فرشتوں نے موجودہ ترتیب کے مطابق اپنے صحیفوں میں لکھ کر بیت العزۃ میں آسمان دنیا پر رکھ دیا ہے۔ پھر جبریل امین وہاں سے وقتاً فوقتاً حسب ضرورت [illegible] نازل ہوا۔ حضور [illegible] پیش کرتے رہتے تھے۔ بعد جبریل امین نزول قرآن تئیس سال کی مدت میں [illegible] ۳۔ [illegible] فرماتے ہیں کہ صحف ابراہیم رمضان کی پہلی رات کو ——— تورات ۶ رمضان کو ——— انجیل [illegible] رمضان کو اور قرآن حکیم ۲۴ رمضان کو نازل ہوا۔ پھر حق قرآن مجید نازل ہوتا ایک رمضان سے دوسرے

ہرقل کے دربار میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات کے متعلق ابوسفیان کا بیان

عتبة بن مسعود ان عبد الله بن عباس اخبره ان ابا سفيان بن حرب اخبره ان هرقل ارسل اليه في ركب من قريش وكانوا تجارا بالشام في المدة التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ماد فيها ابا سفيان وكفار قريش فاتوه وهم بايلياء فدعاهم في مجلسه وحوله عظماء الروم ثم دعاهم ودعا بترجمانه فقال ايكم اقرب نسبا بهذا الرجل الذي يزعم انه نبي فقال ابو سفيان فقلت انا اقربهم نسبا فقال ادنوه مني وقربوا اصحابه فاجعلوهم عند ظهره ثم قال لترجمانه قل لهم اني سائل هذا عن هذا الرجل فان كذبني فكذبوه فوالله لولا الحياء من ان يأثروا علي كذبا لكذبت عنه ثم كان اول ما سألني عنه ان قال كيف نسبه فيكم قلت هو فينا ذو نسب قال فهل قال هذا القول منكم احد قط قبله قلت لا قال فهل كان من آبائه من ملك قلت لا قال فاشراف الناس يتبعونه ام ضعفاؤهم فقلت بل ضعفاؤهم

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ابوسفیان بن حرب نے ان سے بیان کیا کہ ہرقل نے ان کے پاس ایک آدمی بھیجا جب کہ وہ قریش کے سواروں میں بیٹھے تھے اور یہ لوگ شام میں تاجر تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ حضور اکرم ابوسفیان اور کفار قریش سے ایک معاہدہ کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ یہ لوگ ہرقل کے پاس آئے جب کہ وہ لوگ ایلیا میں تھے۔ ہرقل نے ان کو اپنے دربار میں بلایا اور اس کے گرد روم کے رئیس بیٹھے تھے۔ ہرقل نے ان کو پاس بلایا اور ترجمان کو بھی بلایا پھر پوچھا کہ تم میں سے نسب کے لحاظ سے اس شخص کا قریبی کون ہے۔ جو گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے (یعنی حضور اکرم) ابوسفیان نے کہا۔ میں حضور کا قریبی رشتہ دار ہوں۔ ہرقل نے کہا۔ ابوسفیان کو میرے قریب کر دو اور اس کے ساتھیوں کو پیچھے کر دو۔ پھر ہرقل نے ترجمان سے کہا کہ کہو میں ابوسفیان سے اس شخص کا حال معلوم کرتا ہوں جو نبوت کا دعوی کرتا ہے، اگر یہ ابوسفیان جھوٹ بولیں تو تم ان کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ اگر مجھے اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ ساتھی میرے جھوٹ کی شہرت کر دیں گے تو میں ان کے متعلق غلط بیانی سے کام لیتا۔ غرض سب سے پہلے ہرقل نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے اندر ان کا خاندان کیسا ہے؟ ابوسفیان: وہ ہم میں

قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ بَلْ
يَزِيدُونَ. قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ
سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟
قُلْتُ لاَ. قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْـ
كَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ
لاَ. قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ لاَ، وَنَحْنُ
مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لاَ نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ
فِيهَا. قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ
أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرُ هَذِهِ الْكَلِمَةِ.
قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ فَكَيْفَ
كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قُلْتُ الْحَرْبُ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا
وَنَنَالُ مِنْهُ. قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟
قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلاَ
تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ
آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ
وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ. فَقَالَ
لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ
نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ
فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ
قَوْمِهَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ
مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ
فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ
قَبْلَهُ لَقُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَسِي بِقَوْلٍ
قِيلَ قَبْلَهُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ
مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَذَكَرْتَ أَنْ
لاَ، فَقُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ

میں شریف خاندان سے ہیں۔ قیصر: اس خاندان میں کسی اور نے کبھی نبوت کا دعویٰ کیا؟ ابوسفیان: نہیں۔ قیصر: جن لوگوں نے اس کا یعنی حضور کا اتباع کیا ہے وہ کمزور غریب لوگ ہیں یا اشراف صاحب ثروت؟ ابوسفیان: کمزور لوگ۔ قیصر: اس کے پیرو بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے جا رہے ہیں؟ ابوسفیان: بڑھتے جاتے ہیں۔ قیصر: اس کے مریدوں میں سے کوئی اس کے دین کو ناپسند کر کے مرتد بھی ہو جاتا ہے یا نہیں؟ ابوسفیان: نہیں۔ قیصر: کیا تم نے اس کو نبوت کے دعوے سے قبل جھوٹ کے ساتھ متہم بھی کیا ہے؟ ابوسفیان: نہیں۔ قیصر: وہ کبھی عہد و اقرار کی خلاف ورزی بھی کرتا ہے یا نہیں؟ ابوسفیان: ابھی تک تو اس نے عہد شکنی نہیں کی اب ہمارا اس کا معاہدہ ہو رہا ہے نہیں معلوم وہ اس میں کیا کرے گا؟ ابوسفیان کہتے ہیں کہ سوائے اس کلمہ کے میں حضور کے خلاف اور کوئی بات نہ کہہ سکا۔ قیصر: کیا تم لوگوں نے کبھی اس سے جنگ بھی کی ہے؟ ابوسفیان: ہاں۔ قیصر: جنگ کا نتیجہ کیا رہا؟ یعنی فتح کس کو ہوتی ہے۔ ابوسفیان: ہمارے اس کے درمیان لڑائی ڈولوں کی طرح ہے کبھی ڈول ہماری طرف آتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے اس کی طرف یعنی کبھی ہمیں فتح ہوتی کبھی اس کو۔ قیصر: وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ ابوسفیان: اس کی تعلیم یہ ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو۔ کسی کو اس کا شریک مت بناؤ اور جو باتیں ترک کر دو جو تمہارے باپ کہتے ہیں (یعنی بت پرستی) وہ چھوڑ دو اور نماز پڑھنے، سچ بولنے، پاکدامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ اس کے بعد قیصر نے مترجم کے ذریعہ سے کہا کہ میں نے تم سے اس کے نسب کے

مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ

متعلق پوچھا تو تم نے اس کو شریف النسب بتایا۔ اور پیغمبر ہمیشہ اچھے خاندان سے ہوتے ہیں۔ میں نے تم سے یہ بھی پوچھا کہ اس خاندان میں کسی اور نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے تم نے کہا نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا یہ خاندانی خیال کا اثر ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے خاندان میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تم نے کہا نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ یہ اپنے باپ کی حکومت کا طالب ہے یعنی حکومت کی ہوس ہے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کبھی اس کو نبوت کے دعویٰ سے پہلے جھوٹ سے متہم کیا ہے تم نے کہا نہیں۔ پس جو شخص کسی آدمی سے جھوٹ نہیں بولتا وہ خدا پر کیونکر جھوٹ باندھ سکتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ ضعیف لوگ اس کا اتباع کرتے ہیں یا اشراف۔ تو تم نے جواب دیا ضعیف لوگ اور پیغمبروں کے پیرو ہمیشہ غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔ تم سے میں نے پوچھا کہ اس کے پیرو بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں۔ تم نے کہا کہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے یہاں تک پورا ہو جاتا ہے۔ سچا مذہب بڑھتا ہی جاتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص ناخوش ہو کر پھر جاتا ہے تم نے کہا نہیں۔ ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے۔ جب کہ اس کے دل میں سما جاتا ہے کہ جب وہ پختہ ہو جائے یعنی جب ایمان کامل ہو جائے پھر کفر سے نفرت ہو جاتی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ اس نے کبھی بد عہدی بھی کی ہے؟ تم نے کہا نہیں تو انبیا کا حال ہی یہ ہے وہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ میں نے تم سے اس کی تعلیم کے متعلق پوچھا تھا تم نے کہا وہ تم کو خدا کو پوجنے اور اس کا کسی کو شریک نہ بنانے کا حکم دیتا ہے بت پرستی سے منع کرتا ہے نماز سچائی اور پاکدامنی

ہے۔ پس اگر جو کچھ تم کہتے ہو صحیح ہے تو میری ان دونوں قدموں کی جگہ تک اس کا قبضہ ہو جائے گا اور میں جانتا تھا کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے لیکن یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا (یعنی قریش میں سے ہوگا) اور اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو ضرور اس سے ملنے کی کوشش کرتا اور اگر اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا۔

ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم الذي بعث به مع
دحية الكلبي إلى عظيم بصرى
فدفعه عظيم بصرى إلى
هرقل فقرأه فإذا
فيه

پھر ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط طلب کیا جو حضور علیہ السلام نے حضرت دحیہ کلبی کے ہاتھ بصرہ کے رئیس کو بھیجا تھا اور رئیس بصریٰ نے ہرقل کے پاس بھیج دیا تھا۔ ہرقل نے اس کو پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا۔ اس خط کے یہ الفاظ تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد
عبد الله ورسوله إلى هرقل عظيم
الروم سلام على من اتبع الهدى أما
بعد فإني أدعوك بدعاية
الإسلام أسلم تسلم يؤتك الله
أجرك مرتين فإن توليت فإن
عليك إثم الأريسيين ويا أهل الكتاب تعالوا
إلى كلمة سواء بيننا وبينكم أن لا نعبد إلا
الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا
بعضا أربابا من دون الله فإن تولوا فقولوا
اشهدوا بأنا مسلمون

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو خدا کا بندہ اور رسول ہے۔ ہرقل کے نام جو روم کا رئیس اعظم ہے۔ اس پر سلام ہو جو ہدایت کا پیرو ہے۔ اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔ اسلام لاؤ۔ سلامت رہو گے۔ خدا تجھ کو دوگنا اجر دے گا اور اگر روگردانی کرو گے تو تمام ملک کا گناہ تیرے اوپر ہوگا۔ اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کو چھوڑ کر خدا نہ بنائے۔ اگر تم نہیں مانتے تو گواہ رہو ہم تو ایک خدا کے تابعدار ہیں۔

قال أبو سفيان فلما قال ما قال وفرغ
من قراءة الكتاب كثر عنده الصخب
وارتفعت الأصوات وأخرجنا فقلت
لأصحابي حين أخرجنا لقد أمر أمر
ابن أبي كبشة إنه يخافه ملك
بني الأصفر فما زلت موقنا أنه
سيظهر حتى أدخل الله علي الإسلام

ابو سفیان کہتے ہیں کہ جب ہرقل نے یہ کہا جو کہا اور خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو وہاں بڑا شور ہوا اور آوازیں بلند ہوئیں اور ہم لوگ باہر نکال دیئے گئے۔ ابو سفیان کہتے ہیں کہ جب ہم دربار سے نکال دیئے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابو کبشہ کے بیٹے کا کام عجیب ہے کہ بنی اصفر کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے۔ ابو کبشہ حضور کے رضاعی والد ہیں۔ بنی اصفر

كان ابن الناطور صاحب ايلياء
وهرقل سقفا على نصارى الشام
يحدث ان هرقل حين قدم
ايلياء اصبح يوما خبيث
النفس فقال بعض بطارقته قد
استنكرنا هيئتك قال ابن الناطور
وكان هرقل حزاء ينظر في
النجوم فقال لهم حين سألوه اني
رأيت الليلة حين نظرت في النجوم
ملك الختان قد ظهر فمن
يختتن من هذه الامة قالوا
ليس يختتن الا اليهود فلا
يهمنك شأنهم واكتب الى
مدائن ملكك فيقتلوا من فيهم
من اليهود فبينما هم على امرهم اتي
هرقل برجل ارسل به ملك
غسان يخبر عن خبر رسول الله
صلى الله عليه وسلم فلما استخبره
هرقل قال اذهبوا فانظروا
أمختتن هو ام لا فنظروا اليه
فحدثوه انه مختتن وسأله
عن العرب فقال هم يختتنون
فقال هرقل هذا ملك هذه
الامة قد ظهر ثم كتب هرقل
الى صاحب له برومية وكان نظيره
في العلم وسار هرقل الى حمص فلم
يرم حمص حتى اتاه كتاب من

[illegible] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

[illegible]

[illegible] مسائل حدیث

[illegible]

[illegible] خسرو [illegible]

[illegible]

[illegible] دعوت [illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۔ شجاع بن وہب بنی اسد بدری ۔ رئیس حدودِ شام حارث غسانی

مرنے کے بعد حضور علیہ السلام نے [illegible] فرمایا تھا۔ وہ حضرت دحیہ کلبی کے [illegible] قرار پائے۔ یہ [illegible] [illegible] بڑے [illegible] رومیوں کو شکست دی تھی۔ جس کا ذکر کتاب مجید کی آیت غلبت الروم میں ہے [illegible] اس کے [illegible] بڑے سرو سامان سے فوجیں تیار کیں [illegible] پر حملہ کر کے ان کو شکست دی۔ اس کا [illegible] کے لیے حمص سے بیت المقدس تک [illegible] شان سے [illegible] جہاں [illegible] قالین [illegible] بچھائے جاتے تھے [illegible]

شام میں روم کا جو علاقہ قیصر کے زیرِ حکومت رہا تھا وہ غسانی [illegible] اس کا پایۂ تخت [illegible] تھا جو [illegible] کے علاقے میں ہے اور آج کل حوران کہلاتا ہے۔ اس زمانے میں اس علاقے کا تخت نشین حارث غسانی تھا۔ حضرت دحیہ کلبی نے حضور علیہ السلام کا نامہ مبارک [illegible] حارث غسانی کو لا کر دیا۔ اس نے قیصر کے پاس بیت المقدس بھیج دیا۔ قیصر کو جب حضور علیہ السلام کا نامہ مبارک ملا تو اس نے حکم دیا کہ عرب کا کوئی شخص [illegible] اتفاق سے ابوسفیان اس وقت [illegible] آئے ہوئے تھے تجارت کے سلسلے میں غزہ میں مقیم تھے [illegible] ابوسفیان کو [illegible] دربار [illegible] تاج شاہی پہن کر [illegible] تخت [illegible] بطارقہ و قسیس [illegible] پھر ابوسفیان کی طرف مخاطب [illegible] سے اس مدعی نبوت کا رشتہ دار کون ہے۔ حضرت ابوسفیان نے کہا میں ہوں۔ پھر قیصر نے [illegible] سے سوالات کیے جن کا ذکر حدیث [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اسلام کا [illegible] [illegible] [illegible] جب [illegible] دیکھی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیصر سے راضی ہو گئے [illegible] اسلام [illegible] [illegible] روشن [illegible] ان کی تاریکی [illegible] روشنی [illegible] اور قیصر [illegible] مسلمان نہیں [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] کہ اس [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] حدیث کا ذکر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شریف النسب [illegible] اس کا اخلاق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دوست [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی دنیاوی منفعت [illegible] اخلاق [illegible] کا مظاہرہ [illegible]

مسائل حدیث

[illegible]

۲۔ خبر واحد پر عمل کا وجوب [illegible]

[illegible]

کتاب الایمان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مذہب کی ہمہ گیری

[illegible]

لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

[illegible]

مستحب ہے

۱۔ خالق و مخلوق کے درمیان جو رابطہ ہے اس کا تعلق صرف دل سے ہے اور اس کا نام عقیدہ و ایمان ہے

۲۔ [illegible] جسمانی صورت میں [illegible] اس کا نام عبادت ہے ۳۔ باہم [illegible]

میں انسان اور دوسری مخلوقات میں جو تعلق ہے وہ اس حیثیت سے جو احتیاج [illegible] ہوتے ہیں ان

[illegible] اس کا نام معاملات ہے ۴۔ [illegible] حقیقت میں [illegible] روحانی [illegible]

[illegible] اس کا نام اخلاق ہے۔

[illegible] عقیدہ، عبادات، معاملات اور اخلاق میں چار [illegible]

عقیدہ [illegible] اصل ہے [illegible] سب سے پہلے [illegible] متعلق گفتگو [illegible]

یہی وہ [illegible] انسانی عمل [illegible] ہے۔

عقیدہ کی اہمیت اور ضرورت

یہ [illegible] بات ہے کہ عقیدہ [illegible] کے بغیر [illegible] انسانی [illegible] ممکن ہے۔ عقیدہ کے [illegible] غیر متزلزل [illegible] ہے [illegible] عمل کا [illegible] سے متحرک ہوتے ہیں۔ [illegible] عمل کا [illegible] وہ خیال [illegible] مجبور کرتا ہے اور [illegible] ہے۔ [illegible] سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ عمل [illegible] خیال و عقیدہ [illegible] انسانی [illegible] دل ایک ایسی چیز ہے جو تمام اعضاء پر حکمرانی کرتا ہے۔ یہی [illegible] ہے جس کو عقیدہ و خیال [illegible] سے موسوم کرتے ہیں۔ حکیم کائنات نے بھی دل ہی کو تمام اعضاء [illegible] کا مرکز قرار دیا ہے۔

اَلَا وَ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ	انسان کے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے [illegible] درست ہے تو تمام بدن درست ہے اور [illegible] تو تمام بدن بگڑ گیا۔ اور وہ ٹکڑا دل ہے۔

قرآن حکیم نے دل کی تین کیفیتیں بیان کی ہیں ۱۔ قلب سلیم، جو ہر گناہ سے پاک اور [illegible] کے [illegible] چلتا ہے ۲۔ قلب آثم، یہ وہ ہے جو [illegible] اختیار کرتا ہے، فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۳۔ قلب [illegible] رجوع ہونے والا دل جو اگر کبھی جھک جائے تو فوراً حق کی طرف پلٹ آتا ہے۔ غرضیکہ انسانی مشین کا ہر پرزہ [illegible] کے [illegible] کی طاقت سے چلتا ہے۔ اسی لیے حضور اکرم علیہ السلام نے فرمایا۔ "تمام کاموں کا مدار نیت [illegible]

علم نفسیات نے بھی اس مسئلہ کو بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ انسان کے عمل و ارادہ پر کوئی چیز حکمران ہے تو [illegible] کا عقیدہ ہے۔ انسان کی عملی اصلاح کے لیے اس کی ذہنی و دماغی اصلاح مقدم ہے لہٰذا صحیح [illegible] ضروری ہے کہ ہر شخص اس طرح [illegible] کہ وہ دل کا غیر متزلزل اور غیر مشکوک عقیدہ بن جائیں [illegible]

[illegible]

عقیدہ، عمل کی اساس ہے

[illegible]

ایمان کے بغیر عمل بے کار ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایمان اور کفر کی تعریف

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] لکھتے ہیں۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] ضروریات دین کی تعریف

[illegible]

ولا ينظر في هذا [illegible] معلوم بالضرورة

لان المراد من الضروري [illegible] علم [illegible]

يحصل به علم ضروري [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

كالتكذيب للنبي صلى الله عليه وسلم في [illegible]

٢- والقسم الثاني من المكفرات [illegible]

[illegible]

[illegible] يحصل به [illegible]

[illegible]

[illegible] الضروري

(فتاوی [illegible])

٣- الا اذا ذكر له اهل العلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے معلوم بالضرورۃ [illegible]

[illegible] تک کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا [illegible]

اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضور علیہ السلام کی تکذیب کا علم ہو گیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تکفیر کی جاسکتی ہے۔

[illegible] شریعت [illegible]

[illegible]

[illegible] کفر ہے

فائدہ ضروریات دین [illegible] معلوم ہو [illegible] نہیں۔ [illegible]

تصدیق بھی کافی ہے [illegible] کے الفاظ یہ ہیں:

[illegible] | جس اللہ پر [illegible]
[illegible] | [illegible] اس کے تمام احکام [illegible]

[illegible] ایمان [illegible] اس پر ایمان [illegible] اس شخص کی ایمان [illegible] بہرحال داخل ہوتا [illegible]

[illegible] | اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی [illegible]
[illegible] | [illegible] اس کے رسولوں پر [illegible]
[illegible] | [illegible] طرف سے [illegible] دوسرے کے بعد
[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اسلام و مومن میں فرق [illegible]

کہ ایمان کا محل قلب ہے اور اسلام کا محل قلب اور سب اعضاء و جوارح ہیں۔ [illegible] اسلام [illegible] جو ایمان [illegible] معتبر [illegible] تصدیق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لا [illegible] جہاں قلب سے [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] ہوتا ہے اور اسلام ظاہر سے شروع ہو کر قلب پر پہنچتی ہے۔ اگر قلبی تصدیق ظاہر تک نہ پہنچے تو وہ تصدیق ایمان معتبر نہیں۔ اسی طرح ظاہری [illegible] قلب تک نہ پہنچے تو وہ اسلام معتبر نہیں۔ چنانچہ قرآن نے کہا:

[illegible]

[illegible] لہذا اسلام اور ایمان کا ایک ہی [illegible] [illegible]

| اسلام و ایمان شئے واحد ہیں

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] اسلام [illegible]
[illegible]	یعنی [illegible] اسلام بغیر ایمان کے [illegible] معتبر نہیں۔
[illegible]	

یعنی یہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے۔

ایک شبہ کا ازالہ

[illegible] کیا جاتا ہے کہ قرآن پاک میں ہے۔ قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا [illegible] اسلام بغیر ایمان کے بھی پایا جاتا ہے۔ [illegible] قرآن [illegible] اسلام [illegible] ایمان کی نفی کر دی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

تواتر کی تعریف اور اس کے اقسام

[illegible]

تواتر کا معیار کیا ہے

[illegible]

قطعی ثبوت کے معنی

[illegible]

قطعی دلالت کے معنی

[illegible]

ضروریات دین اور قطعیات کے حکم میں کیا فرق ہے

[illegible]

[illegible]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ [illegible] دوسری [illegible] اور [illegible] میں سے کسی [illegible] کوئی [illegible] معروف [illegible] خلاف [illegible] کوئی [illegible] معنی کے خلاف [illegible] بھی کہا جائے گا۔

ضروریاتِ دین میں تاویل مسموع نہیں ہے

واضح ہو کہ تاویل [illegible] کوئی اشتباہ ہو اور [illegible] شریعت میں اس کی واقعی گنجائش [illegible] کتاب [illegible] اجماع امت کے خلاف [illegible] حکم صریح [illegible] دلیل سے ثابت ہو [illegible] تاویل [illegible] جیسا [illegible] [illegible]

[illegible] سے [illegible] واضح [illegible] [illegible] حاصل [illegible] ہیں۔

[illegible] تاویل [illegible] [illegible]

[illegible] تاویل [illegible] کفر [illegible] ہے۔

[illegible] معروف [illegible] تفصیل کے ساتھ [illegible] ہے [illegible] جس کا [illegible] ہے۔

قرآن و حدیث [illegible] اجماعی معلوم [illegible] دلیل [illegible] معلوم [illegible] کسی [illegible] رسول [illegible] کے حکم [illegible] کا کفر [illegible] ظاہر ہے تفصیل [illegible] اہل علم [illegible] کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

[illegible] شفاء [illegible] علی [illegible]

خبر کے لیے تمام امور یا اجزاء کا انکار ضروری نہیں ہے

واضح ہو کہ یہاں بہت سی مجموعی چیزوں کی تصدیق و تسلیم کا نام ہے [illegible] ان سب

[illegible]

ارتداد، زندقہ اور الحاد کی تعریف

[illegible]

لا یخفون علینا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تکفیر میں احتیاط نہایت ضروری ہے

[illegible]

[illegible]

اگر کسی کے کلام میں ۹۹ وجوہ کفر کے ہوں؟

[illegible]

اذا کان فی المسئلة وجوه توجب [illegible]

[illegible]

مسئلہ تکفیر اہل قبلہ

[illegible]

[illegible] المراد باهل القبلة الذين [illegible]

[illegible] الحشر او نفى علمه سبحانه وتعالى بالجزئيات لا يكون من اهل القبلة [illegible]

[illegible] بضروريات الدين (نبراس [illegible])

[illegible]

[illegible] لا يكفر اهل القبلة [illegible]

[illegible]

کفر و شرک و ارتداد کے دنیوی و اخروی احکام

کتاب وسنت کے حسب ذیل [illegible] وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں [illegible]

[illegible]

إن الله لا يغفر أن يشرك به — خدا تعالے شرک کی بخشش نہیں کریگا

[illegible] نہیں بخشے گا۔

[illegible]

[illegible] عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ [illegible] وَلَا تَقُمْ عَلٰی [illegible]

[illegible] لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا [illegible] اُولِیْ قُرْبٰی

[illegible] کی دعا کریں۔ اگرچہ وہ ان کے قرابت دار ہوں۔

[illegible]

[illegible] وَلَا تَسْتَعْمِلُوْا [illegible]

[illegible]

کی [illegible]

حافظ عسقلانی فتح [illegible] میں فرماتے ہیں

[illegible] المرأة ففيه خلاف

(فتح الباری [illegible] جلد ۱ کتاب الایمان)

[illegible] اسلام سے پھر [illegible] اس کے قتل میں اختلاف ہے۔

۲۔ حافظ بدرالدین عینی [illegible] لکھتے ہیں

[illegible]

قوله نهى عن قتل النساء والصبيان

[illegible]

[illegible]

۳۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ میزان [illegible] فرماتے ہیں

[illegible] لا شبهة على ان من ارتد عن الاسلام [illegible] وجب قتله

[illegible] اسلام [illegible] اس کا قتل واجب ہے۔

ایمان کی تعریف میں ائمہ کا اختلاف

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ [illegible] ایمان [illegible] تصدیق کرنے [illegible] کہتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] جمہور المحققین [illegible]

[illegible] کوئی [illegible]

[illegible] — چونکہ [illegible] جو شخص [illegible] تمام ضروریات دین کی
[illegible] — تصدیق کرے اور [illegible] کسی کے سامنے [illegible]
[illegible] — [illegible] ہے۔

[illegible] کیونکہ [illegible] [illegible] اقرار لسانی [illegible] ہے۔

ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اس کے عقلی ونقلی دلائل

[illegible] دلائل ہیں [illegible] تصدیق ہی [illegible] نہیں [illegible] تصدیق قلبی کا نام [illegible] ہے

وجحدوا [illegible] — [illegible] ان کو [illegible]
[illegible] — ان میں سے [illegible] ایمان کا [illegible]
[illegible] — [illegible] نہیں لائے۔

اس سے معلوم ہوا [illegible] تصدیق کا نام ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] ان کا خیال تھا کہ [illegible] شخص دل سے [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] آپ نے [illegible] تصدیق کا [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] نہیں کرتے تھے [illegible] کا نام ہے

[illegible] قرآن مجید میں کفر کے مقابل ایمان کا ذکر کیا گیا ہے جیسے اس آیت میں [illegible] کفر کے معنی [illegible] کرنے کے ہیں اور [illegible] ایمان بھی دل کا فعل ہی ہونا چاہیئے اور دل کا فعل [illegible] ایمان [illegible] تصدیق کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] بخاری کے [illegible] میں [illegible]

[illegible] ہوتا ہے کہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور [illegible] داخل نہیں ہیں۔

۲۔ [illegible] ساتھ [illegible] بیان [illegible] تصدیق [illegible]

۳۔ [illegible] وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ۔ [illegible] ایمان [illegible] کی وجہ [illegible] تصدیق قلبی [illegible] ہے۔

۴۔ [illegible] یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ [illegible] ان آیات میں ایمان کا عطف اعمال [illegible] معطوف اور معطوف علیہ [illegible] معطوف معطوف علیہ میں داخل نہیں ہوتا۔ اس سے [illegible] داخل نہیں۔

۵۔ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ اس آیت میں اعمال [illegible] اور شرط مشروط میں داخل نہیں ہوتی [illegible] طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا [illegible] حالانکہ [illegible] ایمان میں داخل ہوتے [illegible]

[illegible] اعمال [illegible] دلالت کرتی ہے [illegible] ہے۔

۶۔ قرآن مجید میں [illegible] یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ [illegible] معصیت ایمان کے منافی نہیں [illegible] نیز گنہگار کو [illegible] اس آیت میں مومن [illegible] ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعمال حقیقت ایمان میں داخل نہیں۔

امام شافعی کے نزدیک ایمان کی تعریف

حضرت امام مالک، امام شافعی، امام احمد رضی اللہ [illegible] کے نزدیک ایمان کی تعریف یہ ہے —

[illegible] بِالْجَنَانِ [illegible] یعنی [illegible] تصدیق [illegible]

ایمان کی تعریف کے متعلق امام ابو حنیفہ و شافعی علیہما الرحمہ کے اختلاف کی حقیقت

واضح رہے کہ امام ابو حنیفہ و امام شافعی علیہما الرحمہ کے نزدیک ایمان کی تعریف میں جو اختلاف نظر آتا ہے حقیقت میں یہ اختلاف لفظی ہی ہے جس کی تقریر یہ ہے کہ ایمان دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ ایمان جو انسان کو خلود فی النار سے نجات دے سو خلود فی النار سے نجات کا مطلب یہ ہے کہ اپنے گناہوں کی پاداش میں کچھ عرصہ کے لیے بطور سزا جہنم میں داخل کیا جائے اس کے بعد پھر جنت ہی میں داخل ہو۔ دوم وہ ایمان جو انسان کو جہنم سے بالکل نجات دے یعنی دوزخ کے بیچ بھی داخل نہ کیا جائے تو ظاہر ہے کہ خلود فی النار سے نجات دینے والے ایمان کی تعریف یہ ہوگی کہ انسان دل سے تمام ضروریات دین کے اقرار و تصدیق کرے اور زبان سے اور جہنم سے بالکل نجات دینے والے ایمان کی تعریف یہ ہوگی کہ ضروریات دین کے اقرار و تصدیق کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کی پابندی کرے۔ جب آپ نے اس تقریر کو اچھی طرح سمجھ لیا تو اب غور کیجئے کہ حضرت امام ابو حنیفہ و امام شافعی میں ایمان کی تعریف میں جو اختلاف نظر آتا ہے۔ وہ صرف لفظی رہ جاتا ہے کیونکہ امام شافعی اعمال کو جزو ایمان قرار دیتے ہیں تو اس سے وہ دوسری قسم کے ایمان کی تعریف کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ اعمال کو داخل نہیں مانتے تو اس سے وہ پہلی قسم والے ایمان کی تعریف فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ ایمان جو خلود فی النار سے نجات دے۔ اس میں تمام ائمہ کے نزدیک اس کی تعریف صرف یہی ہے کہ دل سے ضروریات دین کی تصدیق کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جو آدمی ضروریات دین کی تصدیق کرتا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس سے گناہ بھی ہو جائے یا وہ تصدیق تو کرے مگر عمل نہ کرے تو ایسا شخص تمام ائمہ کے نزدیک کافر نہیں ہوتا۔

کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر نہیں

جب آپ نے یہ سمجھ لیا کہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور اعمال حقیقت ایمان میں داخل نہیں ہیں تو آپ خود یہ سمجھ لیں گے کہ مرتکب کبیرہ مومن ہے۔ اس موقع پر چند باتیں ذہن نشین رکھیے۔

ذرا دیکھیے۔ گناہ کبیرہ سے مراد کفر و شرک کے علاوہ گناہ ہے دو طرح۔ جب ایک مسلمان شرعی طور پر کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ گناہ کو گناہ ہی سمجھتا ہے اور اس پر نادم ہوتا ہے مگر پھر بھی گناہ میں ملوث ہو جاتا ہے تو ایسا شخص اہل سنت و جماعت کے نزدیک مسلمان ہے اور دوسرے یہ کہ وہ گناہ کو حلال جان کر کرتا ہے تو ایسا شخص بلا اختلاف بے ایمان ہے۔ کیونکہ اب اس میں تصدیق ایمان کی حقیقت تھی وہ منتفی ہو گئی۔

کبیرہ گناہ نو ہیں

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ کبیرہ گناہ نو ہیں ۱۔ شرک باللہ ۲۔ ناحق قتل کرنا ۳۔ کسی مسلمان پاکدامن عورت پر تہمت لگانا ۴۔ زنا کرنا ۵۔ یتیم کا مال ناحق کھانا ۶۔ مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا ۷۔ جادو کرنا ۸۔ جہاد سے بھاگنا ۹۔ حرم شریف میں الحاد کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں سود کھانا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت میں چوری کرنا

اور اس سے پہلے بھی گناہ کبیرہ ہے [illegible] شراب پینا ہے۔ ابو طالب مکی کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ سترہ ہیں چار دل کے
ان میں سے ۱۔ شرک ۲۔ گناہ پر اصرار ۳۔ اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا ۴۔ [illegible]
چار وہ ہیں جن کا تعلق زبان سے ہے ۱۔ جھوٹی گواہی دینا ۲۔ محصنہ کو تہمت لگانا ۳۔ جادو کرنا ۴۔ [illegible]
[illegible] تین وہ ہیں جن کا تعلق پیٹ سے ہے شراب پینا ۲۔ یتیم کا مال کھانا ۳۔ سود [illegible]
دو وہ ہیں جن کا تعلق شرمگاہ سے ہے ۱۔ [illegible] ۲۔ [illegible] ایک وہ ہے جس کا تعلق پاؤں سے ہے
جنگ کے میدان سے بھاگ جانا۔ ایک وہ ہے جس کا تعلق تمام بدن سے ہے۔ والدین کی نافرمانی کرنا
تین ان کا تعلق ہاتھ سے ہے۔ ۱۔ قتل کرنا ۲۔ چوری کرنا [illegible]

[illegible] بطور مثال [illegible] گناہ کبیرہ ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مجلس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گناہ کبیرہ [illegible]

بیان ہے متعلق معتزلہ و خوارج کا مسلک [illegible] مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] معتزلہ [illegible] خوارج کا مسلک باطل [illegible] مرتکب کبیرہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسلک کے مطابق مرتکب کبیرہ کافر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی ۲ [illegible] وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا ۳ [illegible] [illegible] [illegible] اللّٰہ [illegible] مرتکب کبیرہ کافر ہوتا [illegible] حکم میں مومن [illegible]

[illegible] حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ان کے لیے بخشش کی دعا کی جاتی رہی ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اگر مرتکب کبیرہ کافر ہوتا تو حضور [illegible] [illegible] ان کا جنازہ نہ پڑھتے۔ نیز حدیث ابوذر میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا پھر اسی حالت پر مر گیا تو وہ جنتی ہے۔ حضرت ابوذر نے عرض کی اگرچہ اس نے زنا [illegible] حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ دوسری حدیث میں فرمایا۔
یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ وہ شخص [illegible] دوزخ سے نکالا جائیگا جس کے

ایک [illegible] بیان کا [illegible]

[illegible]

[illegible] سے یہ بات [illegible] ہے کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہے [illegible] [illegible] عمل کو ایمان [illegible] [illegible] وفد عبد القیس کی حدیث میں فرمایا [illegible] توحید و رسالت کی شہادت [illegible] حدیث [illegible] کیونکہ یہاں حضور علیہ السلام [illegible] اسلام [illegible] وفد عبد القیس کی حدیث میں اعمال کو [illegible] مستحق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایمان کامل [illegible] مرتکب کبیرہ کافر [illegible]

[illegible]

[illegible] تصدیق قلبی کا نام ہے [illegible] زیادہ نہیں ہوتا [illegible] ایمان [illegible] زیادہ نہیں ہوتا [illegible]

[illegible] ایمان [illegible]

[illegible] محققین و متکلمین [illegible] تصدیق [illegible]

[illegible] کی صفت ایمان پر فرمایا مثلاً ارشاد ربانی ہے۔

ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات   بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام [illegible]

عطف میں حقیقت یہ ہے کہ معطوف علیہ معطوف کا عین نہ ہو جہاں مغایرت نہ ہو وہاں مجاز پر [illegible] اور [illegible] تعذر حقیقت کے بغیر مجاز صحیح نہیں۔ جبکہ یہاں ایمان پر اعمال کا عطف وارد ہے۔ [illegible] حقیقت [illegible] دلیل نہیں اس لئے بلا وجہ مجاز [illegible] کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا ——— ترجیح امام اعظم علیہ الرحمۃ [illegible] ایمان محض تصدیق قلبی کا نام ہے تو ایمان کا کمی و زیادتی کو قبول نہ کرنا ظاہر ہے۔ کیونکہ ظن و تصدیق میں [illegible] [illegible] یقین میں [illegible] کا وجود کسی طرح متصور نہیں

[illegible] تصدیق [illegible] کے ساتھ [illegible] تو اس میں کمی بیشی [illegible] قوت و ضعف کا [illegible] بعض [illegible] بعض [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] میں [illegible] کمی بیشی [illegible] تو وہ شخص حقیقی [illegible] یقین [illegible] اس کو ایمان کیسے کہا جا سکتا۔ معلوم ہوا کہ اصل ایمان زیادتی [illegible] قوت و ضعف کو قبول کرتا ہے

فائدہ بعض [illegible] کمی بیشی کو بعض [illegible] کی کمی بیشی سمجھتے ہیں۔ [illegible] اس کے کمالات [illegible] دوسری [illegible] ایک کی کمی بیشی کو دوسرے کی کمی بیشی سمجھنا صحیح نہیں۔

[illegible] ایمان [illegible] یہی تصدیق [illegible] [illegible] ہے کہ [illegible] اعمال صالحہ کے ساتھ ہو۔ اس سے [illegible] آیات سے بعض [illegible] کمالات [illegible] ایمان کی زیادتی ثابت ہوتی ہو امام اعظم [illegible] [illegible] ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ [illegible] زیادتی ایمان میں ثمرات ایمان کی زیادتی [illegible] مثلاً رقت قلب [illegible] [illegible] وغیرہ ذلک [illegible] یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ آیات مبارکہ میں مطلب [illegible] [illegible] کے لحاظ سے ایمان کی زیادتی بیان فرمائی گئی ہے۔

[illegible] ایمان کی زیادتی و نقصان یا قوت و ضعف [illegible] کا یہ مطلب ہرگز نہیں [illegible] اصل ایمان [illegible] قوی و ضعیف ہوتا ہے بلکہ اس سے علامات و کمالات ایمان [illegible] اصل ایمان [illegible] [illegible] ایمان کی کمی بیشی [illegible] بیان تفصیل [illegible] کے اعتبار سے [illegible] کے [illegible] زیادہ ہے۔

[illegible] ایمان کی دو قسمیں ہیں۔ اجمالی اور تفصیلی ——— ایمان اجمالی یہ ہے کہ جو کچھ [illegible] کی طرف سے [illegible] تصدیق کرنا۔ ایمان تفصیلی یہ ہے کہ جن چیزوں پر [illegible] ہے [illegible] تصدیق کرنا۔ [illegible] تفصیلاً [illegible] اجمال و تفصیل کا [illegible] [illegible] ایک شخص [illegible] ایمان [illegible] سے [illegible]

[illegible] تھے [illegible] فوقتاً [illegible] تفصیل کے [illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے متعلق بیان مفصل [illegible] اس لیے اگر بیان مفصل [illegible] اس کے [illegible] بالکل [illegible] بیان [illegible] قطع نظر [illegible] بیان کی ضرورت نہیں۔

[illegible]

شبہ کا ازالہ

[illegible]

[illegible] ہیں رہتے۔

[illegible] دیکھئے [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] حاصل نہیں ہے [illegible]

[illegible] حاصل نہیں ہوتی [illegible] اس کے [illegible] تفصیل سے [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بعض [illegible] میں مساوی ہونے سے [illegible] [illegible] مساوی [illegible] [illegible] مساوات [illegible] [illegible] مساوات و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تفصیل [illegible] اپنے [illegible] کے بیان [illegible] [illegible] [illegible] مستحق ہے [illegible] بیان [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] کا مختلف ہونا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مختلف [illegible] [illegible] بیان [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]　|　[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] تفصیل [illegible] مساوات و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تفصیل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مساوی [illegible] [illegible] [illegible] بیان تفصیل [illegible] [illegible] مستحق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تفصیل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بیان [illegible] مساوات [illegible] مساوات و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اللہ [illegible]　|　[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]　|　[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]　|　[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] في كل [illegible] ولتحسبه [illegible] | تشبیہ [illegible] بلکہ اس کے [illegible]
[illegible] في [illegible] | بعض وجوہ سے مساوات کافی ہے۔ [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] عليهم السلام [illegible] | مساوی [illegible]

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلٌ | کے بیان میں کہ اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے
وَفِعْلٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ | ایمان قول و عمل کو کہتے ہیں اور یہ کم و زیادہ ہوتا ہے

تشریحات: یہاں ایمان کی تعریف اور [illegible] سے متعلق پوری بحث ہم گزارش کر چکے ہیں [illegible]
امام بخاری [illegible]
[illegible] امام بخاری [illegible] کے قائل ہیں۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا | اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ تاکہ [illegible]
مَعَ إِيمَانِهِمْ | [illegible]
وَزِدْنَاهُمْ هُدًى | ہم نے ان کی ہدایت بڑھا دی۔
وَيَزِيدُ اللهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى | جنہوں نے ہدایت پائی اللہ ان کی ہدایت کو [illegible]
وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ | جنہوں نے ہدایت پائی [illegible]
تَقْوَاهُمْ | [illegible] تقویٰ [illegible]
وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا | تاکہ ایمان والوں کا ایمان زیادہ ہو جائے۔
أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ | تم میں کس کا [illegible]
آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا | جو ایمان لائے
وَقَوْلُهُ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا | ان کو ڈرایا تو ان کا ایمان اور بڑھ گیا
وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا | نہیں بڑھا ان کا مگر ایمان اور [illegible]

تشریحات: ان آیات میں پہلی آیت سورۂ فتح کی ہے، دوسری سورۂ کہف کی، تیسری سورۂ مریم کی، چوتھی سورۂ [illegible] پانچویں سورۂ مدثر کی، چھٹی سورۂ توبہ کی، ساتویں سورۂ آل عمران کی، آٹھویں [illegible] [illegible] امام بخاری [illegible] [illegible] کا جواب ہم [illegible] [illegible] ہے بلکہ

ان کے قوت و عظمت کی زیادتی کا بیان ہے۔

اس آیت کے بعد امام بخاری علیہ الرحمۃ اپنے دعوے کے ثبوت میں آثار صحابہ و اقوال علماء ذکر فرماتے ہیں

ہیں کہ۔

وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ مِنَ الْإِيمَانِ [illegible]

اور اللہ کیلئے دوستی اور اللہ ہی کے لیے دشمنی علامت ایمان ہے

تشریح: اسی مضمون کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لفظوں میں ارشاد فرمایا ہے:

أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ [illegible]

بہترین عمل یہ ہے کہ اللہ ہی کے لیے محبت کی جائے اور اسی کے لیے دشمنی

اس حدیث میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ مومن کے تمام عمل کی غرض و غایت رضاء الٰہی ہونی چاہیے۔ دوستی و دشمنی کو خصوصیت کے ساتھ اس لیے بیان فرمایا کہ محبت و دشمنی ہی تمام علائق دینی و دنیوی کا مدار ہے۔ جب دونوں ہی خدا کے لیے ہوں گے تو پھر انسان سعادت دارین حاصل کرے گا۔ امام بخاری غالباً اس حدیث کو ایمان کی زیادتی پر بطور دلیل لاتے ہیں۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ الحب فی اللہ اور البغض فی اللہ ایمان میں داخل ہے اور دوستی و دشمنی کم یا زیادہ ہوا کرتی ہے تو کمی و زیادتی ایمان میں بھی ہوئی بلکہ ایمان کی علا اور اس کے ذات میں بھی ہوئی۔

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ إِنَّ لِلْإِيمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودًا وَسُنَنًا فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْإِيمَانَ فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتَّى تَعْمَلُوا بِهَا وَإِنْ أَمُتْ فَمَا أَنَا عَلَى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ

حضرت عمر بن عبد العزیز نے عدی بن عدی کو لکھا کہ ایمان کے لیے فرائض و عقائد حدود اور سنتیں ہیں تو جس نے ان کو پورا کیا اس نے ایمان کو پورا کیا اور جس نے پورا نہ کیا اس نے ایمان کو پورا نہ کیا۔ اگر میں زندہ رہا تو ان سب کو واضح بیان کروں گا کہ تم ان پر عمل کرو اگر میں مر گیا تو مجھے تمہاری ہم نشینی کی آرزو نہیں

تشریح یہاں چند چیزوں کا ذکر ہے۔ ۱۔ فرائض سے مراد وہ اعمال جو فرض کیے گئے جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ۔ شرائع سے مراد عقائد دینیہ، حدود یعنی محرمات اور ممنوعات، سنن یعنی مندوبات و مستحبات۔ امام بخاری نے عمر بن عبد العزیز کے اس قول کو ایمان کے کم و زیادہ ہونے کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز حضرت عمر بن عبد العزیز تابعی ہیں۔ آپ نے حضرت انس اور عبد اللہ سے ملاقات کی ہے۔ حضرت انس نے عمر بن عبد العزیز کے پیچھے اس وقت نماز پڑھی جب کہ آپ علیحدہ ہو گئے تھے تو اس وقت حضرت انس نے فرمایا تھا عمر بن عبد العزیز کی نماز حضور اکرم

[illegible] حضرت عمر بن عبد العزیز [illegible] میں خلیفہ ہوئے [illegible] دو سال [illegible] [illegible] جب [illegible] [illegible] وصیت کی تھی [illegible]

حضرت [illegible] وفات [illegible] حضرت [illegible] عدی بن عدی [illegible] کی طرف سے موصل میں گورنر تھے [illegible] عدی بن عدی [illegible] [illegible] ان سے کوئی روایت نہیں [illegible]

[illegible] قلبی کی تفسیر

[illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible]

[illegible] مختصر تفسیر [illegible] حضرت [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام نے [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] ہوتا ہے [illegible] سیاق کا مقتضیٰ [illegible] بیان کرنے [illegible] میں سبب [illegible] بڑی طرح نہیں [illegible] ہے۔ اسی لیے [illegible] مطلب کو سمجھنے کا شوق و [illegible] علیہ السلام سے سوال کے [illegible] شوق و اضطراب کا حال [illegible] تحت شوق [illegible] عباس [illegible] مجھے [illegible] چنانچہ [illegible] فرمایا۔ چار پرندے [illegible] کر [illegible] لیجے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] گیے۔ ایک ایک [illegible] آؤ [illegible] الحمد [illegible] پاؤں سے [illegible] آپ [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کو [illegible] ہوگئی

[illegible] معاذ سے کہا ہمارے ساتھ بیٹھو [illegible]

[illegible] کی باتیں کریں۔

تشریح

حضرت معاذ [illegible] حضرت اسود بن ہلال سے کہے تھے [illegible] ہوتا ہے [illegible] کا مطلب [illegible]

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معاذ بن جبل [illegible] آپ انصار کے [illegible] قرآن [illegible] آپ کی تعریف [illegible] آپ نے فرمایا کہ قرآن [illegible] مسعود، سالم مولیٰ ابی حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے — [illegible] معاذ [illegible] معاذ بن جبل کی تعریف میں [illegible] معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible] تھی

[illegible]

[illegible] حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ ہمیں [illegible]

[illegible]

مسعود [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابن عمر نے فرمایا [illegible]

[illegible] امام بخاری [illegible] [illegible] ایمان [illegible] [illegible] [illegible] حقیقت [illegible] بیان [illegible] اس وقت [illegible] نہیں [illegible] سکتا [illegible] [illegible] حسن [illegible] [illegible] [illegible] ایمان [illegible]

حضرت ابن عمر

حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب قرشی عدوی کی [illegible] آپ [illegible] فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے [illegible] [illegible] آپ مسلمانوں کے امام اور مشہور مجتہدوں میں سے [illegible] آپ سے کل ۲۶۳۰ [illegible] حدیثیں مروی ہیں [illegible] جن میں سے ۱۷۰ پر بخاری و مسلم نے اتفاق کیا ہے [illegible] حدیثیں ایسی ہیں جن کو صرف [illegible] صرف مسلم نے ذکر کیا۔ آپ نے [illegible] فتح [illegible] ۷۳ھ یا ۷۴ھ میں حضرت ابن زبیر [illegible] میں [illegible] ۸۴ھ میں وصال فرمایا اور حجاج [illegible] نماز جنازہ پڑھائی۔

وقال مجاهد شرع لكم من الدين أوصيناك يا محمد وإياه دينا واحدا

اور مجاہد نے کہا [illegible] تمہارے لئے وہی دین [illegible] جس کی وصیت کی تھی حضرت نوح کو [illegible] کی تفسیر میں [illegible] یعنی تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کو ایک ہی دین کا۔

بخاری

[illegible] کی تفسیر [illegible] معلوم ہوئی [illegible] دین کا حکم [illegible] سے حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

امام مجاہد

[illegible] مجاہد بن جبر [illegible] آزاد کردہ غلام تھے۔ [illegible] حضرت ابن عباس ، ابن عمر ، ابوہریرہ [illegible] [illegible] [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] [illegible] سنہ ۱۰۰ھ یا ۱۰۱ھ یا ۱۰۲ھ میں وفات پائی۔

وقال ابن عباس شرعة ومنهاجا سبيلا وسنة

اور حضرت ابن عباس نے [illegible] شرعۃ و منہاجاً کی تفسیر سبیل و سنت سے کی۔

[illegible] لكل جعلنا منكم شرعة ومنهاجا [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] اصولوں میں تمام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یعنی حضرت ابن عباس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	حضرت [illegible]
[illegible] فقال	[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ	[illegible] کوئی سچا معبود نہیں [illegible]
[illegible]	حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] رمضان	

لفظ حدیث

[illegible] کے معنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] میں فرض ہوئے

[illegible]

مسائل حدیث

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے ساتھ بیان کیا گیا ہے

[illegible]

بَابُ أُمُورِ الْإِيمَانِ

[illegible]

وقول الله تعالى ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من آمن بالله الى قوله المتقون وقوله قد افلح المؤمنون الآية

[illegible]

[illegible] عمل کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے [illegible]

[illegible]

[illegible] امام بخاری [illegible]

[illegible]

[illegible] مشرق یا مغرب کی طرف [illegible]

[illegible]

[illegible] ایمان سے قریب [illegible]

[illegible] تفصیل ملتی ہے [illegible]

[illegible] اشد حبا للّٰہ | ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت رکھتے

[illegible]

انما کان قول المؤمنین [illegible] | ایمان والوں کا حال یہ ہے کہ جب [illegible] [illegible] کی طرف [illegible] سُنا اور ہم نے مانا۔

(سورۂ نور رکوع ۶)

[illegible] کے فیصلے کے سامنے [illegible]

[illegible] ہیں۔

[illegible]

[illegible] کرو [illegible]

(سورۂ آل عمران رکوع ۱۰)

معلوم ہوا کہ [illegible] ایمان کے نتائج و ثمرات کا ذکر ہے [illegible] ایمان کے نتائج و ثمرات اور [illegible] اوصاف [illegible] ہیں۔ [illegible]

[illegible]

حدیث ۳ عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال الایمان بضع وستون شعبۃ والحیاء شعبۃ من الایمان | حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے کچھ اوپر [illegible] شعبے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے (بخاری)

[illegible] ذکر کیا ہے۔

فوائد و مسائل

بضع کے لفظ کا استعمال تین سے لے کر نو تک ہوتا ہے۔ شُعبۃ [illegible] پیش [illegible] پڑھا جاتا ہے اس کے معنی ٹکڑے کے ہیں [illegible] [illegible] کے معنی [illegible] متعدد [illegible] [illegible] کا اطلاق [illegible] کیا گیا [illegible] احادیث میں [illegible] یعنی ایمان کی کچھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] توحید اور خدا کی ذات وصفات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[illegible]

باب المسلم من سلم المسلمون

[illegible]

فوائد و مسائل

[illegible]

بَابٌ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

باب کون سا مسلمان افضل ہے

[illegible]

جس کے ہاتھ اور زبان سے [illegible] سلامت رہے۔

[illegible]

بَابٌ إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

[illegible] کھانا کھلانا اسلام کی خصلت ہے

[illegible]

اسلام کا وسیع پس منظر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

مسئلہ تنبیہ [illegible] سلام کرنا چاہیے۔

گویا ہر ملاقات [illegible] تجدید سلام ہونا چاہیے [illegible] چند لمحوں کے بعد ہی کیوں نہ ہو ایک مسلمان [illegible] دوسرے مسلمان سے ملاقات [illegible] بھی خوشی [illegible] کا اظہار کر دینا چاہیے سلام علیکم [illegible] دعا ہے [illegible] پڑھنا چاہیے

[illegible] یہ عمل تقریباً متروک ہے [illegible] وقت [illegible] سلام کرتے ہیں جب سفر سے واپس ہو [illegible] ایک [illegible] کے بعد دوسرے [illegible] ہے۔ حالانکہ حضور [illegible] مجلس [illegible] ہے۔

[illegible]	اے بیٹے جب تو اپنے گھر والوں کے پاس پہنچے تو سلام کر یہ سلام تیرے اور تیرے گھر والوں کے لیے برکت کا باعث ہوگا۔
[illegible]	

[illegible] حدیث میں فرمایا

[illegible]	جب گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرو اور جب گھر سے چلنے لگو تو انہیں سلام ہی سے رخصت کرو۔
[illegible]	

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ جب اس سے ملے اسے سلام کرے جب [illegible] جب چھینکے جواب دے [illegible] جب وہ مر جائے اس کے جنازہ [illegible] اپنے لیے پسند کرے وہی اس کے لیے پسند کرے [illegible] جو شخص پہلے سلام کرے [illegible] مستحق [illegible] جو پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہے [illegible] سلام کرو [illegible] سلام [illegible] مجلس [illegible] سلام [illegible] [illegible]

[illegible]

سلام کے ضروری مسائل

[illegible] اور اس [illegible] احادیث سے [illegible] بہت سے مسائل [illegible]

[illegible] سلام کرنے میں [illegible]

[illegible] ایک شخص کو سلام کرے تو اس کے لیے بھی [illegible] السلام علیکم [illegible]

[illegible] وبرکاتہ کے [illegible] صرف [illegible]

[illegible]

[illegible] کسی ایک شخص کا [illegible] کی طرف سے کافی ہو [illegible]

[illegible] اگر کسی نے سلام کیا [illegible] جو شخص [illegible]

[illegible]

ذکر میں مشغول [illegible] جو شخص [illegible]

[illegible] کو بھی سلام [illegible]

جواب واجب نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عورت کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علیک وعلیہ السلام [illegible] سلام نہیں [illegible]

میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا جواب [illegible]

[illegible] سلام کا جواب [illegible]

[illegible] اس لیے اس کا جواب [illegible]

[illegible]

[illegible] دونوں [illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible] حضور علیہ [illegible]

[illegible]

[illegible] جب [illegible] سلام کرنے [illegible]

[illegible] میں شامل ہوں گے ۔ اسی طرح [illegible] کے حق میں کفر تک پہنچے ہوئے ہیں ۔ [illegible] ہے ۔ [illegible] سلامت [illegible] تو تصرف و خلفشار کی دعایت دی گئی ہے ۔ [illegible] سے [illegible] دولت اور خوش [illegible] کا آئینہ دار ہے ۔ بات دراصل یہ ہے [illegible] اسلامی [illegible] سلامتی نہیں ہے [illegible] محدود ہو [illegible] تجارت [illegible] اسلام علیکم [illegible]

[illegible] قوت [illegible] فرمانے سے معلوم ہے کہ جب اہل کفر [illegible] کے مطابق [illegible] نہیں تو انہیں سلامتی کی دعا دینا کیسے درست ہو سکتا ہے [illegible] سلامتی [illegible] نہیں ہیں [illegible] بلکہ [illegible] مسلمان [illegible] رہ سکتے [illegible] کے خلاف سمجھتے ۔ [illegible] کہ غیر مسلموں کو سلام کرنے میں پہل [illegible] اگر وہ سلام کریں تو صرف وعلیک جواب میں کہہ دیں اور اس وعلیک کا مطلب [illegible] سلام [illegible] کو صرف کر دینے کے بعد وعلیک کہنے کا مطلب [illegible] وہی کچھ ہو جس کے [illegible] مسلمانوں کے ساتھ [illegible] حکومت [illegible] ربط و ضبط لازمی [illegible] رکھتے ہیں ۔ [illegible] کا معاملہ [illegible] لیکن اسلام علیکم [illegible] نہیں [illegible] طرح [illegible] بھی نہیں استعمال کرتے جو [illegible] اسلامی [illegible] وغیرہ ۔

حدیث نمبر ۲   بَابٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ اَنْ یُّحِبَّ

باب مومن کی شان یہ ہے کہ جو اپنے لیے

پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے پسند کرے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ جو اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے چاہے ۔	[illegible] شُعْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (بخاری)

فوائد و مسائل ۱ اس حدیث کو امام مسلم و ترمذی و نسائی نے کتاب الایمان میں ذکر کیا ہے ۔ ۲۔ محبت کے معنی کسی چیز کی طرف دل کے مائل ہونے کے ہیں ۔ میلان طبعی کی صورت [illegible] ہے ۔ یہ میلان طبعی و عقلی ہوتا ہے ۔ یعنی جب کسی میں حسن کا باعث یا کمال موجود ہو یا کوئی شخص [illegible] ہے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے ۔ یہ محبت [illegible]

سے [illegible] محبت [illegible] جب احسان [illegible] محبت [illegible] فرمایا

حدیث میں محبت [illegible] ہے [illegible] مومن میں [illegible] بلکہ علماء

[illegible] مقدمہ [illegible] مومن [illegible] جس میں یہ صفت پائی جائے کیونکہ

میں [illegible] صفت [illegible] اسلام [illegible] نہیں ہوتا

کسی ایک کام کو اسلام قرار دینے کا مطلب

یہاں یہ بات بھی ذکر کرنے کے قابل ہے کہ [illegible] کاموں کو اسلام یا اسلام کی علامت قرار دیا

مثلاً حدیث: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں، یا مومن کی [illegible] یہ ہے کہ جو بات اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند کرے یا اسی مضمون کی متعدد حدیثیں گزر چکی ہیں جن کا [illegible] اسلام ہے [illegible] وغیرہ وغیرہ تو ان احادیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی مسلمان میں صرف [illegible] صفت [illegible] مومن کامل ہے گرچہ بقیہ اعمال [illegible] اسلامی [illegible] کی طرح [illegible] بھی [illegible] ایک کام [illegible] اسلامی [illegible] ضروری ہیں بلکہ کسی ایک کام کے ساتھ [illegible] اسلام کا مقصد اس عمل کی اہمیت کا اظہار ہوتا ہے۔ چنانچہ اس [illegible] ہے [illegible] تو اس کا مطلب [illegible] کے [illegible] کا مقصد صرف [illegible] کی [illegible] ظاہر کرنا ہے [illegible] اسی طرح اعمال اسلامیہ میں سے کسی [illegible] عمل کی اہمیت [illegible] کے [illegible] اس عمل کو [illegible] مومن کامل [illegible] مسلمان [illegible]

اسی طرح [illegible] کہ وہ [illegible] ان کے [illegible] نہیں [illegible] خلق [illegible] کے متعلق [illegible] اسلام سے بالکل خارج ہو گیا [illegible] مسلمان اس [illegible] مومن کی [illegible] چنانچہ [illegible] کسی میں کوئی صفت [illegible] اس کا [illegible] بالکل نفی کر دی جاتی ہے خصوصاً [illegible]

[illegible] مطلب ہوتا ہے ــــــــ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کہ جب آپ کسی شخص [illegible] عمل کی [illegible] کا اظہار منظور ہوتا ہے تو آپ [illegible] فرماتے [illegible] اس [illegible] خوف [illegible]

[illegible] جیسے کہتے ہیں [illegible] آپ نے فرمایا

[illegible] فارغ ہوگیا تو آپ نے فرمایا [illegible] آپ خطبہ میں فرمایا کرتے تھے۔ جس میں امانت نہیں [illegible] لیے جس [illegible] مسلمان [illegible] کے متعلق [illegible]

[illegible] کسی قسم کی [illegible] ہو۔ [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] صحابہ کرام [illegible] اور وہ لوگ [illegible] حضور علیہ السلام کے [illegible] محسوس کرتے تھے [illegible] کسی قسم کی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔

حضرت قتادہ و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اس حدیث کے راویوں میں حضرت قتادہ و حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حالات ذکر ہیں۔ حضرت قتادہ سدوسی بصری [illegible] بڑے جلیل القدر عالم تھے۔ [illegible] علم و فضل و شرف والے تھے۔ آپ نے [illegible] حضور علیہ السلام کی خدمت کی [illegible] مشہور ہوئے [illegible] دعا کے لیے درخواست کی۔ حضور علیہ السلام نے [illegible] برکت عطا فرما۔ حضور علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی۔ آپ کا [illegible] آپ کے باغ میں ایک پودا تھا جس کے پھولوں سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی تھی [illegible]

پہنچ [illegible] حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] وقت [illegible] مدینہ کے عام لوگوں سے زیادہ [illegible] حافظہ بڑی [illegible] کہ پیٹ بھرنے [illegible] سے [illegible] حضرت [illegible] آپ [illegible] محتاج [illegible] کے لیے آپ [illegible] رضی اللہ [illegible] حضرت [illegible] مروی ہیں [illegible] آپ سے [illegible] حدیثیں مروی ہیں —— بخاری ومسلم نے [illegible] حدیثیں [illegible] حدیثوں کو صرف بخاری نے اور [illegible] حدیثوں کو صرف مسلم نے بیان کیا ہے۔

بَابٌ حُبُّ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِيْمَانِ

باب محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم شرط ایمان ہے

۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ قسم اس ذات مقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کوئی تم میں مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنے والد اور اولاد سے زیادہ محبوب نہ جانے۔

فوائد ومسائل اس حدیث کو امام مسلم نے بھی کتاب الایمان میں ذکر کیا ہے۔ نسائی کی روایت میں [illegible] اختصار کے الفاظ آتے ہیں۔ ۲۔ اس حدیث میں [illegible] اس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] انبیاء علیہم السلام سے محبت [illegible] ایمان [illegible] ہے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنا [illegible] محبت [illegible] بلکہ حضور علیہ السلام سے محبت [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] والدین سے محبت [illegible] قسم کھائی ہے۔ [illegible] کے بیان کے لیے ہے۔ محبت اسم تفضیل کا صیغہ ہے [illegible] تاکید [illegible] کے لیے اور اس سے واضح ہوتا ہے کہ کسی اہم امر کو بیان کرنے کے لیے قسم کا [illegible] اللہ تعالیٰ کے ید وغیرہ [illegible] متشابہات [illegible] ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ [illegible] طرف ید وغیرہ کی نسبت کی گئی ہے [illegible] معنی مجازی مراد لیں ہیں۔ ایک گروہ [illegible] ہے اور اس کے اصل مفہوم کو اللہ تعالیٰ [illegible] جاتا ہے۔ دوسرا طبقہ [illegible] کا ہے جو اس قسم [illegible] کرتے ہیں [illegible] متشابہات [illegible] اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے [illegible] مراد وہ [illegible] قدرت و حکومت اور [illegible] لیتے ہیں تو اب حدیث کا ترجمہ ہوگا کہ مجھے اس ذات کی قسم جس

[illegible] ہے۔

[illegible] علیہ السلام کی محبت عین ایمان ہے

[ترجمہ] تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے اس کے باپ [illegible] سے زیادہ محبوب نہ رکھے [illegible]

[illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت [illegible] ممکن ہے ہر شخص جس کو [illegible] داخل ہو [illegible] مومن ہو سکتے [illegible] محبت [illegible] ماں باپ اولاد [illegible] محبوب [illegible] کوئی شخص [illegible] سب [illegible] اس کے [illegible] ایمان [illegible] تسلیم کا [illegible] ہو سکتا [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] ایمان سے خارج [illegible] محبت کے بغیر [illegible] حضور اکرم [illegible] محبت [illegible] احسان [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

عن [illegible] قال قال رسول الله [illegible] لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من [illegible]	حضرت [illegible] سے روایت ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی مومن نہیں ہوتا جب تک میں اس کے [illegible] اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا اور محبوب نہ بنوں۔

مسائل [illegible] حدیث [illegible] اور اس حدیث کا مضمون [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] محبوب [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] محبت [illegible] باپ بیٹے [illegible] حتی اکون احب الیہ [illegible]

کی راہ میں جہاد سے زیادہ [illegible] تو منتظر رہو کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیجے اور اس [illegible] کی مقصود آیت [illegible]
تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت باپ، بیٹا، [illegible] عزیز و اقارب، دوست، جب مال و دولت
حکومت، مسکن و وطن سب چیزوں کی محبت سے [illegible] جن کی محبت سے زیادہ [illegible] لازم ہے۔ [illegible] اپنا
رسول [illegible] کے ساتھ [illegible] محبت رکھتے ہیں [illegible] سے [illegible] محبت [illegible] ہیں۔

بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيْمَانِ

باب حلاوتِ ایمان کے بیان میں

۱۵ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں جس میں ہوں [illegible] ایمان کی لذت (حلاوت) پالیتا ہے۔ (۱) جس کو [illegible] رسول سارے عالم سے پیارا ہے۔ (۲) جو [illegible] کسی انسان کو صرف اللہ کے لیے محبوب رکھتا ہو (۳) جو اسلام لانے کے بعد اس سے پھرنے کو ایسا برا جانے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے

اس حدیث کو امام مسلم و ترمذی و نسائی نے بھی [illegible]

اللہ و رسول سارے عالم سے پیارے ہونے چاہییں

۱۔ حلاوۃ مصدر ہے اس کے معنی [illegible] ہیں [illegible] کی صفت ہے۔ حلاوۃ الایمان کے معنی یہ ہیں کہ انسان کو ایمان کی ایسی لذت حاصل ہو [illegible] اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس درجہ غالب ہو کہ اللہ و رسول کی اطاعت میں لذت محسوس [illegible] جیسے کہتے ہیں کہ بہت [illegible] میں سے [illegible] کر [illegible] اس سے بھی راضی نہیں۔ يُقْذَفَ [illegible] کے معنی پھینکنے کے ہیں۔ [illegible] دونوں کے معنی پھینکے جانے کے ہیں لیکن [illegible] سے [illegible] ہیں گے اور [illegible] پھینکی جائیں تو [illegible] پائیں گے

۲۔ [illegible] علیہ [illegible] فرماتے ہیں۔ حدیث [illegible] ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا بیان ہے۔ جو اصل ایمان بلکہ عین ایمان ہے [illegible] اللہ و رسول سے محبت [illegible] کی وقت ہو سکتی ہے جب کہ انشراح صدر ہو جائے اور ایمان خون اور گوشت میں رس بس جائے اور وہ شخص حلاوت کو پا سکے اور کسی سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھے۔ اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ، یہ اللہ سے محبت کرنے [illegible] نتیجہ ہی ہے

۳۔ [illegible] کرام نے محبت اللہ کے معنی یہ کیے ہیں کہ اس کے احکام کی اطاعت [illegible] منہیات سے پرہیز کیا جائے [illegible] اور یہ کہ محبت اللہ کے معنی یہ ہیں کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے دل ان کو پسند کرے [illegible] اللہ کو [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] علامہ قاضی [illegible] علیہ الرحمہ نے فرمایا محبت [illegible] کا مطلب یہ ہے [illegible] اور اس کے اوامر و نواہی کا فرماں بردار ہو۔ محبت میلانِ قلب کا نام ہے جس [illegible] اخلاق [illegible] کیونکہ حضور علیہ السلام [illegible] [illegible]

[illegible] الحب فی اللہ [illegible] کیونکہ [illegible] قرار دیا [illegible] ایمان کا درجہ [illegible] مسلمان کو حاصل ہوگا [illegible]

[illegible]

[illegible]

باب علامة الإيمان حب الأنصار

باب ایمان کی علامت انصار سے محبت ہے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال آية الإيمان حب الأنصار وآية النفاق بغض الأنصار	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے فضائل انصار میں بھی ذکر کیا ہے اور مسلم [illegible] نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے [illegible] انصار [illegible] کہتے ہیں [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی اور آپ کا ساتھ دیا تھا اور اسلام کی [illegible] قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے [illegible]

[illegible] نفاق کی نشانی انصار [illegible] کی زبان سے ۔

انصار [illegible] ۔ اس حدیث میں انصار کے ساتھ محبت رکھنے کی تاکید کی گئی ہے ۔ یہاں [illegible] سے محبت [illegible] ضروری ہے ۔ اول انصار کی اسلامی خدمات ، دوسری خصوصیات کی وجہ سے ان سے محبت رکھنے کو [illegible] یہ بیان کیا گیا کہ [illegible] سے محبت رکھے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو [illegible] دوسری [illegible] حضور علیہ السلام نے فرمایا اصحاب کے حق میں اللہ سے ڈرو [illegible] جس نے ان سے محبت کی [illegible] محبت کی وجہ سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض [illegible] اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے [illegible] خدا کو ایذا دی [illegible] ۔ اس مضمون کی بکثرت احادیث ہیں جن سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام مہاجرین سے محبت رکھنا اور ان کی تعظیم و توقیر ہر مسلمان کے لیے لازمی ہے ۔ یہ وہ مقدس جماعت ہے جنہوں نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کیا اور آپ سے [illegible] قرآن لیا اور دین اسلام کو اپنے [illegible] سے پہنچایا اور اسلام کی بڑی خدمات انجام [illegible] جتنا اسلام ہے [illegible] حدیث [illegible] الایمان [illegible] حب الانصار [illegible] تحقیق [illegible] حدیث کا [illegible] انصار [illegible] صحابی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] علیہ وسلم [illegible] کے ساتھ [illegible] ہے ۔

بَابٌ إِنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ

باب حضرت عبادہ بن صامت جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے

بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ

۱۷- عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ

اور بیعت عقبہ میں نقیب بنائے گئے تھے ۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اور) آپ کے اردگرد صحابہ کی ایک جماعت تھی ۔ مجھ سے بیعت کرو اس امر پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے ۔ چوری نہیں کرو گے ۔ زنا نہیں کرو گے ۔ اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے ۔ کسی پر بہتان باندھو گے جس کو تم اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے جوڑو گے ۔ معروف میں نافرمانی نہ کرو گے ۔ پس جس نے عہد پورا کیا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو

[illegible]

(بخاری)

[illegible]

فوائد و مسائل

[illegible] اس حدیث کو روایت کیا ہے

[illegible]

[illegible] اس کا اطلاق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

مسائل حدیث

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہو گیا یعنی دین کے مددگار۔

انصار کے حق میں [illegible] کی وجہ یہ ہیں۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کو سزا دینا اور مطیع کو ثواب عطا فرمانا خدا پر واجب نہیں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گناہ کبیرہ کا مرتکب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن مجید کی اس آیت کے [illegible]

[illegible]

[illegible] علامہ [illegible] کہ اس حدیث میں [illegible] حضرت [illegible] کی طرف [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] تھی

[illegible] علامہ [illegible] شرط [illegible]

[illegible]

[illegible] لغت [illegible] اس [illegible] کثرت سے [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔ واللہ اعلم

[illegible] ہیں یا نہیں؟

کیا حدود شرعیہ گناہوں کا کفارہ ہیں

اس میں اختلاف ہے۔ [illegible] اہل علم کا مسلک یہ ہے کہ حدود [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] اس [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

من اصاب من ذلک شیئا فعوقب فی الدنیا فهو کفارة له	جس سے کوئی گناہ ہوا پھر دنیا میں اس کو سزا [illegible] حد قائم کر دی گئی تو یہ حد اس کے گناہ کا [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اس مضمون کی حدیث [illegible]

من اصاب [illegible] فی الدنیا [illegible] فالله اکرم من ان یثنی [illegible] علی عبده [illegible]	جس سے کوئی [illegible] دنیا میں اس [illegible] اللہ تعالیٰ سے [illegible] کہ وہ اپنے بندہ کو آخرت میں دوبارہ سزا [illegible]

[illegible] کا مسلک یہ ہے کہ حدود [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] استدلال کرتے [illegible]

[illegible]

لا ادری [illegible] کفارة [illegible]	میں [illegible] نہیں کہتا کہ حدود اس کے کفارہ ہوتے ہیں یا نہیں

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] صحیح [illegible] شیخین [illegible]

[illegible] احناف [illegible] ابوہریرہ سے حجت پکڑتے ہوئے اس [illegible] میں توقف فرماتے ہیں۔

[illegible]

[illegible] اس کے برعکس حدیث ابوہریرہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ [illegible] نہیں ہے بلکہ [illegible]

[illegible] اس شخص سے [illegible]

[illegible] اس حدیث سے [illegible] ہوا کہ جس [illegible]

[illegible] معاف ہو گی۔

ضروری نوٹ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وضع حمل کے بعد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]

اور حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا:

[illegible] لوسعتهم	[illegible] تقسیم کی جائے [illegible]

(مشکوٰۃ شریف کتاب الحدود)

[illegible]

[illegible]

۲ حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن پاک میں ہے [illegible]

[illegible] مرقات [illegible] واللہ اعلم

[illegible] عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible]

بَابٌ مِنَ الدِّيْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

باب [illegible]

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ
أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ
يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ
يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

[illegible]

[illegible]

بحث و مسائل: [illegible]

[illegible] وقت میں صرف اپنے دین و ایمان کی سلامتی کے لیے گوشہ نشینی [illegible] گوشہ نشینی [illegible] ہے۔ اس پر [illegible] یہ کہ حق [illegible] گوشہ نشینی جائز ہے [illegible] ایسی صورت میں گوشہ نشینی [illegible] کیونکہ گوشہ نشینی کی صورت میں [illegible] جماعت میں شرکت [illegible] حضرت [illegible] دونوں کے [illegible] پر تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے [illegible] باب میں [illegible] حدیث [illegible] فتنہ و فساد عام ہو جائے [illegible] وقت میں [illegible] اپنے دین کو سلامت رکھ سکے۔ اس [illegible] کا موجود ہے [illegible] دین کی [illegible]

[illegible]

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] حضور علیہ السلام کے [illegible] صحابہ سے روایت کرتے ہیں [illegible] روایت کی ہے [illegible] حدیثیں روایت کی ہیں جن میں سے [illegible] حدیثوں پر بخاری و مسلم [illegible] حدیثیں صرف مسلم نے [illegible]۔

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم باللہ

باب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں

[illegible] ان اتقاکم واعلمکم باللہ انا

بخاری

[illegible] اللہ [illegible] کا [illegible]

[illegible] کرامیہ کا خیال ہے کہ ایمان مجرد اقرار کو کہتے ہیں [illegible] امام بخاری علیہ الرحمۃ [illegible] کرتے ہوئے [illegible] تعالیٰ نہیں [illegible]

وسوسہ منافی ایمان نہیں [illegible] اس آیت سے واضح ہوا کہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے [illegible] دلیل بھی ملتی ہے [illegible]

[illegible] کبھی کبھی ایسے خیالات و خطرات [illegible] جیسے خیالات و خطرات سے متعلق [illegible] وسوسوں کی [illegible] حدود [illegible] خطرات و وسوسوں [illegible] اول [illegible] عقیدہ [illegible] ان پر مواخذہ [illegible] وسوسوں [illegible] حضور علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَتَكَلَّمْ (بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل کے برے خیالات اور وسوسوں کو معاف کر دیا ہے۔ ان پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا جب تک ان پر عمل نہ ہو یا زبان سے نہ کہا جائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے دریافت کیا کہ ہمارا حال یہ ہے کہ بعض اوقات ہم اپنے دلوں میں ایسے برے خیالات و وسوسے پاتے ہیں کہ ان کو زبان سے کہنا بھی ہم بہت برا [illegible] سمجھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا واقعی تم ایسی حالت پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا: یہ تو خالص ایمان ہے۔

یعنی اگر کسی شخص کی یہ کیفیت ہو کہ وہ [illegible] کے خلاف [illegible] سے متنفر ہو اور [illegible] تو [illegible] خالص ایمان کی کیفیت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أُحَدِّثُ نَفْسِي بِالشَّيْءِ لَأَنْ أَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ (رواه ابوداؤد)

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کبھی کبھی میرے دل میں ایسے برے خیالات آتے ہیں کہ جل کر کوئلہ ہو جانا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ان کو زبان سے نکالوں۔ [illegible] آپ نے فرمایا: اللہ کی حمد ہے جس نے اس کے معاملہ کو وسوسہ کی طرف لوٹا دیا۔

مطلب یہ ہے کہ [illegible] خلاف اسلام خیالات و خطرات [illegible] ہیں [illegible] اس کی دستگیری [illegible] خیالات [illegible] وسوسوں [illegible]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] من [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رواہ البخاری ومسلم

[illegible]

[illegible] جب [illegible] شیطان [illegible]

[illegible] شیطان کے شر سے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رواہ مسلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹ عن عائشة [illegible] قالت كان رسول الله [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جب کوئی [illegible] [illegible] آپ کے چہرہ [illegible] حضور [illegible]

[illegible]

[illegible] معرفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] علیہ السلام [illegible] لیغفر لک اللہ ما تقدم من [illegible]

[illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

۵۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] المعصية عدول عن [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

مناسبت نہیں ہے تو یہی صورت ہے [illegible] کے معنی [illegible] پس اس صورت میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا مطلب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہو گئے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بشارت [illegible] [illegible] [illegible] کا اقرار کیا جائے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] ہے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِي الْأَعْمَالِ

باب اہل ایمان کے عملوں میں [illegible] کے بیان میں

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس باب میں [illegible] [illegible] [illegible] ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان پر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ

حضرت ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے اس کو آگ سے نکال دو۔ سب نکالے جائیں گے اور وہ جل کر کوئلے کی طرح کالے ہو گئے ہوں گے پھر ان کو نہر حیا یا نہر حیات میں ڈالا جائے گا (امام مالک کو جو اس حدیث کے راوی ہیں شک ہے کہ حضور نے حیا فرمایا یا حیوۃ فرمایا) پھر وہ [illegible] ہو کر [illegible] جیسے سیل آب کے کنارے [illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

الفاظ حدیث کی لغوی تفسیر [illegible]

[illegible]

حضرت عمر کی فضیلت ۲۲۔ [illegible]

[illegible]

عن ابن شهاب عن ابی امامة بن سهل بن حنیف انه سمع ابا سعید الخدری یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیهم قمص منها ما یبلغ الثدی ومنها ما دون ذلك وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیه قمیص یجره قالوا فما اولت ذلك یا رسول الله قال الدین

یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بحالت خواب لوگ میرے سامنے لائے گئے وہ قمیص پہنے ہوئے تھے۔ کسی کا قمیص سینہ تک تھا کسی کا اس سے نیچے تک۔ عمر بن خطاب بھی پیش ہوئے جب کہ وہ ایسا کرتہ پہنے ہوئے تھے جس کو وہ گھسیٹ رہے تھے بعض صحابہ نے عرض کیا کہ آپ نے اس سے کیا معنی لی؟ فرمایا۔ دین بخاری

ربط و توضیح

[illegible] مناسبت [illegible] نقش قریبی بھی ذکر کیا ہے اور [illegible]

[illegible] قمیص [illegible] حدیث [illegible] ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت [illegible] حضرت [illegible] فضیلت [illegible] حدیث [illegible] اس حدیث میں [illegible] قمیص [illegible] اسلام [illegible] قمیص [illegible] دین [illegible] اس حدیث سے [illegible] تعبیر [illegible] اسلام [illegible] قمیص [illegible]

علامہ عینی نے [illegible] حدیث [illegible] بیان [illegible] ہے

۹۔ اس حدیث سے واضح ہو کہ [illegible] مسلمان [illegible] عقیدت سے

بَابُ الْحَيَاءِ مِنَ الْإِيمَانِ

باب اس امر کے بیان میں کہ حیا بھی ایمان کی نشانی ہے

۲۳۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے قریب سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہے تھے اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا جانے دو یعنی حیا کرنے سے منع نہ کرو کیونکہ حیا ایمان کی نشانی ہے (۲۰ ص ۱)

۱۰۔ اس حدیث کو کتاب الادب میں بھی ذکر کیا ہے اور ابو داؤد [illegible]

فوائد: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ صحابی نصیحت کرنے والے [illegible] تھے وہ انصاری اپنے بھائی کو حیا نہ کرنے کی نصیحت کر رہے تھے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا [illegible] حیا [illegible] ایمان [illegible] اسی طرح حیا بھی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایمان میں [illegible] ہیں۔ الحیاء شعبة من الایمان۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ جب ایمان کا [illegible] [illegible] حقیقت [illegible] ہو جائے گی [illegible] جواب یہ ہے کہ [illegible] تسلیم نہیں کرتے [illegible] حقیقت نہیں ہوتی۔ واللہ

بَابٌ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

باب کہ اگر وہ کفر سے توبہ کریں اور نماز قائم کریں

وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ اور زکوٰۃ دیں تو ان سے تعرض نہ کرو۔

۲۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضور [illegible]

قال امرت ان اقاتل الناس
حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان
محمدا رسول الله ويقيموا الصلوة ويؤتوا
الزكوة فاذا فعلوا ذلك عصموا منى
دماءهم واموالهم الا بحق الاسلام
وحسابهم على الله

فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد خدا کے رسول ہیں۔ یہ کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنی جان و مال کو محفوظ کر لیں گے۔ مگر اسلام کے حق کے [illegible] ان کا حساب [illegible] فرضیت کے قائل ہو جائیں۔

وہ مسلم کہلائیں،

[illegible] ہے کہ ایمان لانے کے بعد عمل کی ضرورت نہیں ہے۔ امام بخاری نے اس باب میں یہ بتایا

تشریح [illegible] ان کا [illegible] توحید کی [illegible] ہے۔ پھر جس طرح توحید [illegible] اس امر کا [illegible] اس کا [illegible] محفوظ ہو جائے گا۔ اسی طرح [illegible] حدیث [illegible] ان کا مقصد [illegible] ہے۔ [illegible] حضور علیہ [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جب حضور علیہ السلام [illegible] مجھے حکم دیا گیا ہے تو اس سے مراد [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] امت [illegible] مراد [illegible] آپ کے [illegible] جب صحابی یہ کہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے تو اس سے مراد حضور علیہ السلام کا حکم ہوگا۔ اس کی [illegible] کا مطلب [illegible] جب صحابی یہ کہے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے تو اس [illegible] ہے۔ مشرک [illegible] شامل [illegible] کا لفظ آیا ہے [illegible] حدیث ہے۔ [illegible] مشرک [illegible] کی رو سے اس حکم سے [illegible] ہو گئے۔ مطلب حدیث یہ ہے [illegible] توحید و رسالت [illegible] زکوٰۃ کا مطلب [illegible] زکوٰۃ یعنی ان کا [illegible]

پر نظر رکھتے ہوئے معنی یہ ہوں گے کہ وہ توحید و رسالت پر ایمان لانے کے بعد [illegible] جیسے [illegible] عصموا، عصمہ کے معنی اصل حفاظت میں روک کے ہیں [illegible] جو شک [illegible] ہوں گے [illegible] یہاں اس کے معنی یہ ہوں گے کہ [illegible] جان و مال محفوظ ہو جائیگا۔ الا بحق الاسلام کا مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے [illegible] نہیں، مسلمان ہونے کی وجہ سے [illegible] حتیٰ کہ [illegible] سے واضح ہو [illegible] مسلمان [illegible] جائے گا۔ جب کہ وہ [illegible] وحسابہم علی اللہ کا معنی یہ ہے کہ ظاہر پر حکم لگائیں گے [illegible] ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ قصہ [illegible] سے متعلق [illegible] کی [illegible] سے [illegible]۔

فائدہ اس حدیث میں توحید و رسالت کے ساتھ نماز و زکوٰۃ پر [illegible] کا ذکر [illegible] کی وجہ سے ان دونوں کا ذکر [illegible] کرنے کے لیے [illegible] یہاں [illegible] سے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بخاری میں جو حدیث ہے اس کے [illegible] حتیٰ [illegible] محفوظ ہو گئے۔ جب کہ وہ [illegible] اسلامیہ [illegible]

باب تارک صلوٰۃ عمداً کا حکم [illegible] کے لحاظ سے [illegible] ہے کہ جو شخص نماز [illegible] کے قائل ہونے کے باوجود [illegible] قتل کر دیا جائیگا۔ [illegible] ہو جائے یا اس کو [illegible] کی [illegible] دی جائے [illegible] لیکن جو شخص زکوٰۃ [illegible] سے متعلق [illegible] حکم نہیں [illegible] دونوں [illegible] ہو گئے ہیں۔ لیکن ان کے اس [illegible] کہ حدیث مذکور میں [illegible] دونوں کا ذکر ہے۔ پھر دونوں کا ایک ہی حکم ہونا چاہیے۔ لیکن آپ تارک صلوٰۃ کو [illegible] قتل کر دیتے [illegible] [illegible] کے لیے یہ حکم نہیں دیتے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

[illegible] حدیث میں [illegible] کا لفظ آیا ہے [illegible] اور حدیث میں قتال کا لفظ آیا ہے قتل کا نہیں [illegible] ثابت ہوگا۔

پس تارک صلوٰۃ عمد کی تعزیر یہ ہے کہ [illegible] کو قید کر دیا جائے یہاں تک کہ

[illegible] ہو جائے۔

بَابُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْاِیْمَانَ هُوَ الْعَمَلُ

باب اس شخص کے بیان میں جنہوں نے یہ کہا کہ ایمان عمل کا نام ہے

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ عَنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ جنت جس کے وارث ہوئے ہو اپنے عملوں کی وجہ سے اور بعض اہل علم حضرات نے اس آیت کی تفسیر میں فوربک [illegible] تیرے رب کی قسم ہم ان سے سوال کریں گے۔ [illegible] جو وہ عمل کرتے ہیں۔ عمل کی تفسیر انہوں نے لا الہ الا اللہ سے کی ہے۔

امام بخاری نے یہ باب بھی [illegible] ایمان کے [illegible] عمل کی [illegible] عمل ہو سکتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

وَقَالَ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے ہی عمل کرنے والے [illegible] اس آیت سے [illegible] [illegible]

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا۔ اس کے بعد فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا۔ اس کے بعد فرمایا۔

[illegible] حجٌّ مبرورٌ

فوائد ومسائل اس حدیث کو مسلم، ترمذی و نسائی نے کتاب الایمان میں روایت [illegible]

(۱) اَفْضَلُ، اسم تفضیل کا صیغہ ہے، معنی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیا ہے۔

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

توضیح حدیث ہٰذا میں عمل [illegible] کا اطلاق کیا گیا ہے [illegible] کہ ایمان عمل قلب ہے یعنی [illegible] تصدیق ہے [illegible] [illegible] اس حدیث میں ترتیب یہ ہے سب [illegible] ایمان باللہ و رسولہ، اس کے بعد جہاد، اس کے بعد حج مبرور، لیکن حدیث [illegible] مسعود میں افضل عمل [illegible] حج مبرور کا ذکر ہے۔ حدیث ابن عمر میں افضل اسلام [illegible] سلام [illegible] [illegible] افضل اسلام [illegible] مسلمان سلامت رہیں [illegible] افضل عمل ایمان باللہ [illegible] اس کے بعد [illegible] [illegible] احادیث مختلف ہیں، کبھی کسی عمل کو افضل الاعمال قرار دیا گیا ہے اور کبھی کسی [illegible] حدیث کو پڑھتے وقت [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْإِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(بخاری)

[illegible]

اسلامِ معتبر اور اسلامِ غیر معتبر کا بیان

[illegible] إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ [illegible]

[illegible]

[illegible] قَالَتِ الْأَعْرَابُ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
٢٦- عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى رَهْطًا وَسَعْدٌ
جَالِسٌ فِيْهِمْ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُلْتُ

[illegible]

رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي
لَأُرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ
قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي
فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأُرَاهُ
مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ
غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَ
عَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ
فِي النَّارِ [illegible]

نے اس شخص کو نہیں دیا [illegible] خدا کی قسم میں تو اس کو مومن ہی جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مسلمان؟ حضرت سعد کہتے ہیں پھر میں تھوڑی دیر خاموش رہا لیکن جو اس کا مجھے معلوم تھا اس نے مجھے پھر سوال کرنے پر مجبور کیا میں نے عرض کیا حضور [illegible] آپ نے [illegible] فرمایا [illegible] کی قسم میں تو اس کو مومن سمجھتا ہوں۔ حضور نے فرمایا یا مسلمان! پھر تھوڑی دیر خاموش رہا لیکن جو مجھے [illegible] اس نے مجھے پھر سوال کرنے پر مجبور کیا [illegible] پھر [illegible] سعد! میں ایک شخص کو کچھ دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص جس کو نہیں دیتا مجھے [illegible] اس خوف سے کہیں اللہ تعالیٰ اس کو [illegible] آگ میں [illegible]

فوائد و مسائل

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الایمان [illegible] اسلام [illegible] سلام کرتے تھے [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت سعد رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اسلام کی حقیقت [illegible] اسلام [illegible] کو [illegible] دیتا ہے۔

[illegible] تاکہ [illegible] کیونکہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اس شخص کے [illegible] کی تھی۔

[illegible] حضرت سعد نے اس [illegible]

۴۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ [illegible] جیسے حضور علیہ السلام نے [illegible]

۵۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ [illegible] ہونے کے لیے تصدیق بھی ضروری ہے۔

[illegible] حضرت سعد نے [illegible] میں اس کو [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ [illegible] [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible]

[illegible] حضرت سعد کی [illegible] [illegible]

[illegible] کے [illegible] کا [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] من [illegible]	خوشخبری ہو [illegible]
[illegible] حضور [illegible] علیہ وسلم نے فرمایا: [illegible]	[illegible] ٹھہر جاؤ

[illegible] حضرت [illegible] صحابہ کرام [illegible]

حضور علیہ [illegible] کرتے

اللہ و رسولہ [illegible]	اللہ اور اس کا رسول ہی [illegible] ہے۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس حدیث کے راوی ہیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قابل ذکر ہیں۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ [illegible] [illegible] اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے [illegible] آپ کا لقب [illegible] الاسلام ہے [illegible] سب سے پہلے [illegible] آپ [illegible] سب سے پہلے [illegible] [illegible] آپ کی عمر تقریباً [illegible] سے قریب ہوئی [illegible] احادیث مروی ہیں [illegible] بخاری [illegible] مسلم نے منفرد ذکر کیں [illegible]

باب افشاء السلام من الاسلام

باب سلام کو پھیلانا اسلام سے ہے

[illegible] عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثلاث	حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تین
من جمعهن فقد جمع الایمان الانصاف	جس نے جمع کر لیں اس نے ایمان کو جمع کر [illegible]

وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ — تین باتیں [illegible] ایمان سے اس نے اپنے اندر جمع کر لیں

وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ — اپنے نفس سے انصاف کرنا ، ہر ایک کو سلام

[illegible] — کرنا ، اور تنگدستی کے باوجود خرچ کرنا

مسائل [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمان ہوں گے۔

[illegible]

[illegible]

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمار جلیل القدر صحابی ہیں [illegible] بڑی بڑی مصیبتیں اٹھائی ہیں۔ ان کو عمار [illegible] [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] آپ سے [illegible] حدیثیں [illegible]

بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَكُفْرٍ دُونَ كُفْرٍ فِيهِ

[illegible]

فِيهِ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — اس باب میں حضرت ابو سعید سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

کفر کے لغوی معنی اور اس کی قسمیں

لغت میں کفر کے معنی چھپانے اور ڈھانپنے کے ہیں۔ کافر کو [illegible] کافر کہتے ہیں کہ وہ توحید کو چھپاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو چھ[illegible] [illegible] کو بھی کافر کہتے ہیں کیونکہ وہ دانے کو زمین میں چھپا دیتا ہے۔ کفر کا لفظ دین سے متعلق بولا جاتا ہے اور کفران کا لفظ نعمت کے لئے۔ [illegible] کفر شرعی [illegible] وہ بیان کی [illegible] سے۔ مگر کفر کے معنی [illegible] [illegible] کے بھی آتے ہیں جیسے [illegible]

[illegible] کفر [illegible] [illegible] میں اس سے بیزار ہیں جو تم نے اس سے [illegible] [illegible] [illegible] کفر کے معنی [illegible] کے آتے ہیں [illegible] [illegible] ہو جاتا ہے۔

[illegible] کفر کی [illegible] قسمیں ہیں۔

(۱) کفر انکار یعنی دل اور زبان سے صراحۃً انکار کردے جیسے عام کافر کرتے ہیں۔

(۲) کفر جحود یعنی معرفت قلب کے ساتھ زبان سے اقرار نہ کرے جیسے کفر ابلیس و امیہ بن ابی الصلت

(۳) کفر عناد یعنی دل اور زبان سے معرفت کے باوجود اسلام کو قبول نہ کرے جیسے ابو طالب [illegible] صلی اللہ علیہ و[سلم] [illegible] [illegible] اسلام [illegible] اعتراف کے اسلام قبول نہیں کیا۔

(۴) کفر نفاق یعنی زبان سے اقرار ہو دل سے انکار جیسے منافقین

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس کی بخشش نہ ہوگی۔

کفر اور کفران نعمت کے معنی

اس کے بعد کفر کی ایک قسم اور بھی ہے [illegible] [illegible] [illegible] یہ کفر کفران نعمت یا ناشکری کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کفر کے لفظ کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] کفر [illegible] [illegible] [illegible] اسلام سے خارج نہیں کرتا۔

۲۸ - عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اُرِیتُ النار فاذا اکثر اہلہا النساء یکفرن قیل أیکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احداہن الدہر ثم رأت منک شیئا قالت ما رأیت منک

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مجھے دوزخ دکھائی گئی [illegible] عورتیں زیادہ دیکھیں۔ اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتی [illegible] کیا اللہ سے کفر کرتی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ خاوندوں کی ناشکری [illegible] احسان نہیں مانتیں اگر ان کے ساتھ کبھی [illegible]

حصہ سوم بخاری احسان کرے اور پھر وہ تجھ سے کوئی خلاف مزاج بات

دیکھ لے تو کہے کہ میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

وضاحت مسائل یہ حدیث یہاں مختصر ہے [illegible] باب صلوٰۃ الکسوف میں مفصل [illegible] و کتاب [illegible] کی روایت سے صاحب [illegible] کی تصریح ہے۔ دیکھنے کے معنی [illegible] اس کی توجیہ [illegible] دیئے گئے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ [illegible]

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دوزخ دکھائی گئی جس سے ثابت ہوا کہ دوزخ موجود ہے [illegible] اس کو پیدا فرما دیا ہے جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے

دوسری بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن [illegible] تشریف لے گئے ہوئے تھے [illegible] فرمایا جو آپ کی [illegible] سے فرمایا کہ میں نے دوزخ میں [illegible] عورتوں کو [illegible] ناشکری کے جرم میں دوزخ میں دکھلائی [illegible] ناشکری [illegible] دوزخ کی [illegible] کی صورت میں ہے۔ اسی لیے بعض علماء نے [illegible] احسان [illegible] کی وجہ سے

[illegible] ناشکری [illegible] ہے۔

ناشکری میں [illegible] کی عظمت [illegible] فرمایا ہے۔

[illegible] اس کا [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] کثرت [illegible] حضور علیہ السلام اس کا سبب کیا ہے [illegible] ناشکری [illegible]

کفر کے معنی کفر کے لغوی معنی ڈھانپنے اور چھپانے کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں کفر کے معنی اللہ تعالیٰ [illegible] سے انکار کے ہیں [illegible] حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَعْنُ المُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ مومن پر لعنت بھیجنا اس کے قتل کر دینے کے برابر ہے

[illegible] کسی کو معین کر کے اس پر لعنت کرنا خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان جائز نہیں۔ البتہ جن کا خاتمہ کفر پر [illegible] جیسے ابوجہل ابولہب وغیرہ ان پر لعنت کی جا سکتی ہے۔

بَابُ الْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب اس امر کے بیان میں کہ جاہلیت کے کاموں کے مرتکب

وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا	کو کافر نہیں کہا جائیگا جب تک وہ شرک نہ کرے۔
إِلَّا بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ	کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوذر
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ	سے فرمایا تو ایسا شخص ہے کہ تجھ میں جاہلیت کی بات باقی

[illegible] بخاری [illegible] جاتی ہے

توضیح | فرقہ مرجیہ اور معتزلہ [illegible] عقیدہ رکھتے ہیں کہ مومن عاصی کی بخشش [illegible] [illegible] ہو سکے گا [illegible] بخاری [illegible] مومن عاصی کی بخشش [illegible] جنت [illegible] ہمیشہ کے لیے جہنم میں رکھا جائے گا۔

المعاصی معصیت کی جمع ہے۔ معصیت [illegible] شارحین [illegible] معصیت کا لفظ [illegible] چھوٹے بڑے [illegible] جاہلیت [illegible] میں جاہلیت کی کثرت تھی۔ لا یکفر [illegible] اس کو کافر نہیں قرار دیا جائے گا۔ [illegible]

مومن عاصی کافر نہیں

اس باب میں امام بخاری نے ایک حدیث اور دو آیتیں نقل کی ہیں۔ حدیث حضرت ابوذر [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جاہلیت کی خصلت [illegible] جاہلیت کے [illegible] [illegible] جاہلیت سے [illegible]

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ

بے شک اللہ تعالیٰ [illegible] نہیں بخشے گا کہ اس سے شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ [illegible] فرمایا ہے اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں [illegible] اللہ تعالیٰ نے مسلمان فرمایا

یہ دونوں آیتیں [illegible] [illegible] بخشش کا [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

۲ [illegible]

۱ حضرت [illegible] شخص یعنی حضرت [illegible]

ومسائل [illegible]

[illegible]

ابوبکرہ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ [illegible] ان کا اصل نام نفیع ہے [illegible] معروف ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت مقداد کہتے ہیں [illegible]

بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّيْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ

ہے تو انھوں نے اور ان کے غلام نے بھی ایک [illegible] پہنے ہوئے تھے تو میں نے ان سے اس کے متعلق [illegible] ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے ایک شخص کو ماں کی گالی دی جس پر حضور صلی [illegible] نے فرمایا ابوذر! تم نے اس کو ماں کی گالی دی [illegible] آدمی ہو جس میں جاہلیت کی باتیں پائی [illegible] خدمت گزار تمہارے بھائی کی طرح ہیں [illegible] تمہارے قبضے میں دیا ہے۔ جو تم کھاؤ ان کو کھلاؤ اور جو تم پہنو ان کو بھی وہی [illegible] مشقت کا کام نہ دو اور اگر دو تو پھر خود مدد

فوائد و مسائل اس حدیث کا باب سے تعلق [illegible] یعنی [illegible] سے ایمان [illegible] حدیث کو روایت [illegible] ایک جوڑا کا ہے [illegible] کہا جاتا ہے [illegible] دو کپڑوں [illegible] ایک [illegible] اس کے معنی [illegible] کا اصل [illegible] اصل معنی کسی چیز کو [illegible] رکھنے [illegible] ہیں۔

تشریح حضرت معرور نے دیکھا کہ حضرت ابوذر اور ان کا غلام دونوں ایک جیسا لباس پہنے ہوئے [illegible] حضور [illegible] کا لباس ایک جیسا نہیں ہوتا۔ تو انھوں نے اس کی وجہ پوچھی تو حضرت ابوذر نے حدیث سنا دی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غلاموں سے [illegible] سلوک کرو۔ جو تم کھاؤ [illegible] وہی کھلاؤ اور [illegible] پہناؤ۔

[illegible] حضرت ابوذر نے حضرت بلال کو [illegible] وہ کالی عورت کے بیٹے۔ جس پر حضرت بلال نے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جاہلیت کی خصلت ابھی تم میں باقی ہے یعنی [illegible] [illegible] حضرت ابوذر [illegible] وقت [illegible] مسلم ہے [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] حضرت بلال سے فرمایا [illegible] [illegible] حضرت [illegible] حضرت ابوذر [illegible] (قسطلانی)

غلاموں سے نیک سلوک کا حکم اس حدیث سے [illegible] پر روشنی پڑتی ہے۔

[illegible]

باب ظلم دون ظلم

[illegible]

[illegible] ولم يلبسوا ايمانهم بظلم [illegible] اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] اينا لم يظلم فانزل الله [illegible] ان الشرك لظلم عظيم

[illegible]

بَابُ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

یہ باب ہے منافق کی علامتوں کا بیان

۴۲ عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی الله علیه وسلم آیة المنافق ثلاث إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا اؤتمن خان

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے

[illegible]

[illegible] تحقیق کی ترتیب

[illegible]

[illegible]

نفاقِ عملی

[illegible]

بعض منافقانہ [illegible] واقعات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جہاد — من مات ولم يغز ولم يحدث به نفسه مات على شعبة من نفاق — جو شخص اس حال میں مر گیا کہ نہ تو اس نے جہاد کیا اور [illegible] نفاق کی ایک صفت پر مرا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اذان کے بعد مسجد سے نکلنا

[illegible]

[illegible]

بَابٌ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْإِيْمَانِ

باب - لیلۃ القدر میں قیام ایمان کی علامت

۳۳ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ [illegible] معاف کر دیئے جائیں گے۔

[illegible]

فوائد و مسائل

[illegible]

[illegible]

قیام کے معنی

[illegible]

[illegible] کا مفہوم مراد ہونا چاہئے [illegible]

[illegible]

[illegible] کے معنی

[illegible]

[illegible]

[illegible] شب قدر [illegible]

وسیلۃ العبد فی الوصل من [illegible]

[illegible] شب قدر [illegible] سورۃ القدر [illegible]

[illegible] شب قدر [illegible]

[illegible] شب قدر [illegible]

[illegible] شب قدر [illegible]

شب قدر [illegible] عبادت [illegible]

[illegible] عشق محبت [illegible]

[illegible] سورۃ القدر [illegible]

[illegible]

حضرت علی [illegible] شب قدر [illegible]

[illegible]

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بے شک ہم نے [illegible] قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف [illegible]

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ [illegible] ہزار مہینوں سے بہتر ہے [illegible]

[illegible]

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا [illegible]

[illegible]

باب الجهاد من الایمان عن النبی

باب اس امر کے بیان میں کہ جہاد بھی اسلام کے کاموں سے ہے

٣٥ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انتدب
اللہ عزوجل لمن خرج فی سبیلہ لا
یخرجہ الا ایمان بی وتصدیق برسلی
ان ارجعہ بما نال من اجر او غنیمۃ
او ادخلہ الجنۃ ولولا ان اشق علی
امتی ما قعدت خلف سریۃ ولوددت
انی اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل
ثم احیی ثم اقتل بخاری

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے ذمہ لیا
ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلے اور اس
کے نکلنے کا باعث مجھ پر ایمان اور میرے پیغمبروں کی تصدیق
کے سوا کچھ اور نہ ہو اس امر کا وعدہ ہو گیا ہے کہ یا تو
پالیا غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے جو اس نے
یا اس کو بلا حساب جنت میں داخل کر دے
اگر امت پر دشوار نہ سمجھتا تو کسی سریہ سے پیچھے
نہ بیٹھتا اور میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا
جاؤں - پھر زندہ کیا جاؤں - پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں

فوائد و مسائل

من اجر او غنیمۃ میں او تردید کے لیے ہے یعنی [illegible] اگر غنیمت ملی تو اس کو اجر و ثواب ملے گا اور اگر [illegible] تو [illegible] غنیمت ملے گی [illegible] اس [illegible] حضور کو جو [illegible] ثواب ملتا ہے اس لیے [illegible] کہ اس حدیث [illegible]۔

من اجر او غنیمۃ [illegible] اگر شہید ہو جائے تو اس کو ثواب ملتا ہے اور اگر زندہ [illegible] ساتھ اس کو [illegible] ثواب بھی ملتا ہے۔ اگر من اجر او غنیمۃ کا مطلب [illegible] کے لیے [illegible] کہا جائے تو وہ [illegible]

مجاہد کو بہر صورت ثواب ملتا ہے

[illegible] کے معنی یہ ہیں کہ جہاد میں [illegible] قتال [illegible] کے [illegible] حاصل [illegible] جب ایک مسلمان جہاد فی سبیل اللہ [illegible] تو اللہ [illegible] ثواب جزیل عطا فرماتا ہے۔

سریہ لشکر کے ایک حصہ کو کہتے ہیں [illegible] حضور علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] چاہتے ہیں کہ میری [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] شفقت کی وجہ سے بعض سرایا میں شرکت نہیں فرمائی کیونکہ میری [illegible]

[illegible] پڑتا ہے

اس حدیث میں جہاد فی سبیل اللہ کی عظمت کا اظہار فرمایا ہے اور یہ کہ جہاد کی [illegible] شہادت فی سبیل اللہ [illegible] کی [illegible] سے [illegible] فرمایا۔

نیۃ المؤمن خیر من عملہ

مومن کا کسی نیک کام کرنے کی نیت کرنا اس کے عمل

[illegible] کہ آدمی خلوص نیت کے ساتھ محض [illegible] کے لیے جہاد کرے [illegible] اس میں کوئی دنیاوی غرض نہ ہو۔

جہاد فرض [illegible] فرض عین تب ہے جب وہ مستطیع [illegible] ہوں تو امام کو اختیار ہے [illegible]

ایک حدیث یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرماتے تھے کہ آپ کی [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا شہید [illegible] معاف ہو جاتے ہیں [illegible] حدیث میں ہے [illegible] مگر قرض کا نہیں [illegible] اس کو ثواب [illegible] اور [illegible] جہاد میں [illegible] ثواب [illegible] یہ بھی ہو سکتا ہے [illegible] اس حدیث [illegible] جہاد [illegible] ذکر [illegible] کی کتاب [illegible]

بَابٌ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيمَانِ

باب رمضان کی راتوں میں نفل پڑھنا ایمان کی خصلت ہے

[illegible] أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ	حضرت ابوہریرہ [illegible] روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں [illegible] کے ساتھ [illegible] تو اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں

[illegible] کے [illegible] روزے [illegible] رمضان [illegible] گناہ [illegible] وجہ [illegible] نیت [illegible] [illegible] کی وجہ سے [illegible] کو [illegible]

[illegible] ہوتا ہے [illegible]

بَابٌ الدِّينُ يُسْرٌ

باب دین آسان ہے

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کو وہ دین پسند ہے جو حنیف اور سہل ہو۔ (بخاری)

[illegible] و مسائل احب الدین کلام اضافی مبتدا ہے الحنیفیۃ اس کی خبر ہے۔ حنیف کے معنی باطل سے [illegible] حق کی طرف مائل ہونے کے ہیں [illegible] ابراہیم علیہ السلام کو حنیف اسی لیے کہتے ہیں [illegible] باطل

[illegible]

[illegible]

قرآن نے تحریف عیسائیت و نصرانیت کی مذمت کی ہے

[illegible] شریعت کو قبول کریں لیکن یہود و نصاریٰ [illegible] اسلام کے جزو تھے اور ان کی تبلیغ فرماتے تھے

۲۳ [illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل حدیث

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب الصلوٰۃ من الایمان

نماز بھی ایمان سے ہے

وقول الله تعالیٰ وما کان الله لیضیع ایمانکم یعنی صلوٰتکم عند البیت

[illegible]

[illegible]

نماز کے دوران قبلہ کی بحث

[illegible]

[illegible]

تحویل قبلہ کی حکمت

[illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] ہیں [illegible] حضور علیہ السلام کے [illegible] [illegible] تیسری حکمت [illegible] [illegible] حکمت [illegible] مقصود [illegible] [illegible] مطلب ہے [illegible] بیان کی ہیں۔

[illegible] تحویل قبلہ [illegible] [illegible] کی گیا ہے [illegible] ہے۔

۱ - [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

۲ - قد نری تقلب وجهك في السماء [illegible] [illegible] [illegible]

۳ - [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فلنولينك قبلة ترضاها [illegible] [illegible] میرے محبوب [illegible]

۴۰ - عن البراء بن عازب رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان أول ما قدم المدينة نزل على أجداده أو قال أخواله من الأنصار وأنه صلى قبل بيت المقدس ستة عشر شهرا أو سبعة عشر شهرا وكان يعجبه أن تكون قبلته قبل البيت وأنه صلى أول صلاة صلاها صلاة العصر	حضرت براء سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلے پہل مدینہ تشریف لائے تو آپ [illegible] انصار میں سے اپنے ننھیال یا ماموؤں کے ہاں فروکش ہوئے اور حضور علیہ السلام نے سولہ یا سترہ مہینے [illegible] بیت المقدس کی طرف اور آپ کی تمنا تھی کہ آپ کا قبلہ کعبہ ہو [illegible] سے پہلی نماز جو آپ نے کعبہ کی طرف پڑھی وہ عصر کی نماز تھی جو آپ کے ساتھیوں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی

[illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل

[illegible]

۳۔ اس حدیث سے متعدد فوائد و مسائل پر روشنی پڑتی ہے۔

[illegible] اور جب نمازیوں سے کہا کہ میں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ کعبہ کی طرف نماز پڑھی ہے تو اس وقت وہ سب کعبہ کی طرف پھر گئے۔ خبر واحد کے قبول کرنے کی دلیل بھی اسی سے ملتی ہے۔ [illegible] بیت المقدس کی طرف [illegible] سے ایک صحابی سے سنا کہ [illegible] کو [illegible] ہے [illegible] دوسری طرف سے اسی طرف پھر جانا چاہیے [illegible] کیسا آسان تھا [illegible] کی طرف [illegible] پھر [illegible] معلوم [illegible] کی ضرورت نہیں ہے [illegible] [illegible] کی حدیث سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] اور آپ نے [illegible] سے [illegible] کا اس سے اظہار فرمایا [illegible] آپ کی [illegible] اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی کے لئے ہمیشہ کے لئے قبلہ مقرر فرما دیا [illegible] [illegible] کا سوال ہے [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی طرف [illegible] ہیں [illegible]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] آپ جلیل القدر صحابی ہیں [illegible] غزوات میں شریک ہوئے [illegible] آپ نے [illegible] میں [illegible] مصعب [illegible] وفات پائی۔ آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ آپ کے والد عازب بھی صحابی ہیں۔ آپ سے ۳۰۵ حدیثیں مروی ہیں جن میں سے ۲۲ حدیثوں پر [illegible] اور [illegible] حدیثیں صرف بخاری نے اور [illegible] حدیثوں کی روایت میں مسلم منفرد ہیں۔

بَابُ حُسْنِ الْإِسْلَامِ الْمَرْءِ

باب اسلام کے حسن کے بیان میں

۴۰ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ

ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی اسلام قبول کرے اور پھر اس کا اسلام بھی اچھا ہو یعنی وہ احکام اسلامیہ پر عمل کرے تو جو گناہ اس نے اسلام سے قبل کئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے معاف

[illegible] قال [illegible] أمثالها [illegible]

[illegible]

[illegible] ضعف وكل سيئة [illegible]

[illegible] الله عنه [illegible]

فرمایا کہ [illegible] کے بعد حساب شروع ہوگا [illegible] کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں سات سو [illegible] بلکہ اس سے بھی زیادہ اور ایک برائی کے بدلے ایک [illegible] لکھی [illegible] اللہ [illegible] چاہے فضل سے [illegible] معاف فرمادے [illegible] جو [illegible] معاف فرمادے وہ لکھا بھی نہ جائیگا۔

لغات حدیث فحسن اسلامہ۔ حسن اسلام کے معنی یہ ہیں کہ اس [illegible] ظاہر و باطن [illegible] یعنی حقیقی معنوں میں مسلمان ہو گیا، اس کے معنی وہ ہیں جو حدیث جبرئیل میں گزر چکے ہیں۔ [illegible] احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے [illegible] اس کو دیکھ رہا ہے۔ [illegible] یکفر اللہ تکفیر کے معنی [illegible] کے معنی تقدیم کے ہیں [illegible] جبرئیل کی [illegible] کے معنی [illegible] کے ساتھ [illegible] جو جزا [illegible] کے مقابل [illegible] ثواب [illegible] معنی [illegible] ضعف [illegible] کے معنی [illegible] کوئی حد نہیں۔

[illegible] حدیث [illegible] روشنی پڑتی ہے [illegible] اسلام لانے کے بعد [illegible]

مسائل حدیث [illegible] ایک ہی [illegible] ہوگا [illegible] جب ایک نیکی کرے [illegible] فضل سے معاف [illegible] ثواب عطا [illegible]

ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے

جاء بالحسنة فله عشر أمثالها [illegible] نیکی [illegible] اس کو [illegible] دیا جائیگا [illegible] حسنة يضاعفها ويؤت من لدنه [illegible] ایک نیکی کرے تو [illegible] دس [illegible] اجر عطا فرماتا ہے [illegible] کا ثواب بھی [illegible] کوئی ایسی بات نہیں ہے جس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بیان کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

نوٹ اس حدیث کے بعد [illegible]

[illegible]

بَابُ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللهِ

باب اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت

عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها امرأة قال من هذه قالت فلانة تذكر من صلاتها قال مه عليكم بما تطيقون فوالله لا يمل الله حتى تملوا وكان أحب الدين إليه ما داوم عليه صاحبه۔

بخاری

پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا فلاں عورت ہے۔ پھر انہوں نے اس عورت کی نماز کا حال بیان کیا کہ وہ رات بھر پڑھتی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا چھوڑو۔ تم اتنا ہی عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔ بخدا اللہ تعالیٰ [illegible] عطا فرمانے سے تھک [illegible] حضور علیہ السلام کو وہ عمل بہت پسند تھا جس کا کرنے والا اسے ہمیشہ کرے۔

[illegible] امام بخاری علیہ الرحمۃ نے یہ حدیث کتاب الصلوۃ میں بھی ذکر کی ہے اور مسلم و مالک نے بھی اس کو روایت [illegible]

[illegible]

بَابُ زِيَادَةِ الْاِيْمَانِ وَنُقْصَانِهٖ

باب اس بیان میں کہ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے

[illegible] وزدناهم هدى اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہم نے ان کو ہدایت زیادہ دی

وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا وَقَالَ
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ فَاِذَا تَرَکَ
شَیْئًا مِّنَ الْکَمَالِ فَہُوَ نَاقِصٌ (بخاری)

۲ اور فرمایا تاکہ ایمان والوں کا ایمان زیادہ ہو اور فرمایا کہ آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا جب کمال میں سے کوئی چیز چھوڑ دی تو وہ ناقص ہے

توضیح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ ایمان کم و زیادہ ہوتا ہے پہلی دو آیتوں سے وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ ایمان زیادہ ہوتا ہے اور تیسری آیت سے ان کا مقصد یہ ہے کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ ایمان محض تصدیق قلبی کا نام ہے اور یہ کمی و زیادتی کو قبول نہیں کرتا جس کی تفصیل کتاب الایمان کے شروع میں گزر چکی ہے۔ وہیں وہاں ملاحظہ کریں۔

آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی تفسیر

یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر نو ذی الحجہ کو بعد عصر نازل ہوئی اَکْمَلْتُ لَکُمْ کے متعلق مفسرین کے متعدد اقوال ہیں [illegible] کہ دین کے اصول کے معنی یہ ہیں کہ اب کوئی حکم منسوخ نہیں ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا [illegible] احکام نازل ہونے تھے سب مکمل کر دیئے [illegible] [illegible] مطلب یہ ہے [illegible] [illegible] ساتھ [illegible]

۴۴ - عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
فِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ شَعِیْرَۃٍ
مِّنْ خَیْرٍ وَّیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ
قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَفِیْ قَلْبِہٖ
وَزْنُ بُرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ وَّ
یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَفِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ ذَرَّۃٍ
مِّنْ خَیْرٍ (بخاری)

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے وہ سب لوگ نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور ان کے دل میں جو برابر بھی خیر ہے۔ پھر وہ لوگ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور ان کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر بھی خیر ہے اس کے بعد وہ لوگ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور ان کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہے۔

توضیح و تشریح حدیث ہذا کو امام بخاری نے کتاب التوحید میں بھی ذکر کیا اور امام مسلم نے [illegible] بیان میں۔ ۱- [illegible] ۲- چار ذرے رائی کے ایک دانے کے برابر ہوتے ہیں۔

ذرہ کے معنی بعض لوگوں نے ایسے لفظ سے کئے ہیں کہ روشن دان میں [illegible] میں جو نظر آتا ہے کہ ذرہ کا [illegible] ہے بلکہ وہ محض ایک خیالی اور موہوم مقدار ہے۔ جیسے بعض نے کہا ہے کہ ذرہ جو کے ایک جز کا چوبیسواں حصہ لیکن درحقیقت ان تعبیرات سے ان کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ ذرہ شی کے قلیل و صغیر حصہ کو کہتے ہیں

[illegible] ونقص [illegible] ہو سکتی ہے [illegible] کے وجود کا احساس [illegible] بصیرت کے لیے [illegible] مشکل ہے [illegible] وجود [illegible] محسوس [illegible] ہے [illegible] وجود رکھتا ہے۔ تاہم حضرت [illegible] کا [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] حدیث [illegible] کا [illegible] ہوگا [illegible] کامل ہوگا۔ [illegible] تصدیق کا [illegible] کتاب الایمان [illegible] مفصل گفتگو ہو چکی ہے۔

جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا اس کی نجات ہوگی اس کا کیا مطلب ہے

واضح ہو کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ جس پر ظاہریت [illegible] ہے [illegible] احادیث سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] نہیں ہے [illegible] اور [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] نجات [illegible] جنت میں داخل کیا جائے گا

[illegible] صاحب نے [illegible] کا [illegible] اس نظریہ [illegible] نجات [illegible] جائے گی [illegible] نہیں ہے [illegible] جائے گا [illegible] نجات [illegible] اور [illegible] حدیث [illegible] نتیجہ نکالنا بالکل غلط اور [illegible] ہے [illegible] ہے۔ [illegible] قرآن حکیم [illegible] تو پھر [illegible] قرآن

[illegible] اسی [illegible] قرآن [illegible]
[illegible] اور بعض [illegible] قرآن [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوگا۔

کتاب [illegible] حضور علیہ السلام کی دینی دعوت [illegible] کا مطلب [illegible] الرسل، ایمان بالملائکہ، ایمان با [illegible] مثلاً ایک شخص [illegible] علیہ السلام [illegible] ایمان کے تمام اجزاء پر ایمان رکھے [illegible] اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] محمد رسول اللہ [illegible] ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ [illegible] ایمان [illegible]

[illegible] ہوگا [illegible] موجود [illegible] ایمان [illegible] حدیث [illegible] ہے۔

ایمان میں کمی یا ضعف کا کیا مطلب ہے؟ [illegible] ایمان کا ضعف [illegible] ایمان کا نقص [illegible] ضعف [illegible]

پس ہر دو مذہب کی توجیہ نفس و وصف کے اس فرق کو ایک مثال سے سمجھئے۔

ایمان کے متعدد اجزاء ہیں: توحید، رسالت، ملائکہ، آخرت، [illegible] جن کا ماننا لازم ہے اور کسی ایک کا بھی انکار کفر کا مستلزم ہے۔ اب جو شخص ان اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا بھی انکار کرے تو اس کے متعلق یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس کا ایمان ناقص ہے [illegible] کو قرآن و سنت [illegible] کسی درجہ میں بھی ایمان نہیں [illegible] اور [illegible] جب [illegible] کے متعدد معتقدات [illegible] کہ بعض پر ایمان اور بعض کی تکذیب کی [illegible] اس سے [illegible] ایمان پر ایمان لانے کے دعویٰ کی [illegible] ایمان لانے کا مطلب [illegible] [illegible] کے [illegible] بھی ایمان کا [illegible] یہ شخص جس کا ایمان [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] اور اس کی [illegible] نہیں ہے۔

اس کے مقابل [illegible] وصف [illegible] کے معنی یہ ہیں [illegible] ایمان کے [illegible] ایمان کے [illegible] ایمان نے [illegible] [illegible] وصف [illegible] سے [illegible] کا فیصلہ ہوگا۔

بعض [illegible] ایمان کے [illegible] دونوں کا وصف [illegible] نہیں بعض [illegible] کے [illegible] وصف ہوگا اور [illegible] وصف [illegible] ہوگا مگر اس کے [illegible] نہیں [illegible] تو [illegible] افراد کی [illegible] ایمان کا [illegible] ایمان [illegible] وصف کے [illegible] [illegible] تمثیل [illegible] ہے۔

[illegible] کسی [illegible] کی [illegible] جس کے ایمان [illegible] ایمان [illegible] [illegible] توحید کے قائل ہو [illegible] ایمان [illegible] ایمان [illegible] [illegible] بات [illegible] ہے۔

[illegible] وصف [illegible] کسی ایک کی بھی [illegible] تکذیب [illegible] وصف [illegible] اس کے متعلق [illegible] [illegible] ایمان [illegible] ہوگا [illegible]

دوسری وضاحت [illegible] حدیث [illegible] ایمان [illegible] جس کے [illegible] ہیں [illegible] حدیث کے [illegible] [illegible] ایمان [illegible] کیونکہ [illegible] حضرت [illegible] [illegible] عزت [illegible] ذات

میں میرا [illegible] یہاں واعظ آیا ہے اس سے یہاں غیرت ... بیان ... چاہیے لیکن بعض [illegible] غیرت کا لفظ سے وہاں کی ... اس کے معنی ... کیونکہ غیرت لفظ سے جس طرح یہاں ... اس کی ... ہیں کہ بعض احادیث ... یہاں غیرت ... لفظ ... بخاری و مسلم میں یہ حدیث موجود ہے کہ جب سب لوگ سفارش کر چکیں گے تو اس کے بعد ارشاد باری ہوگا کہ فرشتوں اور مومنین کی سفارش ہو چکی اور ان کی سفارش قبول ہو گئی۔

ثُمَّ يَشْفَعُ الرَّحْمٰنُ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ (بخاری و مسلم)

پس ایک مٹھی بھر لے گا۔ پھر نکالے گا ... جنہوں نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا۔

اس حدیث میں غیرت ... یہاں ہے۔ ... غیرت ... بیان ... مطلب ... کسی بھی ... یہاں ہوگا ہی نہیں۔ حالانکہ ... قرآن کے صاف ... اللہ ... غیرت ... حدیث کا ... یہ ہے۔

هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللّٰهِ الَّذِينَ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ (بخاری و مسلم)

یہ لوگ ہیں آزاد کئے ہوئے اللہ کے ان کو جنت میں داخل کرے گا بغیر عمل کے جو انہوں نے کیا اور بغیر خیر کے جو انہوں نے آگے بھیجا۔

یہاں بھی ... ہے۔ یعنی یہ لوگ وہ ہوں گے جن کے پاس سوائے ایمان کے کوئی عمل نہ ہوگا ان کو بھی اللہ ... رحمت ... جنت میں داخل فرمائے گا۔

آیت اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ کے نزول کا بیان

۴۴۳ - لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ أَيُّ آيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ

حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو اس دن کو عید ٹھہرا لیتے۔ آپ نے فرمایا وہ کونسی آیت ہے۔ کہا اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ... فرمایا کہ ہم اس دن کو جانتے ہیں اور اس جگہ کو بھی جس میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ وہ مقام عرفات تھا جمعہ کا دن تھا اور حضور علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے کتاب المغازی، کتاب التفسیر اور کتاب الاعتصام میں بھی ذکر کیا ہے۔ مسلم ...

[illegible] حدیث روایت [illegible] ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

روزِ نعمت کو عید منانے کا ثبوت

جس روز کی [illegible] آیت جس میں اسلام کے [illegible] [illegible] [illegible] نعمت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

علامہ [illegible] [illegible] معشر اليهود [illegible] [illegible] [illegible] اكملت لكم دينكم [illegible] عليكم نعمتي [illegible] [illegible] [illegible] قد عرفنا ذلك اليوم [illegible] [illegible] [illegible] وهو قائم بعرفة يوم جمعة

[illegible] حضرت ابن عباس سے روایت ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بَابُ الزَّکٰوۃِ مِنَ الْاِسْلَامِ

باب اس امر کے بیان میں کہ زکوٰۃ بھی اسلام کا شعبہ ہے

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا [illegible] خالص [illegible] اسی کو پوجیں [illegible] نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں [illegible] دینِ حق ہے

[illegible] اعمال صالحہ سے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے اور اسی [illegible] چاہتے ہیں کہ یہ ظاہر کر دیں کہ زکوٰۃ [illegible] اسلام کا [illegible] ہے اور [illegible]

[illegible] اسلام میں سے ہے

۴۳- حدثنا اسمعیل قال حدثنی مالک [illegible] عن طلحة بن عبيد الله يقول جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الراس نسمع دوي صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنا فاذا هو يسئل عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات في اليوم والليلة فقال هل علي غيرها قال لا الا ان تطوع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وصيام رمضان قال هل علي غيره قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة قال هل علي غيرها قال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق

ایک شخص اہل نجد سے جن کے بال پراگندہ تھے [illegible] حاضر ہوئے۔ ہم ان کی آواز کی گنگناہٹ سنتے تھے [illegible] بات نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ وہ قریب آ گیا تو معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے متعلق حضور سے سوال کر رہا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ پانچ نمازیں دن رات میں فرض کی ہیں۔ اس نے کہا ان کے سوا بھی مجھ پر کوئی نماز فرض ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھنا چاہے۔ پھر حضور صلعم نے فرمایا۔ رمضان کے روزے۔ اس نے کہا کیا روزوں کے سوا بھی مجھ پر واجب ہیں۔ فرمایا نہیں مگر یہ کہ نفل ادا کرنا چاہے۔ پھر حضور صلعم نے ذکر زکوٰۃ کا کیا۔ اس نے کہا کیا زکوٰۃ کے سوا بھی [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں [illegible] پھر یہ شخص واپس ہوئے اور کہتے تھے قسم ہے میں اس پر زیادہ نہ کروں گا اور نہ کم [illegible]

[illegible]

[illegible] اس حدیث کو امام بخاری علیہ الرحمۃ نے [illegible] باب [illegible] اور [illegible] اسلام سے بیان کیا ہے اور [illegible] صلوٰۃ و صوم ہیں۔ حدیث [illegible] راوی [illegible] اسمعیل [illegible] روایت [illegible] مالک بن انس [illegible] اور [illegible] حضرت طلحہ سے [illegible]

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ جلیل القدر صحابی عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ ان کے [illegible] عثمان [illegible] قریبی ہے۔ بدر کے سوا تمام مشاہد میں حضور علیہ السلام [illegible] [illegible] حضور علیہ السلام کو [illegible] [illegible] آپ کا [illegible] حضور علیہ السلام نے طلحہ خیر و طلحہ [illegible] رکھا ہے [illegible] دو حدیثیں کو بخاری نے [illegible]

[illegible]

حدیث [illegible]

[illegible] اور سال گزرنے پر صرف زکوٰۃ فرض ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ اس کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوجاتے تھے [illegible]

[illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کامیاب ہوگیا [illegible]

[illegible]

[illegible] اس کی تفصیل بھی ہے کہ حضور [illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب — جنازہ کے ساتھ جانا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے

۴۵ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ

حضرت ابوہریرہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ [illegible] اور اس کے ساتھ رہے حتی کہ نماز پڑھے اور [illegible] سے فارغ ہو تو وہ دو قیراط [illegible] لے کر لوٹے گا [illegible] کے برابر ہوگا اور جس نے صرف نماز جنازہ پڑھی اور دفن سے قبل واپس ہوگیا تو وہ صرف ایک قیراط لے کر لوٹے گا۔

فوائد و مسائل [illegible] حدیث [illegible] میت [illegible] رکھتے ہیں [illegible]

[illegible] میت [illegible] تحقیق [illegible] پیچھے [illegible] فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ تعاقب [illegible] جب تک کسی کے پیچھے [illegible]

[illegible]

بَابُ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يُحْبَطَ عَمَلُهُ

باب: [illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible] اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ [illegible] حبط [illegible] شرع میں [illegible] وقت شروع [illegible] مقصود [illegible]

[illegible] فرمایا جب میں نے اپنی قوم کا

[illegible]

حضرت ابراہیم تیمی [illegible]

[illegible]

ابن ابی ملیکہ [illegible]

ایک مغالطہ کا جواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

معجزہ [illegible]

[illegible] ایک ابن الصیاد اور [illegible] کے درمیان حضور [illegible]

[illegible] سے حضور علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آیت [illegible]

[illegible] انہوں نے جب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۱۸۴۔ وَعَنْ زُبَیْدٍ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُہٗ کُفْرٌ۔

بخاری

زبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ میں نے ابو وائل سے مرجئہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن مسعود نے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔

فوائد و مسائل: (۱) اس حدیث کو امام بخاری نے ادب میں اور مسلم نے کتاب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

[illegible] حدیث کو بیان کیا ہے ۔ سباب کے معنی آدمی کے ناموس اور عیب لگانے کے ہیں یعنی گالی دینا ۔ فسوق فسق و اس کے اصل معنی نکلنے کے ہیں جیسے بولتے ہیں ۔ فسقت الرطبة یعنی کھجور اپنے چھلکے سے نکل گئی ۔ اصطلاح شریعت میں فسق کے معنی [illegible] کے حکم کے خلاف چلنے کے ہیں ۔ قرآن پاک میں شیطان کے متعلق ہے فسق عن امر ربہ یعنی شیطان اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل گیا اور فسق کفر سے کم ہے ۔ واضح ہو کہ فسق کا [illegible] کفر و شرک [illegible] ہے ۔ یعنی کبھی فسق سے [illegible] کفر و شرک ہوتا ہے اور کبھی [illegible] کفر و شرک سے کم [illegible] سیاق [illegible] شرعیہ آخر ہیں ۔ [illegible] معنی [illegible] کے ہیں ۔

[illegible] حدیث [illegible] کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ گناہ کچھ نقصان نہیں دیتا ۔ اور [illegible] حضرت [illegible] حدیث [illegible] مرجیہ کے خیال کی تردید فرمائی ۔

قتالہ کفر ۔ مسلمان کو گالی دینا [illegible] ہے ۔ [illegible] کفر ہے ۔ یہاں کفر سے [illegible] آدمی کو [illegible] حدیث [illegible] مسلم [illegible] مسلمان سے جنگ کرتا ہے [illegible] حق [illegible] کرتا ہے [illegible] مسلمان [illegible] مسلمان [illegible] کفر [illegible] سے [illegible]

[illegible] عن انس قال اخبرني عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يخبر بليلة القدر فتلاحى رجلان من المسلمين فقال اني خرجت لاخبركم بليلة القدر وانه تلاحى فلان وفلان فرفعت وعسى ان يكون خيرا لكم فالتمسوها في السبع والتسع والخمس ۔ بخاری

حضرت انس کہتے ہیں مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کی خبر دینے کے لئے باہر تشریف لائے ۔ اتنے میں دو مسلمان جھگڑنے لگے ۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا میں شب قدر کی خبر دینے آیا تھا لیکن فلاں فلاں جھگڑ رہے تھے اس لیے وہ اٹھالی گئی اور شاید شب قدر کی تاریخ کا اٹھا لیا جانا تمہارے لیے بہتر ہو [illegible] شب قدر کو رمضان کی ۲۴-۲۹-۲۵ تاریخ کو تلاش کرو ۔

فتلاحی ۔ باب تفاعل سے ہے ۔ اس کے معنی جھگڑنے کے ہیں ۔ ملاحاة جھگڑنا [illegible] گالی دینے کو کہتے ہیں ۔ التمسوا ۔ التماس کے معنی طلب کرنے کے ہیں ۔ رجلان سے مراد عبد اللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک ہیں ۔ کعب کے عبد اللہ پر قرض تھے ۔ اس قرض کے معاملہ میں ان کے درمیان جھگڑا ہوا ۔ [illegible] حضور علیہ السلام کی موجودگی میں [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس لیے [illegible] شب قدر [illegible] تمہارے جھگڑے [illegible] کی وجہ سے شب قدر اٹھا لی گئی ۔

[illegible] [illegible] حضرت کعب [illegible] قریش کے سلسلہ میں [illegible] [illegible] حضور نبی علیہ السلام [illegible] [illegible] [illegible] قریب ہی تھی [illegible] [illegible] قیام کر گئے [illegible] کی تلاش [illegible] [illegible] [illegible] اختلاف میں [illegible] [illegible]

بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب حضرت جبرئیل علیہ السلام کا حضور علیہ السلام سے ایمان، اسلام، احسان اور [illegible]

عَنِ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ ثُمَّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ دِيْنًا وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْإِيْمَانِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ

[illegible] کے متعلق سوال کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دینا، پھر یہ فرمانا کہ جبرئیل آئے تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لئے، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب باتوں کو دین قرار دیا [illegible] اور جو کچھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبد القیس سے ایمان کے بارے میں بیان فرمایا [illegible] اور حق تعالیٰ کا ارشاد: جو کوئی اسلام کے سوا دوسرا دین چاہے گا تو وہ ہرگز قبول نہ ہوگا۔

واضح ہو کہ [illegible] مقصود یہ بتلانا ہے کہ اسلام، ایمان، احسان، قیامت کا اعتقاد وغیرہ سب [illegible] اسلام اور ایمان [illegible] حدیث [illegible] اسلام و ایمان میں مغایرت ثابت کرتی ہے [illegible] اس آیت سے بھی [illegible] معلوم ہوا ہے کہ اسلام اور دین ایک چیز ہے۔

۴۸ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ نے فرمایا [illegible] بیان کئے [illegible] کیا [illegible] ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] اور [illegible] اس نے سوال کیا احسان کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اس طرح گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے پس اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے سوال کیا [illegible] قیامت کے متعلق [illegible] کی نشانیاں [illegible] اور [illegible] سوائے اللہ کے پھر [illegible] کا ذکر ہے [illegible]

[illegible]

مسائل [illegible] حدیث [illegible] قرآن مجید کے تمام [illegible] اسی طرح یہ حدیث [illegible] شروع کیا ہے [illegible] حدیث سے [illegible] شریعت کے علوم کا [illegible] امام بخاری نے [illegible] اور [illegible] ترمذی [illegible] محدثین نے بھی اس حدیث کو اپنے مصنف میں ذکر کیا ہے۔

[illegible] کے معنی ظاہر ہونے کے ہیں۔ [illegible] اِذَا الْاَرْضُ [illegible] زمین کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت جبرئیل [illegible] نہیں ہوتی [illegible] ذات مقدس [illegible]

[illegible]

[illegible] احسان کے لغوی معنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قیامت کی علامت [illegible]

[illegible]

حدیث [illegible] کو امام بخاری نے کتاب [illegible]

باب اسلام، احسان اور قیامت کا بیان

میں بھی ذکر کیا ہے۔ محدثین کرام اس حدیث کو [illegible] کہتے ہیں۔ جیسے سورۂ فاتحہ قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔ ایسے ہی یہ حدیث علوم سنت کا خلاصہ ہے اور اس [illegible] حدیث میں [illegible] اسلام، احسان، قیامت اور اس کی علامات کا ذکر ہے۔ [illegible] ایمان باللہ [illegible] کا ذکر ہے۔ [illegible] نماز، زکوٰۃ، روزہ کا ذکر ہے [illegible] اور احسان [illegible] کا بھی ذکر ہے [illegible] کا بھی ذکر ہے [illegible] کا ذکر ہے [illegible]

ایمان کے لغوی معنی کسی کے اعتبار و اعتماد پر کسی بات کو سچ ماننے کے ہیں کما فی قولہ تعالیٰ

ایمان کے معنی

وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ (سورۂ یوسف ع ۲)

شرعاً ایمان یہ ہے کہ جو [illegible] اللہ کے پیغمبر [illegible] اس کی تصدیق [illegible] کسی قسم [illegible] اس کی تکذیب ہے جو انسان کو کافر [illegible] مؤمن [illegible]

[illegible] کی طرف سے لائے تھے ان کی [illegible]

[illegible] سے متعلق [illegible] صلی اللہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں۔ [illegible]

[illegible] حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں

[illegible] کی جو ضروری باتیں بیان فرمائی ہیں۔ [illegible]

[illegible] ۲۲ [illegible] ۳۰ ہیں۔

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] پر [illegible]

[illegible] [illegible] مستقل [illegible] حیثیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فرشتے [illegible]

[illegible] ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ع ۱۰

[illegible]

[illegible] پیغمبروں کو بشارت دینے کے لیے [illegible] حضرت لوط علیہ السلام

[illegible]

فرشتے انسانوں کے اعمال کی نگہبانی اور نگرانی کرتے ہیں [illegible] ثواب اور گناہ کے کاموں کو لکھتے ہیں۔ الانفطار ع

[illegible]

[illegible] انسانوں کے [illegible] پر اللہ تعالیٰ کی رحمت یا لعنت لے کر نازل ہوتے ہیں [illegible]

شوریٰ ع ۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ملائکہ کے متعلق ایک شبہ اور اس کا جواب [illegible]

[illegible]

لقاء الٰہی پر ایمان [illegible] جیسا کہ قرآن مجید [illegible] فرمایا ہے۔ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ [illegible] یعنی جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ عمل صالح کو اختیار کرے اور [illegible] کسی کو شریک نہ کرے [illegible]

[illegible]

ایمان بالرسل [illegible] وہ سب اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور پیغمبر تھے [illegible]

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ — [illegible] اللہ پر اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں

وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ — پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ ہم اس کے رسولوں کے

رُّسُلِهٖ [illegible] — درمیان تفریق نہیں کرتے۔

[illegible] میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ [illegible] کے فرشتوں [illegible] کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت [illegible] کچھ فرق نہیں [illegible] کے بعض رسولوں کو [illegible] نہیں مانتے۔ [illegible] وہ یقیناً کافر [illegible] یہ خصوصیت ہے کہ اس میں مومن ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ تمام انبیاء کی نبوت کی تصدیق کی جائے۔ اس کے برعکس دنیا کے کسی مذہب میں یہ بات نہیں ہے۔ [illegible] یہودی کے لیے حضرت [illegible] علیہ السلام کے سوا کسی اور کو پیغمبر ماننا ضروری نہیں ہے۔ ایک عیسائی [illegible] پیغمبروں کا انکار کر کے بھی عیسائی رہ سکتا ہے۔ ایک ہندو [illegible] وغیرہ کا انکار کر کے بھی ہندو رہ سکتا ہے۔ لیکن حضور سید المرسلین کی [illegible] کے ساتھ [illegible] کسی پیغمبر کا انکار کر کے [illegible] اسلام میں تمام [illegible] کی تصدیق [illegible] ایمان میں داخل ہے۔ پھر نبوت و رسالت کے متعلق مندرجہ ذیل [illegible] ضروری ہے۔

[illegible] مستقل طور پر [illegible] نبوت [illegible] نہیں ہے [illegible] نبوت میں [illegible] کسی نبی کی نبوت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] علیہ السلام کی نبوت [illegible] کی [illegible] انبیاء [illegible] مقام [illegible] علیہ السلام [illegible] انبیاء کے سوا [illegible] حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ [illegible] نبوت کا سلسلہ [illegible] آپ پر نبوت و رسالت ختم کر دی گئی اور دین کامل ہو گیا۔ [illegible] کے لیے [illegible] آپ ہی کے [illegible] آپ کی ہدایات کی پیروی [illegible] انبیاء [illegible] معجزات [illegible] ان کی تعلیم [illegible] کی اصل [illegible] پاک ہیں اور تمام انبیاء علیہم [illegible] کے مطابق موت [illegible] زندہ ہو گئے۔ [illegible] شیخ عبدالحق محدث دہلوی [illegible] اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو غیب پر مطلع کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب [illegible] کا علم [illegible] زمین و آسمان کا ہر ذرہ آپ کے پیش [illegible] حدیث طبرانی [illegible] اللہ عزوجل کے سب [illegible] ہیں۔ آپ تمام انبیاء علیہم السلام کے نبی ہیں [illegible] آپ [illegible] نہیں ہو سکتا۔ آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قاسم ہیں۔ آپ کا مرتبہ [illegible] کے دیدار کا شرف حاصل کیا اور [illegible]

[illegible] فرمایا

نوٹ . [illegible]

اسلام کے معنی اور اس کی حقیقت

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کو بیان فرما چکے تو [illegible] آپ نے اسلام کے متعلق سوال کیا [illegible] واضح ہو کہ اسلام [illegible] [illegible] اسلام [illegible] [illegible] کے [illegible] ہیں جیسا کہ [illegible]

۱. فالٰهکم الٰه واحد فله اسلموا (حج ع ۵)	تمہارا اللہ وہی الٰہ واحد ہے لہٰذا تم اسی کے مطیع و مسلم ہو جاؤ۔
۲. ومن احسن دیناً ممن اسلم وجهه لله (نساء ع [illegible])	اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جس نے اپنے آپ کو سپرد کر دیا یعنی اللہ کا مطیع و مسلم ہو گیا
۳. ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین (آل عمران ع ۹)	اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین طلب کرے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں سخت نقصان میں رہے گا۔

[illegible]

بحوالہ شہادت [illegible]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت [illegible]

عبادت کے معنی

عبادت کے معنی انتہائی تذلل اور غایت خضوع کے ہیں یعنی انسان اپنے آپ کو [illegible] عاجزی اور ذلت کا [illegible] عبادت کا تعلق [illegible] عاجزی [illegible] ذلت و پستی کا اظہار [illegible]

ے متعلق صفات مستقلہ کا عقیدہ رکھا جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ خود بخود اس میں موجود ہیں، کسی کی عطا کردہ نہیں۔ اور یہ صفات ذاتیہ استحقاق عبادت کا مناط و مدار ہیں۔ ان صفات ذاتیہ کا کسی میں ثابت کرنا استحقاق عبادت و الوہیت کا ثابت کرنا ہے اور جو صفت مستحق عبادت کا مناط ہے، خواہ وہ علم ہو یا قدرت، تصرف ہو یا سمعیت، اس کا ذاتی اور مستقل ہونا ضروری ہے ورنہ انبیاء و ملائکہ کا مستحق عبادت ہونا لازم آئے گا، کیونکہ عطائی غیر مستقل صفات سمع و بصر و تصرفات میں پائی جاتی ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ استحقاق عبادت کے لیے صفات مستقلہ لازم ہیں، اور صفات مستقلہ کے لیے استحقاق عبادت لازم ہے۔ کسی کو مستحق عبادت کہنا اس کے لیے استقلال ذاتی کو ثابت کرنا ہے اور کسی کے حق میں ذاتی ثابت ماننا مستحق عبادات قرار دینا ہے۔

عبادت و تعظیم میں فرق

یہیں سے عبادت و تعظیم کا فرق معلوم ہو گیا۔ عبادت میں تعظیم بھی ہوتی ہے اور جس کی تعظیم کی جائے اس کے واجب الوجود اور مستحق عبادت ہونے کا اعتقاد بھی ہوتا ہے۔ تعظیم میں یہ اعتقاد نہیں ہوتا یعنی ہر عبادت تعظیم ہے مگر ہر تعظیم عبادت نہیں ہے۔ لہٰذا غیر اللہ کی عبادت شرک ہے، تعظیم شرک نہیں ہے بلکہ جائز بلکہ بعض کی تعظیم فرض عین ہے۔ مثلاً قرآن پاک اور انبیاء کرام علیہم السلام و ملائکہ کی تعظیم و توقیر۔ بعض کی تعظیم واجب ہے مثلاً والدین کی۔ بعض لوگ تعظیم و عبادت میں فرق نہیں کرتے یا ان کے معنی سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ وہ غیر اللہ کی تعظیم ہوتے دیکھتے ہیں جیسے مرشد کا ہاتھ چوم لینا تو کہہ دیتے ہیں کہ شرک ہے، حالانکہ یہی ہے کہ تعظیم کی وہی صورت شرک ہو جاتی ہے جس میں معتقد کی الوہیت کا اعتقاد ہو۔ اس کے علاوہ تعظیم کی جتنی بھی صورتیں اور شکلیں ہیں، ان میں سے بعض ناجائز و حرام ہو سکتی ہیں مگر شرک و کفر ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً قبر کو سجدہ کرنا اور معبود کی الوہیت و واجب الوجود ہونے کا عقیدہ رکھ کر اور اس کے صفات مستقلہ مان کر سجدہ کرنا شرک ہے۔ لیکن یہ اعتقاد نہ ہو اور محض قبور کی تعظیم کے لیے سجدہ کرے تو یہ ناجائز و حرام ہے مگر شرک نہیں ہے۔ جو تعظیم کسی کی الوہیت و واجب الوجود ہونے کے اعتقاد کے بغیر کی جائے اس میں تو یہ ہو سکتا ہے کہ اس تعظیم کی کچھ صورتیں ناجائز و حرام ہوں، مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ مذکورہ بالا اعتقاد کے بغیر تعظیم کی جائے وہ شرک قرار پا جائے۔ سجدہ ہی کو لیجئے۔ مطلقاً غیر اللہ کو سجدہ کرنا اگر شرک مان لیا جائے تو پھر تو (معاذ اللہ) تمام ملائکہ اور برادران یوسف علیہ السلام بھی مشرک قرار پائیں گے۔ کیونکہ قرآن پاک نے یہ تصریح کی ہے کہ ملائکہ نے حضرت آدم کو اور برادران یوسف نے حضرت یوسف کو سجدہ کیا تھا بلکہ یہ کہنا پڑے گا کہ خود اللہ عزوجل نے شرک کا حکم دیا (معاذ اللہ)

ظاہر ہے کہ ملائکہ کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا اور برادران یوسف کا جناب یوسف علیہ السلام کو سجدہ کرنا ان کو واجب الوجود جان کر سجدہ کرنا نہ تھا بلکہ اللہ کا بندہ اور اس کی مخلوق سمجھ کر محض تعظیم کے لیے سجدہ تھا۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو تعظیم کسی کی الوہیت اور واجب الوجود ہونے کے عقیدے کے ساتھ نہ کی جائے وہ شرک ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی۔

ہم اہل سنت و جماعت انبیاء کرام و بزرگان عظام کی تعظیم ضرور کرتے ہیں۔ ان سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں مگر نہ ہی ان کو مستقل بالذات مانتے ہیں اور نہ استقلال ذاتی ان کے لیے ثابت کرتے ہیں، اور نہ انہیں مستحق عبادت جانتے ہیں، اور نہ واجب الوجود لہٰذا ہم

محض تعظیم کے ارادہ سے [illegible] وہابیہ دیوبندیہ کا شرک کا فتویٰ [illegible] کسی طرح بھی درست نہیں ہے کیونکہ [illegible]

نہیں مانتے [illegible] جیسے [illegible]

[illegible] سمجھتے ہیں [illegible]

شرک کی تعریف

شرک کے معنی شریک کرنے [illegible] کسی [illegible]

[illegible] کسی [illegible] مثلاً [illegible]

[illegible]

[illegible] ہرگز شرک نہیں [illegible]

الاشراك هو اثبات الشريك في الالوهية بمعنى وجوب الوجود كما للمجوس او بمعنى استحقاق العبادة كما لعبدة الاصنام	شرک یہ ہے کہ کسی کو الوہیت میں شریک ثابت کیا جائے بمعنی وجوب وجود جیسے مجوس کرتے ہیں یا بمعنی استحقاق عبادت جیسے بت پرست کرتے ہیں۔ شرح عقائد

حضرت شیخ محقق دہلوی اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں [illegible] شرک سہ قسم است [illegible]

[illegible] مطلب یہ ہے کہ [illegible] دوم [illegible]

کے سوا [illegible] عبادت کرے یا [illegible] عبادت سمجھے [illegible]

[illegible] بالکل [illegible]

صرف اللہ [illegible] عبادت کا مستحق [illegible] جو شخص [illegible] سوا کسی اور کو [illegible]

بھی [illegible] عبادت کا مستحق [illegible]

[illegible]

[illegible] اس [illegible]

[illegible] جیسے [illegible]

[illegible] کسی کے [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] اسی طرح اگر کوئی کسی دوسرے کی عبادت کرے [illegible] مشرک

[illegible] مستحق عبادت سمجھتے ہیں اور ان کی عبادت کرتے

مشرک ہیں۔ لیکن [illegible] کمالات [illegible] ہیں اور [illegible]

وہ ہرگز مشرک نہیں۔ مثلاً کوئی شخص آدمی کو سمیع و بصیر کہے اور یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو صفت سمع و

[illegible] مشرک نہیں۔ شرک تب ہوتا ہے کہ [illegible] سمع و بصر [illegible]

یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک نے اللہ عزوجل کی صفات میں سمیع و بصیر ذکر کیا ہے۔ مگر اس کے باوجود انسان کو بھی

بصیر قرار دیا ہے۔ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا اور یہ شرک اس لیے نہیں کہ انسان میں جو سمع و بصر ثابت

[illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] سکتی ہیں [illegible]

[illegible] [illegible] شرک ہے۔ اگر [illegible]

[illegible] دیکھتے ہیں [illegible]

[illegible] [illegible] فائدہ

[illegible] [illegible]

[illegible] اگر خدا چاہے تو [illegible]

[illegible] تو وہ شرک ہے اور [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] نہیں ہے۔

احسان کے معنی

[illegible] احسان [illegible] اصطلاح ہے [illegible]

بَلىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ	ہاں جس نے اپنا منہ اللہ کے سپرد کر دیا اور وہ محسن ہے یعنی وصف احسان کا بھی حامل ہے تو اس کے لیے اس کے رب کے پاس اجر ہے۔
وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ	اور اس سے بہتر دین والا کون ہو سکتا ہے۔ جس نے اپنی ذات کو اللہ کے سپرد کر دیا اور وہ محسن ہے

معلوم ہوا کہ [illegible] ایک خاص [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] احسان [illegible]

[illegible] آنکھوں کے سامنے ہے اور گویا ہم اسے دیکھ رہے ہیں:

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] [illegible] کے ساتھ ہے

جس وقت بندہ یہ محسوس کرے کہ میرا رب میری ہر حرکت و سکون کو دیکھ رہا ہے۔ وہ حاضر و ناظر ہے۔ میرے ہر کام پر خبر ہے۔ اس تصور کے ساتھ جب بندہ عبادت کرتا ہے تو اس کی بندگی میں ایک خاص شان نیاز مندی ہوگی جو اس کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ جب کہ بندہ دل میں اس احساس سے خالی ہو تو احسان یہی ہے کہ تمہارے قول کی بندگی اس طریقے سے کی جائے کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے اور تم اس کے سامنے ہیں اور وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

یہ معلوم ہو گیا کہ احسان اور اخلاص دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ عمل میں جو کچھ چاہے وہ رضاء الٰہی ہی تو ہے اور یہ جبھی ہو سکتا ہے جب کہ یہ یقین ہر وقت قائم رہے کہ اس قادر مطلق سے ہماری کوئی حرکت پوشیدہ نہیں ہے۔ اور جب اس تصور سے عمل کیا جائے تو یقیناً اس میں خلوص ہوگا

ہر عمل میں احسان

پھر احسان کا تعلق صرف نماز ہی سے نہیں ہے کہ اس نماز کو پورے خشوع و خضوع سے پڑھے بلکہ اس کا تعلق انسان کی پوری زندگی سے ہے۔ اسی لیے اس واقعہ کی دوسری روایتوں کے الفاظ یہ ہیں:

۱۔ أَنْ تَخْشَى اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ	احسان یہ ہے کہ تم خدا سے اس طرح ڈرو گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔
۲۔ أَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ	احسان یہ ہے کہ تم ہر کام اللہ کے لیے اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔

ان دونوں حدیثوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ احسان کا تعلق صرف نماز سے نہیں بلکہ تمام اعمال سے ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر عبادت و بندگی اور اس کے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری اس طرح کی جائے اور عبادت اس طرح ادا کی جائے کہ گویا وہ ہمارے سامنے ہے اور ہماری ہر حرکت و سکون کو دیکھ رہا ہے۔ یہی احسان ہے

کیا دنیا میں دیدارِ الٰہی ممکن ہے

بعض لوگ کانک تراہ حدیث کے اس ٹکڑے سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ دنیا میں بھی اللہ عزوجل کا دیدار ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: فان لم تکن تراہ سے مراد یہ ہے مقام فنائی مراد ہے کہ جب بندہ اپنی ذات کو بالکل فراموش کر دے گا تو پھر اس کو دیکھ سکے گا اس صورت میں پہنچ کر وہ خدا کو دیکھ لے گا لیکن یہ معنی کرنا صحیح نہیں کیونکہ اس کے متعلق تو معلوم ہے کہ کوئی دنیا میں خدا کو دیکھ ہی نہیں سکتا۔ مسلم شریف میں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَعَلَّمُوْا أَنَّكُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتّٰى تَمُوْتُوْا	جان لو تم اس دنیا میں خدا کو نہیں دیکھ سکتے حتیٰ کہ مر جاؤ (مسلم شریف)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دنیا میں دیدار باری تعالیٰ ممکن نہیں البتہ آخرت میں مومنوں کو اس کی دید حاصل ہوگا جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اس کے بعد قرآن پاک میں ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ	اپنے رب کی موت آنے تک عبادت کرو

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی اس وقت تک مکلف ہے جب تک کہ زندہ ہے اور مرجانے کے بعد اس پر کچھ فرض نہیں رہتا۔ اور اگر عبادت یقین کی آخر حد یعنی عرفان کا پیدا ہونا ہے تو پھر تو پیدا ہونے کے بعد اس پر نماز فرض ہی نہیں رہے گی [illegible] یقین موت کے بعد ہی ہوتا ہے یہ نہیں کہ جس کو عرفان پیدا ہو جائے وہ عبادت ہی ترک کر دے حالانکہ یہ بات نہیں ہے اور خود حدیث بھی اس مطلب کے حق میں نہیں ہے کیونکہ "كأنك تراه" کا صاف مطلب یہ ہے کہ تم عبادت میں خوف خشوع و خضوع پیدا کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ [illegible] تو اگر چہ تم اس کو نہیں دیکھتے ہو وہ تم کو دیکھ رہا ہے ادب و عظمت وغیرہ۔ بہت زیادہ عبادت و بندگی ایسی ہونی چاہیے جیسی کہ [illegible] میں ہوتی ہے یہ مطلب حدیث کا یہ مطلب بیان کسی طرح درست نہیں ہے کہ عبادت اسی وقت تک ہے جب تک [illegible] ہو جاتا ہے ہم۔ ہاں بعض حضرات کہتے ہیں کہ حدیث کے اس ٹکڑے کا یہ مطلب یہ ہے کہ [illegible] ہے۔

اول: كأنك تراه عبادت کرو اللہ کی گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو یعنی عبادت مشاہدہ حق کے ساتھ یہ مقام مشاہدہ کا بیان ہے۔ دوسرا: فإن لم تكن تراه۔ یعنی اگر یہ مقام مشاہدہ نصیب نہ ہو تو عبادت کرو اللہ کی اس طرح کہ تم اس کے سامنے ہو اور وہ تمہیں دیکھ رہا ہے یہ مقام [illegible] عارفوں کا [illegible] ہے کہ [illegible] مشاہدہ [illegible] تجلیات [illegible] ہے کہ ہر ایک کو یہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا [illegible] کا مشاہدہ کرے اس کا [illegible] [illegible] ہے۔ جس کا تقویٰ بڑھا ہوا ہو گا وہ [illegible] اور [illegible] حدیث کا مشاہدہ کرے گا اور جو [illegible] ہو گا وہ [illegible] رہے گا۔ بہرحال اس توجیہ پر احسان کے دو درجے ہوگے

قیامت کا اعتقاد اس کے بعد سائل نے پوچھا۔ حضور علیہ السلام، قیامت کب آئے گی اس کے جواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے سوال ہو رہا ہے وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا یعنی قیامت [illegible] ہے اور اس کا علم سوائے خدا کے کسی مخلوق کو نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جس میں [illegible] [illegible] ہے کہ [illegible] ان الله عنده علم الساعة [illegible] [illegible] کے اعتقاد [illegible] قیامت پر ایمان ہے۔ [illegible] یعنی ایک [illegible] [illegible] ہو جائے گی [illegible] سوائے [illegible] [illegible] جب اللہ تعالیٰ چاہے گا دوبارہ مخلوق کو پیدا فرمائے گا قرآن پاک میں قیامت [illegible] سے ذکر [illegible] اور [illegible] پیدا [illegible] ہے۔ مختصر [illegible] ایک دن ایسا آئے گا جس کو [illegible] سب [illegible] ہو جائے گا اس کے بعد دوبارہ [illegible] اعمال کا مواخذہ ہوگا۔ حساب و کتاب کے [illegible] جزا و سزا دی جائے گی جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل کر دیے جائیں گے اور حیات و ممات کا سلسلہ ختم ہو جائے گا

قیامت کی علامتیں اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی علامتیں بیان فرمائی ہیں۔ حدیث

[illegible] قیامت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام نے فرمایا [illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ جبریل ہیں [illegible]

[illegible] مشکوٰۃ [illegible]

کیا قیامت کا علم کسی کو نہیں [illegible] جبریل امین نے حضور علیہ السلام سے [illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات [illegible] کتاب الایمان میں تحریر فرمایا ہے کہ

[illegible] تعلیم الٰہی بحساب عقل ہیچ کس
[illegible] امور غیب اند کہ جز خدا کسے آں را نداند مگر

یعنی مراد یہ ہے کہ ان امور غیب کو [illegible] کے بتائے ہوئے
عقل کے اندازے سے کوئی نہیں جان سکتا [illegible]

کہ [illegible] خدا کے دائرے میں وہ الہام ہو [illegible] سوا کوئی نہیں جانتا مگر جس کو اللہ تعالیٰ بتا دے خواہ وحی سے یا الہام سے۔

تفسیرات احمدیہ میں اسی آیت کے ماتحت [illegible] نے تحریر فرمایا [illegible] کوئی نہیں جانتا [illegible] تفسیرات احمدیہ

یہی مضمون تفسیر صاوی [illegible] تفسیر روح البیان زیر آیت [illegible] تفاسیر میں ہے کہ ان پانچوں باتوں کا علم بے تعلیم الٰہی کسی کو نہیں لیکن [illegible] کو بھی حاصل ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیلی معلومات اور مکمل جوابات کے لیے کتاب [illegible] صاحب علیہ الرحمۃ مراد آبادی کا دیکھنا مفید ہوگا۔ حدیث چونکہ [illegible] مفصل گزری۔

اب احادیث [illegible] جن سے واضح ہوگا کہ حضور علیہ السلام کو [illegible] کا علم بھی عطا [illegible] حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور [illegible] جنت میں اور [illegible] واضح [illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى [illegible] (مشکوٰۃ باب المعجزات)

حضور علیہ السلام نے تمام ان واقعات کی [illegible] قیامت تک ہونے والے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے قیامت تک کے [illegible] واقعات بیان فرما دیے تو [illegible] کا علم ہو کیونکہ [illegible] ہونے کی بات ہے اور حضور علیہ السلام کو یہ علم ہے کہ کون واقعہ کس [illegible] تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور کو قیامت کے وقت کا علم ہے۔

۲۔ ترمذی [illegible] میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ [illegible] ہوگا۔

مشکوٰۃ باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ میں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جب [illegible] جائیں گے تو بارش ہوگی جس سے آدمیوں کے جسم مکمل ہو جائیں گے۔ دیکھئے بارش کب آئے گی [illegible] اس کی خبر سینکڑوں برس پہلے دے رہے ہیں۔

۴۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کے پیدا ہونے کی اطلاع دی۔ اس سے واضح ہوا کہ حضور [illegible] لڑکا پیدا ہونے کی اس وقت سے [illegible] جب نطفہ بھی باپ کی پیٹھ میں نہیں۔ ایسے ہی حضور علیہ السلام نے [illegible]

...یں علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر دی — مشکوٰۃ شریف۔

۴۔ کل کی بات کی اطلاع اسی حدیث سے ثابت ہوتی ہے جس میں حضور علیہ السلام نے قیامت تک ہونے والے ...ت بیان فرما دیئے ... بوقت جنگ خیبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل ہم فوج کا نشان ایسے شخص کو دیں گے جس کے ہاتھ ... فتح ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ کل کی خبر حضور علیہ السلام نے دی۔

...حضور کی وفات شریفہ کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا قریب ہے کہ اس سال کے بعد تم ہماری ملاقات ... اور میری اس مسجد اور قبر پر ... حدیث کے الفاظ یہ ہیں: عسی ان لا تلقانی بعد عامی هذا ولعلک ان تمر بمسجدی هذا وقبری۔ اس حدیث میں حضور علیہ السلام نے نہ صرف اپنی وفات کی اطلاع دی بلکہ اپنی ... قبر مبارک کی جگہ بھی بتا دی۔ ... اس قسم کے مضمون کی سینکڑوں حدیثیں ہیں جو اس امر پر دال ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پانچوں چیزوں کا علم بھی عطا فرمایا۔ اور مفسر شہیر حضرت علامہ سید محمود آلوسی روح المعانی میں لکھتے ہیں:

لم یخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اعلمہ اللہ تعالیٰ بکل شیء (تفسیر روح المعانی ... ص ...)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر ایک چیز کا علم نہیں دے دیا۔

...کا علم آپ کو دیا گیا تھا ——— اور قیامت کے وقت کا علم عطا ہونا محال نہیں ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام ... کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا وقت قیامت ان پر ظاہر ہوگا۔ جب حضرت اسرافیل کو قیامت کے وقت کا علم دیا ... تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیوں ناممکن ہو۔ اسی لیے شارح بخاری علامہ قسطلانی فرماتے ہیں۔

لا یعلم متی تقوم الساعة الا الله الا من ارتضی من رسول فانه یطلعه علی ما یشاء من غیبه والولی التابع له یأخذ عنه	اللہ تعالیٰ کے سوا وقت وقوع قیامت کوئی نہیں جانتا سوائے ان کے جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے جو اللہ کے رسول ہیں ... غیب پر جس کو چاہتا ہے مطلع فرما دیتا ہے اور اولیاء اللہ جو رسولوں کے تابع ہوتے ہیں وہ ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔

...حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمت ... آپ ... تمام علوم ... جانتے ہیں ... امام قرطبی اور علامہ آلوسی اور سیوطی ... فرماتے ہیں کہ ... حضور کے وسیلہ سے علوم ... حاصل ہوتا ہے ——— ... فرماتے ہیں:

ومن ادعی علم شیء منها غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کاذباً فی دعواه	جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کے بغیر ان پانچ چیزوں کے علم کا دعویٰ کیا وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہوگا۔

اور سیدی حضرت عبد العزیز دباغ رضی اللہ عنہ سے جب ان پانچ چیزوں کے علم کے بارے میں پوچھا گیا تو

وسألته رضي الله عنه وعن سادتنا
العلماء كيف يخفى أمر الخمس عليه
صلى الله عليه وسلم والواحد من أهل
التصرف من أمته الشريفة لا يمكنه
التصرف إلا بمعرفة هذه الخمس (ابریز ص)

سیدی عبد العزیز دباغ فرماتے ہیں کہ انہوں
نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان پانچ
کیسے مخفی ہو سکتی ہے جب کہ آپ کی امت کے
کاملو اہل تصرف میں سے اور اس وقت تک
اس کا تصرف نہیں کر سکتے جب تک
انہیں علم نہ ہو۔

علم و فکر کے لیے یہاں یہ بات خصوصی طور پر غور و فکر کی مستحق ہے کہ حضرت جبرئیل نے وقت قیامت کے سوال پر لا ادری نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ جس وقت قیامت کا علم نہیں ہے بلکہ سائل سے زیادہ مسئول کے پاس بھی اس سوال کے بارے میں جواب نہیں جس کی وجہ سے اس کے کچھ اور پہلو ہیں۔ کا علم وقت کو مخفی رکھنے کا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بعض فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے اوقات سے حضور کو بہت کچھ علم عطا فرمایا اور علوم و معارف سے تعریف فرمائی۔

نبی علیہ السلام کو تین قسم کے علم عطا کئے گئے

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے علم عطا کئے ہیں۔ اول وہ علم جس کا تعلق تبلیغ احکام سے ہے تمام احکام کے وہ علوم جن کی تبلیغ تمام لوگوں کو فرض ہے وہ جن کی تبلیغ میں کوتاہی آپ کی شان نہیں بلکہ اس کے متعلق سورۃ مائدہ میں ارشاد ہے۔

يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك
من ربك وإن لم تفعل فما بلغت
رسالته والله يعصمك من الناس (مائدہ ع ۱۰)

اے رسول پہنچا دو جو کچھ اترا تم پر
ہے ایسا نہ ہوا تو تم نے رب کا کوئی پیغام نہ پہنچایا
تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔

دوم وہ علم جس کے متعلق حضور علیہ السلام کو اختیار دیا گیا ہے کہ جسے اس علم کا اہل سمجھیں اسے بتا دیں خصوصی طور پر حضرت حذیفہ ابن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منافقین کی پہچان کا علم دیا۔ وہ علوم جیسے ساتھ خصوصی طور پر حضرت ابو ہریرہ کو حاصل کیا اور انہیں وہ علوم عطا فرمائے۔ چنانچہ جناب ابو ہریرہ

حفظت من رسول الله صلى الله عليه
وسلم وعاءين فأما أحدهما فبثثته
وأما الآخر فلو بثثته قطع هذا
البلعوم

میں نے نبی علیہ السلام سے دو برتن علم
ایک تو وہ جس کو میں نے نشر کر دیا
دوسرا اگر نشر کر دوں تو میری گردن
کاٹ دی جائے۔

بخاری ج ۱ ص ۲۳

سوم وہ علوم جو اللہ تعالیٰ نے حضور کو دیے مگر دوسروں پر اس کے انکشاف سے منع فرما دیا۔ جیسے علوم خمسہ یعنی قیامت اور بارش کب ہوگی، کیا پیدا ہوگا، کون کہاں مرے گا، پیٹ میں کیا ہے اور سب کا علم بھی اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ مگر دوسروں پر ان کے اظہار دینے سے منع فرما دیا

چنانچہ علامہ شیخ احمد صاوی مالکی فرماتے ہیں

نعلم انه الحق انه لم يخرج نبينا
من الدنيا حتى اطلعه الله على هذه
الخمس ولكنه امره بكتمها

تفسیر صاوی ج ۳ ص ۲۱۶

علامہ نے فرمایا کہ حق بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پانچ چیزوں کے علوم پر مطلع نہیں فرما دیا۔ لیکن آپ کو ان علوم کے مخفی رکھنے کا حکم فرما دیا۔

اور چوتھی وجہ یہ کہ علم قیامت کے انکشاف سے اس لئے آپ کو منع فرمایا تھا کہ اس کی مصلحت دو وجوہ میں تھی ایک وجہ تو یہ ہے۔ جو قرآن میں ارشاد ربانی ہے۔

لا تأتيكم الا بغتة | قیامت نہیں آئے گی مگر تم پر اچانک

اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے وقت کا اظہار فرما دیتے تو حضرت قرآن کے مطابق قیامت اچانک نہ آتی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ قیامت کے واقع ہونے کا وقت معلوم ہو جاتا تو سارا عالم درہم برہم ہو جاتا۔ اور جب معلوم ہو جاتا کہ [illegible] سال [illegible] تمام ہو جائے [illegible] ممکن تھا۔ اس لئے قیامت کے اظہار سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منع فرما دیا

یہی وجہ ہے کہ جب [illegible] نے قیامت کی علامات سے متعلق سوال کیا تو حضور نے علامات قیامت [illegible] بیان فرما دیں۔ مثلاً یہ کہ [illegible] اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو قیامت کا علم تھا۔ بلکہ [illegible] آپ کو اس کے اظہار و انکشاف سے منع فرما دیا تھا۔ فافہم

حضور علیہ السلام کے قول مبارک ما المسئول عنها باعلم من السائل سے یہ بات ثابت

نوٹ نہیں ہوتی کہ حضور علیہ السلام کو قیامت کا علم نہیں تھا بلکہ اعلم تفضیل کا صیغہ ہے جس کے معنی [illegible] کہ حضور علیہ السلام اپنے آپ کو مخفی رکھنا چاہتے تھے [illegible] اسی لیے جبریل امین نے حضور علیہ السلام سے قیامت کی نشانیاں پوچھیں تو آپ نے بتا دیں بلکہ کثیر علامات قیامت متعدد دوسری احادیث میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ [illegible] اگر آپ کو قیامت کا علم نہ ہوتا تو اس سے قیامت کی نشانیاں پوچھنا کیا معنی رکھتا ہے۔ نیز [illegible] علیہ السلام نے جبریل امین کو جواب دیا [illegible] منصوص ہے کہ وقت قیامت کا علم [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] کے لیے [illegible] کہ وہ قیامت پر ایمان لائے اور قیامت کو حق سمجھے اور بس لیکن

وقت قیامت کے معلوم رہنے کی روشنی میں کرتی چاہیئے۔ چنانچہ اس حدیث کی شرح میں حضرت ملا علی قاری مرقات جلد اول میں اور امام قسطلانی اور علامہ عینی نے تحریر فرمایا ہے:۔

فَمَنِ ادَّعٰی عِلْمَ شَیْءٍ مِّنْهَا غَیْرَ مُسْنَدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ کَاذِبًا فِیْ دَعْوَاهُ (عینی جلد ۱ صفحہ ۳۳۳)

جو شخص ان پانچ چیزوں میں سے کسی چیز کے علم کا دعوی کرے حضور علیہ السلام کی طرف نسبت کے بغیر وہ دعوی میں جھوٹا ہے۔

یعنی جو شخص یہ دعوی کرے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سند کے بغیر قیامت کے وقت کو جانتا ہوں وہ جھوٹا ہے۔ حضور علیہ السلام کے واسطے کے بغیر کوئی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ اشعۃ اللمعات میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:۔

اَلْمُرَادُ لَا تَعْلَمُ بِدُوْنِ تَعْلِیْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی — مراد یہ ہے کہ ان پانچ امور کو خدا تعالیٰ کے بتانے بغیر [illegible]

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا کہ جب روح روشن ہو جاتی ہے اس کی نورانیت [illegible] کی صفائی ہو جاتی ہے اور قلب [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] سے علم و عمل دونوں طلب کرے یعنی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے اور شریعت کی پابندی کرے۔

حَتّٰی تَلْطُفَ الرُّوْحُ وَتَتَّسِعَ مِنْ تَعَبٍ [illegible] فَتَنْعَكِسُ مِنْهُ نُقُوْشٌ مَنْقُوْشَةٌ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ فَیَطَّلِعُ عَلَی الْمُغَیَّبَاتِ وَیَتَصَرَّفُ فِیْ اَجْسَامِ الْعَالَمِ السُّفْلِیِّ بَلْ یَتَجَلّٰی حِیْنَئِذٍ الْفَیَّاضُ الْاَقْدَسُ بِمَعْرِفَتِهِ الَّتِیْ هِیَ اَشْرَفُ الْعَطَایَا فَکَیْفَ بِغَیْرِهَا

حتی کہ اس کی روح لطیف ہو جاتی ہے اور قلب پھیل جاتا ہے تو پھر قلب پر لوح محفوظ کے نقوش منعکس ہو جاتے ہیں اور آدمی مغیبات پر مطلع ہو جاتا ہے اور عالم سفلی میں تصرف کرتا ہے بلکہ اس وقت فیاض اقدس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے جو کہ سب سے بہتر عطا ہے تو پھر دوسری کس شمار میں۔

حضرت ملا علی قاری کے اس ارشاد کا خلاصہ یہ ہوا کہ جب بندہ عبودیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچتا ہے تو اس کے لیے لوح محفوظ کے نقوش اور غیوب ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جب کہ ایک ولی و متقی کا یہ حال ہے تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مرتبہ ہوگا۔

مسائل حدیث

حدیث پاک بحث سے مندرجہ ذیل مسائل پر روشنی پڑتی ہے

ایمان یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر اور بعث و نشور پر ایمان لائے اور ان تمام چیزوں پر ایمان لائے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں۔ اسلام یہ ہے کہ بندہ بالکل اپنے رب کا مطیع و فرماں بردار بن جائے۔ اسی کا نام اسلام ہے اور ارکان اسلام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اسی کے مظاہر ہیں۔ احسان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا ایسا [illegible] مراقبہ حضور و شہود کی کیفیت نصیب ہو جائے کہ اس کے اعمال کی [illegible] کی طرح ہو [illegible] پیش ہو [illegible] بھاری [illegible] دیکھ رہے ہیں۔

مسلم شریف میں ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے دین کی باتیں پوچھو۔ صحابہ کرام سوالات کرتے ہوئے ڈرتے تو پھر جبریل امین انسانی شکل میں حاضر ہوئے اور نبی سے مذکورہ سوالات کئے۔ مرقات ج ۱ ص ۳۲۔

معلوم ہوا کہ جبریل امین کی حاضری اس لیے تھی تاکہ وہ اپنے عمل سے بتادیں کہ نبی علیہ السلام کے دربار میں حاضری کے آداب میں اور نبی سے سوال کرنے کا طریقہ کیا ہے۔

یہاں بخاری کی روایت میں ہے کہ جبریل آئے اور حضور کے سامنے بیٹھے جیسے نمازی بیٹھتا ہے [illegible] نسائی احمد [illegible] عینی ج ۱ ص ۲۹۲ مسلم شریف میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت ہے اس میں ہے کہ جبریل امین حضور علیہ السلام کے دربار میں دو زانو ہو کر بیٹھے اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں رکھ دیئے۔

حضرت علامہ عینی اس موقع پر لکھتے ہیں کہ جبریل امین مثل انسانی شکل میں حاضر ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ شکل بشری میں آتے ہیں اور اس میں حکمت یہ تھی کہ لوگوں کو ان سے دہشت نہ ہو کیونکہ انسان اپنی جنس کی طرف مائل ہوتا ہی وجہ ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کی طرف جبریل انسانی شکل میں آئے تھے۔ قرآن میں ہے۔ فتمثل لہا بشرا سویا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص نے طلوع کیا جس کا حال یہ تھا کہ سخت سفید لباس سیاہ بال پر سفر کا اثر بھی نہ تھا۔ جب انہوں نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا اور جواب سن کر چلے گئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ جبریل امین تھے تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ معلوم ہوا کہ جب ملائکہ بشر بن کر آئے اور اس ظاہری لباس کی وجہ سے ان پر بشر کی وجاہت ظاہر ہو [illegible] لباس بشری کے باوجود [illegible] ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو انسان ہی سمجھا [illegible] کہا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یہ انسان نہیں بلکہ فرشتہ اسی طرح حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں لباس بشریت میں جلوہ گر ہوئے اس لباس بشریت کی وجہ سے آپ پر لفظ بشر کا اطلاق ہوتا ہے بھی ہے

از وحدت ہے کوئی [illegible]　　　[illegible] میں [illegible] حقیقت میں خدا ہے

اس میں ملائکہ کی [illegible] ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہاں [illegible] جیسا کہ [illegible] مختلف [illegible] مرقات جلد اول ص ۳۴

علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جبریل امین کا حضور علیہ السلام سے صحابہ کی موجودگی میں سوالات کرنا اس لیے تھا کہ معلوم ہو جائے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم علم و معرفت کا خزینہ ہیں۔ حضرت جبریل نے زکوٰۃ کا [illegible] واضح ہو جائے کہ زکوٰۃ [illegible] جب تک کسی مستحق آدمی کو زکوٰۃ کا روپیہ دے کر اس کو مالک نہ بنا دے اس وقت تک زکوٰۃ ادا نہ ہوگی

یہاں سے حدیث مرفوع ختم ہے جو مع تفصیل و تقریر کے اوپر گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر ۴

بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ

باب اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جو اپنے دین کی حفاظت کیلئے گناہوں سے بچے

[illegible] کے معنی [illegible] دنیا میں گناہ سے بچنے کے ہیں اور ورع کے معنی ہیں کہ آدمی شبہات سے پرہیز کرے [illegible] کا حاصل [illegible] شبہات سے بچے وہ [illegible] شخص سے افضل ہے جو شبہات سے پرہیز نہ [illegible] کی [illegible] کے تحت [illegible] حدیث [illegible] شریف [illegible] مستقل [illegible] لکھے ہیں [illegible] اس حدیث سے ثابت کیا ہے۔

۴۹ — حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

بخاری شریف

عامر کہتے ہیں میں نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے بیچ میں کچھ مشتبہات ہیں جن کو بہت لوگ نہیں جانتے پھر جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بچے اس نے اپنے دین اور آبرو کو بچا لیا اور جو کوئی ان مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو [illegible] کے آس پاس چراتا ہو [illegible] سن لو ہر بادشاہ کی ایک محفوظ جگہ ہوتی ہے اور اللہ کی محفوظ جگہ اس کی زمین میں اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں سن لو بدن میں [illegible] وہ [illegible] اور [illegible] بدن [illegible] ہے

اس حدیث کو بخاری و مسلم و نسائی نے [illegible] بھی ذکر کیا ہے اور ابن [illegible]

فوائد و مسائل [illegible] حضرت نعمان بن بشیر مشہور صحابی ہیں [illegible] کے بعد [illegible] سب سے پہلے [illegible] میں ان کی شہادت [illegible] ان سے کل ۱۲۴ حدیثیں مروی [illegible] [illegible] مشہور [illegible]

[illegible] کے معنی ظاہر [illegible] کے ہیں [illegible] مشتبہات وہ [illegible] ہے جن کا حکم ظاہر نہ ہو —— [illegible] کے اصل معنی [illegible] ہو [illegible] جیسے کہتے ہیں [illegible] سے بری ہے یا [illegible] میں [illegible] نہیں [illegible] کے [illegible] کہتے ہیں [illegible] ہے جیسے [illegible]

[illegible] سمجھ [illegible] اس قرآن میں نصیحت ہے اس کے لیے جو قلب سلیم رکھتا ہے یعنی عقل رکھتا ہے۔ محقق [illegible] ہیں کہ اس حد تک [illegible] ہیں جو باوجود اپنے [illegible] محسوس کرتا [illegible] ادراک [illegible] کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ [illegible] مجموعی [illegible]

[illegible]

فرمایا حلال [illegible] بالکل واضح ہیں۔ یعنی جن چیزوں کو قرآن و حدیث نے حرام یا حلال قرار

طلب حدیث دیا ہے ان کی حرمت و حلت بالکل واضح ہے [illegible] کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہوتا۔ لیکن کچھ [illegible] حلت و حرمت مشتبہ ہوتی ہے اور ان میں تعارض کی وجہ سے بہت سے لوگ ان کے اصلی حکم کو نہیں جانتے [illegible] جو شخص مشتبہات سے [illegible] جیسے [illegible] زمین کے [illegible] سے جو دین [illegible] محسوس کرتی [illegible] بعض [illegible] حدیث [illegible] شبہ سے بچا [illegible] اپنے دین کو ضائع ہونے [illegible]

[illegible]

علامہ نووی [illegible] تین قسمیں ہیں۔ [illegible] کا حلال ہونا بالکل واضح ہے جیسے [illegible] وغیرہ [illegible] حرمت [illegible] جیسے شراب [illegible] سود وغیرہ [illegible] مشتبہات [illegible] حلت و حرمت [illegible] قرآن و حدیث [illegible] اصل ہے [illegible] مشتبہات [illegible] شامل ہو جاتے ہیں۔

علامہ خطابی [illegible] حضور [illegible] ارشاد [illegible] مشتبہات [illegible] مجتہدین [illegible] معلوم کر لیتے [illegible] (عینی جلد اول صفحہ [illegible])

[illegible] حلت و حرمت [illegible] مشتبہات [illegible] شک پیدا ہو جاتا ہے [illegible] حلال قرار [illegible]

[illegible] ہو جاتی ہے

عام لوگ۔ جو [illegible] نہیں سمجھتے [illegible] شبہات ہی رہیں گے۔

مجتہدین کرام [illegible] معلوم کر لیں گے ان کے لیے [illegible] معلوم نہ کر سکے۔

تو اس صورت میں مجتہد کے لیے بھی یہ امور مشتبہ ہی رہیں گے۔

چنانچہ حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ جھینگے کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں خود اس کو استعمال نہیں کرتا لیکن مجتہدین کی حلت دینے کی وجہ سے کہ اس کو حرام قرار دیں تو میں اس کو حرام قرار دینے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں۔ اس لیے کہ مشتبہ ہے۔ بہرحال ورع اور تقویٰ کا تقاضا یہی ہے کہ امور مشتبہ سے پرہیز کیا جائے۔

تحقیق لفظ مشتبہات ویسے مشتبہات کا لفظ قرآن میں بھی آیا ہے لیکن کہیں اس کے معنی ابہام کے اور کہیں تشبیہ کے ہیں۔ در اصل یہاں یہ ہے کہ گزشتہ کا استعمال ہو۔ گرچہ معروف معنی التباس کے ہی ہیں۔ جیسے ان دونوں آیتوں میں اِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا اور مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ۔ ان دونوں آیتوں میں کے معنی ہیں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب مسائل کے تعارض کی وجہ سے لفظوں کے معنی میں اشتباہ پیدا ہو جائے تو مشترک معنوی ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابٌ اَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب اس بیان میں کہ مال غنیمت کا خمس ادا کرنا علامت ایمان ہے

حدیث وفد عبد القیس اس باب میں امام بخاری نے ایک حدیث ذکر کی ہے۔ جس کے راوی ابو جمرہ ہیں۔ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابن عباس سے کہ جب وفد عبد القیس دربار میں حاضر ہوا تو حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم کون لوگ ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہم ربیعہ سے ہیں۔ تب عرض کیا کہ ہم صرف اشہر حرم ہی میں حضور کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ حائل ہے۔ اس لیے ہم صرف ان ہی مہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ ہم اس پر عمل کریں اور اپنے پیچھے والوں کو بھی بتا دیں جو ان مہینوں کا انتظار نہیں کر سکتے اور وہ اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ تو حضور علیہ السلام نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا جس کی وجہ سے وہ جنت میں جائیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ ان کو ظاہر کر کے بیان فرمایا اور فرمایا کہ ان کو یاد رکھو اور اپنے پیچھے والوں تک پہنچا دو۔ ان کو بھی ان سے آگاہ کر دو نہیں فرمایا۔

٥٠ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ

شہادت دینا اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے خمس بیت المال اسلامی میں ادا کرنا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ حنتم، دباء، نقیر، مزفت یا مقیر۔

تشریح ا بخاری تشریح فرمایا ان باتوں کو یاد کر لو اور دوسروں تک پہنچا دو

ربط و مسائل اس حدیث میں [illegible] توحید، نماز، زکوٰۃ، روزہ، خمس، مغازی، تجوید [illegible] کتاب العلم اور [illegible] توحید [illegible] بیان ہوئے ہیں۔ [illegible] کتاب العلم میں اور سنت [illegible] بہت سے مسائل بیان ہوئے ہیں [illegible] سے علم اور ایمان اور صلوٰۃ میں ربط ہے۔

۱۔ دُبّاء۔ اس برتن کو کہتے ہیں جو [illegible] کرید کر [illegible] بنا لیا کرتے تھے۔ نقیر کھجور کے [illegible] کو کہتے ہیں جو پیالہ کی شکل کا بنا لیتے تھے۔ مزفت۔ جس پر روغن وغیرہ کا پلستر ہوتا ہے۔ اس کو مقیر بھی کہتے ہیں۔ حنتم۔ مٹکا [illegible] جس کا رنگ [illegible] ہوتا ہے [illegible] میں شراب بنائی جاتی تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عبد القیس کے وفد [illegible] اسلام قبول کیا کرتے تھے اور [illegible] اپنے قبیلہ میں اسلام کی تبلیغ کرتے تھے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کی تعلیم دی [illegible] ۲۔ اس حدیث [illegible] حالانکہ حج بھی [illegible] ارکان اسلام میں سے ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ [illegible] حج [illegible] ۳۶

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ان برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا [illegible] مسلمان [illegible] ان برتنوں میں [illegible] عام [illegible] ان برتنوں کے استعمال کی [illegible] اجازت فرما دی [illegible] حرمت [illegible] کی وجہ [illegible] ان برتنوں میں شراب [illegible] کے ان کے [illegible] استعمال فرما دی [illegible] واللہ اعلم

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ

باب اس بات کے بیان میں کہ اعمال کا درست ہونا نیت اور خلوص پر مبنی ہے

وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی فَدَخَلَ فِیْهِ الْاِیْمَانُ وَالْوُضُوْءُ وَالصَّلٰوةُ وَالزَّکٰوةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْکَامُ

اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو وہ نیت کرے۔ امام بخاری کہتے ہیں اس میں ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور تمام معاملات داخل ہیں جو شرعاً یعنی ان میں نیت شرط ہے۔

بخاری تشریح

ربط و مسائل [illegible] باب کے [illegible] امام بخاری [illegible] کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ ایمان صرف زبان سے اقرار کر لینے کا نام ہے۔ [illegible] ایمان دل کا فعل ہے [illegible] نیت شرط ہے [illegible] نیت ضروری ہے [illegible] اس میں ان [illegible] کا ذکر ہے

کے گزشتہ آدمی جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس باب میں یہ بتانا مقصود ہے کہ عمل کے لیے نیت شرط ہے کے بعد امام نے سات چیزیں ذکر کی ہیں:

۱۔ ایمان: وہ کہتے ہیں اس کے لیے بھی نیت شرط ہے۔

۲۔ وضو: امام بخاری کے نزدیک دوسری طرح امام مالک و شافعی و احمد و عام محدثین کے نزدیک بھی نیت شرط ہے لیکن احناف کے نزدیک وضو کے لیے نیت شرط نہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جب تک نیت کے ساتھ وضو نہ کیا جائے تو اس کا ثواب نہیں ملتا۔

۳۔ نماز: اس میں تمام علماء کا اتفاق ہے کہ نماز کے لیے نیت شرط ہے بغیر نیت کے نماز صحیح نہیں عبادۃ مقصودہ ہے۔

۴۔ زکوٰۃ: تمام متفق ہیں کہ زکوٰۃ بغیر نیت کے ادا نہیں ہوتی

۵-۶۔ حج و روزہ: اس میں ائمہ ثلاثہ کے نزدیک نیت شرط ہے۔ البتہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک رمضان کی نیت کافی ہے۔ رمضان کی تعیین ضروری نہیں ہے لیکن عطاء، مجاہد اور امام زفر کا مسلک یہ ہے کہ نیت رمضان میں مطلق نیت کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ رمضان میں غیر کا روزہ صحیح نہیں ہوتا۔

یعنی امام بخاری و شافعی کے نزدیک تمام معاملات بیع و شراء، نکاح و طلاق وغیرہ

۷۔ **وَالْاَحْکَامُ** مراد ہے۔ حتیٰ کہ اگر کسی نے بغیر نیت کے یہ کہہ دیا کہ میں نے بیچا، خریدا، نکاح کیا تو امام بخاری و امام شافعی کے نزدیک واقع نہ ہوگی۔ لیکن معاملات میں امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک نیت شرط نہیں [illegible] مقصودہ میں سب امور ہیں جیسے نماز، حج، زکوٰۃ وغیرہ اور معاملات کا ثواب [illegible] نیت کے بغیر نہیں ملتا۔ اس امر کے متعلق تفصیل گزشتہ اوراق میں ہو چکی ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ	اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے محبوب تم فرما دو [illegible] اپنی طبیعت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

۱۔ امام بخاری نے شاکلہ کا ترجمہ نیت کیا ہے۔ ویسے اصل معنی اس کے طبیعت کے ہیں۔ [illegible] اپنی طبیعت کے مطابق وہ کام کرتا ہے جو خلق اس کے اندر موجود ہوتی ہے۔ یعنی اگر وہ سعید ہے تو اچھے اور شقی ہے تو برے کام کرے گا۔ ۲۔ حضرت حسن بصری، قتادہ، معاویہ بن قرۃ مزنی نے اس کے معنی نیت اور بعض مفسرین نے شاکلہ کے معنی دین و مذہب کے کیے ہیں اور بعض نے طریقہ کے۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ بخاری	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہاد و نیت باقی ہے۔

یہ اس حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جو فتح مکہ کے وقت حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمائی تھی کہ فتح مکہ کے بعد [illegible] کیونکہ اب مکہ دار الاسلام ہو گیا ہے لیکن جہاد و نیت قیامت تک باقی ہیں تو اگرچہ ہجرت منقطع ہو گئی ہے

نیت ثواب بھی ہوتی ہیں جن کے ذریعے آدمی ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

وَنَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ — اور آدمی جو اپنے اہل وعیال پر خرچ (خلوص نیت کے ساتھ) کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔

یعنی جیسے صدقہ باعث ثواب ہے یہی ثواب ملتا ہے اسی طرح اس میں بھی ثواب ملتا ہے۔ یہ مضمون پہلی حدیث میں ہے۔

حدیث الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ کے چند اہم فوائد و مسائل

۱۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى — حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا ثواب نیت سے ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ نیت کرے۔

یہ حدیث امام نے کتاب الایمان میں علاوہ ترجمۃ الباب کے ذکر کی ہے۔ یہاں پر چند فوائد ذکر کئے جاتے ہیں۔ اس حدیث پاک سے جو اصول نکلتا ہے وہ یہ ہے۔ اعمال خواہ وہ فرائض ہوں یا واجبات، مستحب ہوں یا مباحات، ان کا ثواب ملنے کا سبب نیت صالح ہے اور یہ بات واضح رہے کہ اس حدیث سے اس پر کوئی خاص عمل مراد نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ہر عمل خواہ اس کا تعلق ترہیب سے ہو ترغیب سے مکروہ ہے اور اس کے متعلق کیا جائے یہی معاملہ ہے۔ تو یہ اس اصول کی کلی بات واضح ہوتی ہے کہ ہر وہ کام جو مباح ہو اور جس کے کرنے پر ثواب بھی مقرر ہو۔ اگر اسی کام کو آدمی نیت خیر کے ساتھ کرے تو وہ عبادت ہو جائے گا اور اس کا ثواب ملے گا۔ چنانچہ علامہ عینی علیہ الرحمہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

وَفِيهِ الْحَثُّ عَلَى نِيَّةِ الْخَيْرِ مُطْلَقًا وَأَنَّهُ يُثَابُ عَلَى نِيَّتِهِ — اس حدیث میں نیت خیر کی ترغیب دی گئی ہے مطلقاً اور یہ کہ آدمی کو اس کے عمل کا ثواب نیت کی وجہ سے مل جائے گا۔

عینی جلد اول صفحہ ۲۹

حضرت شیخ محقق محدث دہلوی قدس سرہ لمعات میں لکھتے ہیں کہ احادیث میں آیا ہے۔ جب ملائکہ بندوں کے اعمال لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيفَةَ۔ اس صحیفہ کو پھینک دو یعنی وہ نہیں منظور ہے وہ فرشتے عرض کریں گے الٰہی اس بندہ نے نیک کام کئے۔ جو ہم نے سنے اور دیکھے اور لکھ لئے ان کو کیسے پھینک دیں ارشاد ہوگا: لَمْ يُرِدْ بِهِ وَجْهِي چونکہ اس بندہ نے اس عمل سے میری رضا کا ارادہ نہیں کیا۔ اس لئے پھر حکم ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ فرشتے عرض کریں گے۔ اُكْتُبْ لِعَبْدِي كَذَا وَكَذَا۔ فلاں بندہ کے نام ثواب یہ عمل لکھ دو تو فرشتے عرض کریں گے الٰہی اس نے یہ عمل نہیں کیا ہے۔ ارشاد ہوگا۔ گو وہ کر نہیں سکا مگر اس کا ارادہ اس کا ضرور کرتا تھا۔ دیکھئے نیک نیت سے عمل کے بغیر ہی ثواب مل گیا اور بری نیت سے کئے ہوئے اعمال گئے۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے مسجد کے پاس اپنا مکان بنوایا اور مسجد کی طرف ایک

گھوڑی رکھوں۔ اس کے بعد میرے بچے یہ ظاہر کیا گیا کہ کسی سے جواب دیا ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا [illegible] نیت
گھوڑے کی جتنی رغبت [illegible] ثواب کی [illegible] جب نیت کے مطابق ہے جو اپنے کا علم جو چاہا کرے تو ہو تو خود بخود۔
تجھے تیری نیت کا ثواب ملتا۔

۲۔ غریب رشتہ دار کو دینا کار ثواب ہے۔ قرآن و حدیث سے اس عمل پر ثواب مقرر کیا ہے تو اب اگر کسی پیسے والے کو
دے جو اس کا رشتہ دار ہے اور نیت یہ کرے کہ غریب رشتہ دار کو دینے میں صلہ رحمی بھی ہے تو ایسی صورت میں [illegible]
کی وجہ سے اس کو دو ثواب مل جائیں گے۔ ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔

۳۔ نماز پڑھنا کار ثواب ہے لیکن آپ ایک ایسی مسجد میں جا کر نماز پڑھتے ہیں جو دور ہے اور آپ کی نیت ہے
اس دور والی مسجد میں جب نماز پڑھوں گا تو میری دوری کی وجہ سے اور ثواب بھی زیادہ ملیں گے اور مسجد آباد ہو جائے گی یہاں
سنت کی وجہ سے دونوں ثواب ملے گا۔ ایک نماز کا۔ دوسرے مسجد کو آباد کرنے کا۔

۴۔ مسجد میں بیٹھنا ایک عمل ہے۔ اگر اس کے ساتھ اعتکاف کی نیت کرے تو ثواب اعتکاف مل جائیگا اور
اس کے ساتھ نیت کی [illegible] ہے تو کیونکہ حدیث ہے جماعت کا منتظر نماز ہی میں ہے نماز کا ثواب ملے گا اور
نیت کرے کہ کسی دوسرے [illegible] جماعت میں [illegible] تو یہ ثواب بھی مل جائیگا اور
اس کے ساتھ دوسرے بیٹھنے کی نیت کرے [illegible] کوئی جاننے والا مل جائیگا اس کی
[illegible] کسی [illegible] ہوگا جتنی نیتیں کرے گا سب کا
مل جائیگا [illegible] ثواب مل رہا ہے حدیث [illegible]
[illegible] کا ہی سلسلہ ہے [illegible] دیگا۔

۵۔ ایک شخص [illegible] ایک عمل ہے لیکن اگر وہ اس میں یہ نیت کرے
[illegible] تکلیف وہ چیز [illegible] مسلمان [illegible] کام کرتے دیکھوں گا [illegible]
مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے [illegible] جتنی جتنی نیتیں کریگا سب کا الگ الگ ثواب مل جائیگا اور [illegible]
ہوگا۔ پھر [illegible] ثواب مل جائے۔ اسی لیے حدیث میں فرمایا [illegible]
[illegible] کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بہتر ہے

۶۔ غرض کہ اس حدیث [illegible] یہ ہے کہ ہر وہ کام جس کی ممانعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
ثابت نہیں ہے [illegible] تو وہ کام عبادت ہو جائیگا اور اس پر ثواب ملے گا۔

چنانچہ اس اصول کی روشنی میں [illegible] کی حقیقت دیکھی جائے [illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible] محفل میلاد کے [illegible] کیجئے۔ اگر نیت یہ ہے کہ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
[illegible] آپ کے فضائل و مناقب بیان کریں اور آپ کی سیرت طیبہ قوم کے سامنے رکھی جائے تو اس حدیث کی [illegible]

ثواب ہے۔ اگر مجلس میلاد کے قیام کی غرض [illegible] کو فرض و واجب سمجھ لیا جائے اور خیال کیا جائے کہ [illegible] مجلس [illegible] ہوتے ہیں [illegible] یہ نیت غلط ہے اور اس کی اصلاح کر دینی چاہیے۔

یا مثلاً [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] نیت [illegible] دن مقرر [illegible] کیے جاتے ہیں [illegible] میں اس کے [illegible] تب ہو سکتا [illegible] مقرر کر کے ہی [illegible] ویسے نہیں [illegible] اصلاح کر دینی چاہیے [illegible] دن مقرر [illegible] خود [illegible] میں تقسیم کیا جائے یا قرآن پڑھ کر اس کا ثواب میت [illegible] جائز ہے [illegible] کیونکہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے [illegible] میلاد [illegible] پڑھتے رہیں [illegible] امید مغفرت ہے [illegible] کا دارومدار نیت پر ہے اور جب [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی حدیث کی روشنی میں حل ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم

تشریح [illegible] مطلب یہ ہے کہ [illegible] ذات و صفات پر ایمان لایا جائے [illegible] کے مطابق زندگی گزاری جائے [illegible] کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی تصدیق کی جائے [illegible] عمل کیا جائے [illegible] آپ کا ادب و احترام [illegible] آپ کے اہل بیت و اصحاب سے محبت کی جائے۔ کتاب اللہ کے لیے نصیحت [illegible] عمل [illegible] نصیحت کے معنی [illegible] اطاعت کی جائے [illegible] کیا جائے [illegible] حکومت اسلامیہ [illegible] نصیحت کے معنی یہ ہیں [illegible] محبت [illegible] کے ساتھ تعاون کریں اور [illegible] کے حقوق

کرتے رہیں۔

۵۲۔ عن ابی مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انفق الرجل علی اھلہ یحتسبھا فھو لہ صدقۃ۔	حضرت ابومسعود سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو صدقہ کا ثواب پائیگا۔
۵۳۔ عن سعد بن ابی وقاص انہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انک لن تنفق نفقۃ تبتغی بھا وجہ اللہ الا اجرت علیھا حتی ما تجعل فی فم امرأتک۔	عامر بن سعد نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جو بھی خرچ کرو گے جس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہو گی اس کا ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس پر بھی جو بیوی کے منہ میں ڈالو گے

فوائد و مسائل [illegible] یہ حدیث [illegible] مسلم و نسائی نے [illegible] [illegible] حدیث [illegible] امام بخاری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ	دین نصیحت ہے اللہ کے لیے رسول کے لیے حاکموں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ میں فرمایا جب وہ اللہ اور رسول کی نیک رہیں

فوائد و مسائل نصیحۃ نصح سے [illegible] [illegible] جیسے کپڑے کو سوئی سے سینا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اسی لیے [illegible] [illegible] نصیحت کہتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible]

صحیح المعرفہ

عن جریر بن عبد اللہ قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والنصح لکل مسلم

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر شرائط ذیل پر بیعت کی۔ نماز کی پابندی، زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی۔

مسائل [illegible] حدیث [illegible] کتاب [illegible] میں [illegible] حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی وفات نبوی سے چالیس دن قبل اسلام لائے [illegible] [illegible]

[illegible]

عن زیاد بن علاقۃ قال سمعت جریر بن عبد اللہ یقول یوم مات المغیرۃ بن شعبۃ قام فحمد اللہ واثنی علیہ وقال علیکم باتقاء اللہ وحدہ لا شریک لہ والوقار والسکینۃ حتی یاتیکم امیر فانما یاتیکم الآن ثم قال استعفوا لامیرکم فانہ کان یحب العفو ثم قال اما بعد فانی اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت ابایعک علی الاسلام فشرط علی والنصح لکل مسلم فبایعتہ علی ھذا ورب ھذا المسجد انی لناصح لکم ثم استغفر ونزل

زیاد بن علاقہ نے روایت کی وہ کہتے ہیں میں نے جریر بن عبد اللہ سے سنا جس دن مغیرہ بن شعبہ کا انتقال ہوا تو وہ کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف بیان کی [illegible] اور کہا کہ اللہ سے ڈرو جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور وقار و سکینہ کو پکڑے رہو یہاں تک کہ تمہارا دوسرا حاکم آ جائے اور وہ اب آتا ہے پھر کہا کہ اپنے حاکم کے لیے مغفرت طلب کرو اس لیے کہ وہ بھی عفو و درگزر کو پسند کرتا تھا پھر کہا۔ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوا اور عرض کی میں اسلام پر بیعت ہوتا ہوں تو آپ نے اسلام کی شرط کے ساتھ النصح لکل مسلم کی شرط بھی لگائی تو مجھے بیعت فرمایا [illegible] آپ سے بیعت کی مجھے اس مسجد کے رب کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر آپ نے استغفار کیا اور

درمیان سے اٹھ گئے

فوائد و مسائل اس حدیث کو امام نے متعدد مواقع میں بھی ذکر کیا ہے اور مسلم نے کتاب الایمان میں اور نسائی نے بیعت میں۔ یہ حدیث حضرت جریر بن عبداللہ بجلی صحابی کا ایک خطبہ ہے جو انہوں نے اس وقت دیا تھا جب کہ کوفہ کے امیر مغیرہ بن شعبہ کا انتقال ہو گیا تھا اور یہ ان کی جگہ عارضی طور پر مقرر ہوئے تھے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی وفات ۵۰ھ میں ہوئی، وہ امیر معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت [illegible] زیاد کو حاکم مقرر کیا گیا تھا۔

وقار کے معنی صبر و تحمل کے ہیں۔ سکینہ اطمینان قلب کو کہتے ہیں۔ استغفروا کے معنی عفو و درگزر کے ہیں۔ رب ہذا المسجد سے مسجد حرام ہے۔ جیسا کہ طبرانی کی حدیث میں مسجد کی جگہ رب الکعبہ کے الفاظ ہیں۔ حضرت جریر نے یہ خطبہ [illegible] کے بعد دیا اور اس میں لوگوں کو صبر و تحمل کی تلقین کی اور اپنی ذات کے متعلق یہ یقین دلایا کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں اور [illegible] یہی دین کا مقتضی ہے۔

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے اس حدیث پر کتاب الایمان کو ختم کیا ہے اور اس طرف اشارہ کیا ہے کہ میں بھی تمہارا خیرخواہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے بڑی خیرخواہی اور کیا ہو سکتی ہے کہ امام صاحب نے بخاری جیسی کتاب [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات امت کے سامنے پیش کر دیئے۔ تو مسلمانوں پر امام کا یہ اتنا بڑا احسان ہے کہ اس کا [illegible]۔

اللہ تعالیٰ علم و عمل [illegible] حضرت امام بخاری کی روح مطہر پر اپنی بے پایاں رحمتیں نازل فرمائے اور [illegible] تب وہ صاف ستھرے [illegible] جنت میں [illegible] حشر فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم۔

کِتَابُ العِلْمِ

علم کی تعریف اور اس کے اقسام

متکلمین کے نزدیک حُصُولُ الصُّورَۃِ یا الصُّورَۃُ الحاصلہ کا نام علم ہے اور [illegible] کے نزدیک علم ایک صفت ہے جو قائم ہوتی ہے جیسے قوت باصرہ آنکھ میں ہوتی ہے جس کی وجہ سے اشیاء کا انکشاف ہوتا ہے۔ یہاں امام بخاری کا مقصد علم کی حقیقت کو بیان کرنا نہیں ہے کیونکہ اس [illegible] شریعت سے تعلق نہیں رکھتی۔ ان کا مقصد علم کے [illegible] کرنا ہے۔ یہاں علم سے وہ علم مراد ہے جس سے خدا عز وجل کی رضا حاصل ہو جائے۔ ایسا علم صرف [illegible] حاصل ہو سکتا ہے [illegible] اس لئے ایسے علم کے حصول کے لئے یہاں [illegible] شرط ہے۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ علم [illegible] کے لحاظ سے متعدد قسم کا ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک علم [illegible] ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قسطلانی جلد اول

بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

باب علم کی فضیلت کے بیان میں ہے

[illegible]

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ وَقَوْلِهِ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (بخاری)

[illegible] درجے بلند کرے [illegible] اور قرآن پاک کی [illegible] ہے۔ اے اللہ مجھے زیادہ علم دے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِي حَدِيثِهِ

باب اس شخص کے بیان میں جس سے کوئی علم کی بات پوچھی جائے اور وہ

فَأَتَمَّ الْحَدِيثَ ثُمَّ أَجَابَ السَّائِلَ (بخاری)

مصروف گفتگو ہو اور وہ پہلے اپنی بات پوری کر کے سائل کو جواب دے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتَّى إِذَا

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک گنوار آیا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی آپ اپنی گفتگو میں مصروف رہے، حاضرین میں سے بعض نے کہا کہ آپ نے گنوار کی بات سنی مگر پسند نہیں کی۔ بعض کہنے لگے کہ آپ نے اس کی بات سنی ہی

فلما قضى حديثه قال أين أراه السائل عن الساعة قال ها أنا يا رسول الله قال فإذا ضيعت الأمانة فانتظر الساعة قال كيف إضاعتها قال إذا وسد الأمر إلى غير أهله فانتظر الساعة

نہیں۔ جب آپ گفتگو پوری کر چکے تو فرمایا پوچھنے والا کہاں ہے [illegible] کہا میں ہوں۔ فرمایا جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کر [illegible] کس طرح ضائع ہوگی؟ فرمایا جب کام نااہل کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

فوائد و مسائل ۔ اس حدیث کو امام نے کتاب الرقاق میں بھی ذکر کیا ہے اور مسلم، ترمذی وغیرہ نے روایت نہیں کیا۔ یہ حدیث ذیل مسائل پر مشتمل ہے۔

۔ جب مسائل دین کے متعلق [illegible] ہو [illegible] تو سائل کو چاہیے کہ جب تک [illegible] خاموش رہے۔ جب بات ختم ہو جائے [illegible] کو چاہیے کہ سائل کو جواب دے [illegible] سوالات کے جواب [illegible] اس میں سوال کے [illegible] شاگردوں میں سے [illegible] کے سپرد ہو جائے [illegible] کا کام [illegible] کے سپرد کر دیا جائے [illegible] امانت کی [illegible] کے سپرد [illegible] کے ہاتھوں میں چلی جائے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سوال کر رہا [illegible] قیامت کے متعلق [illegible] ذکر کیا گیا ہے۔ [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] فرماتے ہیں [illegible] کا خطرہ ہو [illegible] سائل [illegible] بھی [illegible] صحابہ کرام بھی ایسے تھے۔

بَابُ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

جو علم کی بات پکار کر کہے اس کا بیان

علم کی بات ضرورت کے مطابق بلند آواز سے بھی کہی جا سکتی ہے خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ مجمع بڑا ہو یا [illegible] کرتے ہیں۔

۵۹ — عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ

حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ حضور ہم سے [illegible] اور اس وقت ہم سے ملے جب کہ عصر

[illegible]

[illegible]

مسائل [illegible]

[illegible] ہی پاؤں دھونا فرض قرار دیا گیا [illegible]

[illegible] سے وعید سنائی اور فرمایا - ویل للاعقاب

بَابُ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا

باب [illegible] حدثنا [illegible] اخبرنا اور انبأنا [illegible] کہنے [illegible]

مسائل [illegible]

وقال الحميدي كان عند ابن عيينة حدثنا واخبرنا وانبأنا وسمعت واحدا

وقال ابن مسعود حدثنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

وقال شقيق عن عبد الله سمعت النبي صلى الله عليه وسلم

وقال حذيفة حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين

[illegible] کبھی [illegible] جس [illegible]

۱۔ اس کے بعد امام نے [illegible] تین حدیثیں [illegible] ہیں۔

۱۔ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

ان تینوں حدیثوں کو پیش کر کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بَابُ طَرْحِ الْإِمَامِ الْمَسْأَلَةَ عَلَى

[illegible] اصحاب سے سوال کرنا

اس باب میں امام بخاری نے جو حدیث درج کی ہے اس میں [illegible] کا سوال [illegible] ہے

۶۰ - عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقها وانها مثل المسلم فحدثونی ما ہی فوقع الناس فی شجر البوادی قال عبد اللہ ووقع فی نفسی انها النخلۃ فاستحییت ثم قالوا حدثنا ما ہی یا رسول اللہ قال ہی النخلۃ

بخاری

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں ایک درخت جس کے پتے نہیں گرتے اور وہ مسلمان کی مثال ہے وہ کون درخت ہے۔ پس لوگوں کا خیال جنگل کی طرف گیا [illegible] میرے دل میں کھجور ہے۔ لیکن میں شرما گیا۔ [illegible] صحابہ نے یا رسول اللہ آپ ہی بیان فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے

فوائد و مسائل

[illegible] اس حدیث کو کتاب [illegible] ذکر کیا ہے [illegible] مسلمان کو کھجور کے درخت [illegible] تشبیہ دی گئی ہے [illegible] درخت [illegible] اسی طرح [illegible]

[illegible] تشبیہ دی گئی ہے

[illegible] حدیث [illegible] کا امتحان لینے [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اس حدیث [illegible] تشبیہ [illegible] کھجور کے درخت سے تشبیہ دی گئی ہے [illegible] تشبیہ دی جاتی ہے [illegible] جیسے قرآن [illegible] فرمایا:

[illegible]

[illegible] تشبیہ [illegible] حدیث [illegible] دلالت نہیں

کی جیسا کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے سوال کیا [illegible] آپ کو جواب معلوم [illegible] جیسے حضرت [illegible]
موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں [illegible]
مثلاً [illegible] بعض سوال [illegible] کرتے تھے [illegible] حضور علیہ السلام نے سوال کیا تو آپ کو [illegible]
[illegible] کرتے [illegible] بعض اوقات [illegible] مسائل [illegible] معلوم [illegible]
کے [illegible] سوال کرتے [illegible] حضرت [illegible] حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام [illegible]
[illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال [illegible]

بَابُ الْقِرَاءَةِ وَالْعَرْضِ عَلَى الْمُحَدِّثِ

باب محدث کے سامنے پڑھنے [illegible] پیش کرنے کا بیان

[illegible] حدیث [illegible] امام [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] حضرت حسن [illegible] سفیان ثوری [illegible] امام مالک وغیرہ [illegible]
کیے ہیں مثلاً امام مالک، حسن بصری و سفیان ثوری سے شاگرد پڑھتے [illegible] اور بعض سے حدیث [illegible]
[illegible] استدلال کیا حضرت ضمام [illegible] بخاری [illegible]
[illegible] علیہ السلام کے سامنے پڑھا [illegible]
[illegible] حضرت امام [illegible]
[illegible] تصدیق کی اور پھر اس سے روایت [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]

۶۲ - عَنْ انس بن مالک [illegible] بینما نحن
جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ
فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا
الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ
إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ
فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے کہ
ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور اس نے
[illegible] مسجد میں [illegible] پوچھنے لگا تم میں محمد صلی
[illegible] اور حضور علیہ السلام اس وقت [illegible]
تھے۔ ہم نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہیں
جو تکیہ لگائے بیٹھے ہیں تو وہ حضور علیہ السلام
متوجہ ہو کر کہنے لگا عبد المطلب کے بیٹے [illegible]
نے جواب میں فرمایا میں سن رہا ہوں۔ وہ کہنے
لگا میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اور سختی سے پوچھوں گا

[illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل

[illegible]

صورت [illegible] بیان [illegible] ہے۔

باب ما يذكر في المناولة وكتاب أهل العلم بالعلم إلى البلدان

باب مناولہ و مکاتبہ کے بیان میں

معتبر [illegible] کہ [illegible] بھی ثبت [illegible] اس کے [illegible] حاصل [illegible]
[illegible] مناولہ بھی ثبت [illegible] شریعت [illegible] کتاب [illegible]
[illegible] پڑھتے ہیں۔

مناولہ و مکاتبہ [illegible] اس کی [illegible] اجازت دیتا ہوں کہ اس کا جس طرح [illegible]

اس [illegible] حدیث [illegible]

مکاتبہ [illegible] شاگرد کو بھیج دے [illegible] ایک مکاتبہ کی [illegible] میں مناولہ کی طرح [illegible] مناولہ و مکاتبہ [illegible]

اولیٰ [illegible] مسعود نے لکھوا [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] خط لکھوا [illegible] فلاں [illegible] کتاب العلم [illegible] مناولہ و مکاتبہ [illegible]

بھی دلیل ہے

۶۴۔ [illegible] أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بكتابه رجلا وأمره أن يدفعه إلى عظيم البحرين فدفعه عظيم البحرين إلى كسرى فلما قرأه مزقه فحسبت أن ابن المسيب قال فدعا عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يمزقوا كل ممزق۔ بخاری

عبداللہ بن عباس نے خبر دی کہ حضور [illegible] علیہ وسلم نے ایک خط عظیم بحرین کی طرف [illegible] عظیم بحرین نے وہ خط کسریٰ تک پہنچا دیا [illegible] اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا [illegible] میرا گمان ہے کہ سعید بن مسیب نے کہا کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بددعا کی کہ وہ بالکل تباہ برباد ہو جائے۔

توضیح و تشریح [illegible] اس حدیث [illegible] امام نسائی نے [illegible] ذکر کیا ہے ۲- [illegible]

سے عبداللہ بن حذافہ سہمی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible] زخمی ہوئے [illegible] وفات پائی تھی [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] اور [illegible] سے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ [illegible] میں شریک ہوئے [illegible] نے ان کو قید کر لیا تھا۔ حضرت عثمان کے عہد میں ان کا انتقال ہوا۔

عظیم البحرین۔ بحرین کے گورنر منذر بن ساوی تھے حضرت عبداللہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ یہ خط عظیم بحرین کو [illegible] دے دیں [illegible] انہوں نے وہ خط کسریٰ تک پہنچا دیا تھا۔ کسریٰ نے جب نامہ مبارک [illegible] کسریٰ کا نام پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں ہے یہ بڑی شان و شوکت کا بادشاہ تھا۔ عجم کا یہ طریقہ [illegible] تھا کہ [illegible] پہلے بادشاہ کا نام ہوتا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط بھیجا اس کے شروع میں [illegible] من محمد رسول اللہ کے الفاظ تھے۔ پرویز یہ دیکھ کر جل بھن گیا اور اس نے [illegible] کر دیا [illegible] کے بعد سلطنت عجم کے پرزے اڑ گئے۔

[illegible] یمن کے گورنر باذان کو فرمان بھیجا کہ [illegible] کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجو [illegible] ہمارے دربار میں پیش کرو۔ جب باذان کے آدمی مدینے پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]۔

[illegible] کسریٰ کے پاؤں تخت تک پہنچ گئی۔ طبری

[illegible] حضور علیہ السلام نے [illegible] فرمایا [illegible]

[illegible]
[illegible]

آج میرے رب نے کسریٰ کو اسی رات قتل کر دیا ہے [illegible]
ساعت [illegible] کر دی ہیں۔

[illegible] بیٹے شیرویہ نے جو خسرو پرویز کا بیٹا ہے اپنے باپ پرویز کو [illegible] اس کی سلطنت [illegible] اور حضور علیہ السلام کی پیشگوئی [illegible] ہو کے رہی۔

عن انس قال كتب النبي
صلى الله عليه وسلم كتابا او اراد
ان يكتب فقيل له انهم لا يقرؤن
كتابا الا مختوما فاتخذ خاتما من
فضة نقشه محمد رسول الله
بخاری

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا یا لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے کہا گیا کہ عجم یا روم کے بادشاہ وہی خط پڑھتے ہیں جس پر مہر ثبت ہو تو حضور علیہ السلام نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ اس کے نگینہ پر محمد رسول اللہ لکھا تھا۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الجہاد و اللباس میں بھی ذکر کیا ہے مسلم نے [illegible] امام نسائی نے [illegible] کتاب التفسیر میں ذکر فرمایا ہے۔ امام بخاری نے ان دونوں حدیثوں کو مکاتبہ کے ثبوت میں ذکر کیا ہے

ان دونوں حدیثوں سے ذیل کے مسائل معلوم ہوئے

۱۔ حدیث کو لکھنا [illegible] یا بادشاہ یا حاکم اپنے فرمان [illegible]

[illegible] سے [illegible] [illegible] کا نام [illegible] یہ سب [illegible]

سے صرف [illegible] کی [illegible] ہو [illegible] [illegible] کی ہو

[illegible] سے [illegible] [illegible] سے بہتر [illegible] ہے

بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ

باب اس امر کے بیان میں کہ جو شخص وہاں بیٹھے جہاں مجلس

وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي [illegible] فَجَلَسَ فِيهَا بخاری

کی انتہا ہو اور جو شخص وہاں بیٹھ جائے [illegible] حلقہ میں جگہ ہو

[illegible] مجلس [illegible] مقصود ہے [illegible] علم کی مجلس میں [illegible] چاہئے۔ امام [illegible] نے اس [illegible] حدیث [illegible] کا ترجمہ یہ ہے کہ حضور [illegible] ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں [illegible] کے ساتھ [illegible] تھے [illegible] [illegible] آپ کے پاس [illegible] پھر [illegible] [illegible] وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا [illegible] حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظ سے فارغ [illegible] کیا میں تم کو ان تینوں [illegible] [illegible] فرمایا۔

۶۵ ـ [illegible] فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ وَ [illegible] فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ بخاری

ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کے ہاں [illegible] پناہ لی تو اللہ نے اس کو جگہ دے دی [illegible] اور [illegible] میں لوگوں سے شرم کی تو اللہ نے بھی [illegible] [illegible] اور دوسرا اس نے اعراض کیا تو اللہ نے بھی اس سے اعراض کیا۔

[illegible] حدیث کو [illegible] مسلم و ترمذی نے [illegible] [illegible] امام [illegible]

فوائد و مسائل [illegible] میں [illegible] اور [illegible] ابو واقد لیثی [illegible] ان کا نام حارث بن عوف [illegible] [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ [illegible] [illegible] ۲۲ حدیثیں [illegible] [illegible] کے تین اصحاب [illegible]

[illegible] وعظ و نصیحت میں شریک ہونا باعث ثواب ہے [illegible] مجلس میں جگہ [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible] جگہ مل جائے [illegible] بیٹھ جانا چاہئے [illegible] وعظ و نصیحت میں [illegible] اللہ تعالیٰ کی رحمت میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جگہ خالی ہو تو اس [illegible] بہتر ہے [illegible]

[illegible] دوسروں کو ایذاء پہنچے [illegible] میں خلل نہ پڑے اور جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے۔

فاستحیی اللہ منہ: یہ دوسرے شخص کے متعلق فرمایا جس نے حلقے کے اندر گھسنے میں شرم محسوس کی اور لوگوں کے پیچھے ہی بیٹھ گیا۔ مطلب یہ کہ وہ جب حلقہ میں داخل نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے اس فعل پر ثواب عطا فرمایا

فاعرض اللہ عنہ: یہ تیسرے شخص کے متعلق فرمایا جس نے اس مجلس وعظ سے اعراض کیا، مطلب یہ کہ وہ مجلس کے فیوض و برکات سے محروم رہے۔

علامہ ابن حجر نے فاعرض اللہ عنہ کے تحت لکھا ہے کہ یہ وعید اس شخص کے لیے بھی ہے جو مجلس خیر میں بلا عذر شریک نہ ہو [illegible] مجلس [illegible] حاضر ہونا [illegible] جب کہاں سے تعلق پر [illegible] سابق [illegible] ہیں کہ تیسرے شخص کو سب سے [illegible] اور [illegible] کہ وہ [illegible] منافق [illegible] ہے حالانکہ مجلس [illegible] کے متعلق [illegible] نہیں ہے [illegible] مجلس کے شرکاء کے احوال کا [illegible] ——— [illegible] وجہ سے آگے نہیں بڑھے اور لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے اور [illegible] مجلس کے آداب [illegible] ان دونوں [illegible] تیسرے شخص [illegible] مجلس کے آداب سے محروم رہے اور [illegible] اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ علماء [illegible] کی مجلس میں شریک ہونا باعث [illegible] ہے [illegible] مجلس کے آداب سے محروم رہے گا۔ واللہ اعلم

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے متعلق

رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَىٰ مِنْ سَامِعٍ — کہ بہت سے [illegible] مبلَّغ، سامع سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

مقصد ترجمہ: [illegible] سے امر خیر کے لیے ترتیب سے منتقل کیا جاتا ہے۔ [illegible] وصف [illegible] کے متعلق [illegible] کا ترجمہ [illegible] امام بخاری کتاب العلم [illegible] ہے مطلب حدیث یہ ہے کہ [illegible] حدیث پہنچائی جائے [illegible] ان میں بہت سے لوگ [illegible] سامع سے زیادہ حافظ ہوتے ہیں [illegible] اس لیے چاہیے کہ دینی مسائل دوسروں تک پہنچا دو تاکہ تبلیغ و اشاعت دین کا سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہو جائے۔

باب میں امام بخاری نے جو حدیث ذکر کی ہے اس کے ابتدائی جملوں کا ترجمہ یہ ہے

عبدالرحمن ابن ابی بکرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں [illegible] کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اپنے اونٹ پر [illegible] ایک شخص [illegible] نکیل تھامے ہوئے تھا۔ پھر حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا۔ آج کون سا دن ہے [illegible] یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے، فرمایا

[illegible] نہیں جو تمہارے حاصل کی تھیں۔ [illegible] واضح رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] گئے۔

۶۶ - قَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى
قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَ
أَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ
هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا
لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ
عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ

فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا ہاں۔
فرمایا تمہارے خون، اموال اور عزتیں
ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے اس دن
اس مہینے اور اس شہر میں [illegible]۔ حاضر
غائب کو پہنچا دے کیونکہ ممکن ہے
حاضر ایسے کو پہنچائے جو ارشاد کو زیادہ یاد رکھے۔

اس حدیث کو امام نے حج، تفسیر، اضاحی میں بھی ذکر کیا ہے اور مسلم نے روایت کی ہے۔

فوائد ومسائل ۱۔ دماء۔ دم کی جمع ہے۔ فان دماءکم تقدیر عبارت یہ ہے۔ فان سفک دماءکم واخذ اموالکم وثلب اعراضکم۔ زمانہ جاہلیت میں قتل وقتال، لوٹ مار اور عزت پر حملے کی [illegible] عصمت تار تار تھی۔ حضور علیہ السلام نے اپنے اس خطبہ میں جو آپ نے عام مجمع میں ارشاد فرمایا، حاضرین کو تنبیہ کی۔ اور اس میں مسلمان کی جان و مال و ناموس کی حرمت و احترام کا احساس دلایا اور [illegible] کا تصور حرمت دلایا۔ اس کی حرمت کے ذہن نشین ہو اسی طرح مکہ کی حرمت و عظمت کے بھی تم لوگ قائل ہو کہ مسلمان کے جان و مال، عزت و ناموس کی حرمت اس مہینہ اور اس شہر کی طرح ہے۔

۲۔ حدیث زیر بحث مسائل ذیل پر مشتمل ہے ۱۔ عالم کو منبر یا سواری پر بیٹھ کر وعظ کرنا جائز ہے ۲۔ عالم کو سامع اور مجلس وقت کی مسئلہ کے اظہار کی زیادہ ضرورت ہو وہاں اس مسئلہ کو خصوصی طور پر بیان کرے ۳۔ ایک دوسرے مسلمان کی عزت و آبرو کا پاس ہر مسلمان کی [illegible] ہے اور حتی المقدور اپنے مسلمان بھائی کے جان و مال کی حفاظت کا درس اسلامی ہے ۴۔ تمام مسلمانوں کی عزت و ناموس کا درجہ مساوی ہے۔ امیر و غریب، شاہ و فقیر حقوق میں مساوی درجہ رکھتے ہیں۔

عبد مسلم کم تر از احرار نیست
خون شاہ رنگین تر از معمار نیست

۵۔ حضور علیہ السلام اپنی احادیث کی تبلیغ و اشاعت کا حکم دیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام احادیث حفظ کر کے دوسروں تک پہنچاتے تھے ۶۔ صحابہ کرام کے ادب و احترام کا یہ عالم تھا کہ جب حضور علیہ السلام ان سے کوئی سوال کرتے تو وہ اللہ ورسولہ اعلم کہہ کر اس کا جواب جانتے ہوئے بھی سکوت کرتے تھے۔

بَابُ الْعِلْمِ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

یہ باب اس بات کے بیان میں ہے کہ علم قول اور عمل پر مقدم ہے

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جان لو کہ کوئی معبود

نَّهٗ فَبَدَأَ بِالْعِلْمِ (بخاری) اللہ نے ابتداء علم سے فرمائی

یعنی آیت میں پہلے یہ فرمایا کہ تم جان لو کہ معبود حقیقی سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں۔ اس کے بعد فرمایا۔ واستغفر لذنبک اور استغفار یہ عمل ہی ہے تو آیت میں عمل کا حکم علم کے بعد دیا گیا جس سے واضح ہوا کہ علم عمل پر مقدم ہے۔

و علماء و فضائل

وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ أَخَذَهٗ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ

علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء نے علم ورثہ میں چھوڑا۔ جس نے علم حاصل کیا اس نے پورا حصہ حاصل کیا۔ (بخاری)

و مسائل

یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو ابن حبان، حاکم، ترمذی و ابوداؤد نے حضرت ابو الدرداء سے روایت کیا ہے۔ پوری حدیث کا ترجمہ یہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی طلب کے لیے سفر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ طالبان علم دین کے لیے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں اور زمین و آسمان کی مخلوق ان کے لیے استغفار کرتی ہے۔ حتی کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء کرام نے درہم و دینار نہیں چھوڑے بلکہ انہوں نے میراث میں علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے لیا اس نے حاصل کیا۔ [illegible] ہے تو بھی اس سے [illegible] کی توثیق ہو جاتی ہے [illegible] ضعیف [illegible] امام بخاری کا مقصود [illegible] علماء کی شان اور فضیلت بیان کرنا ہے اور جب علم [illegible] علماء کی فضیلت واضح ہو گئی [illegible] کوئی فضیلت نہیں [illegible] اسی [illegible] سے زیادہ [illegible] اور یہ فضیلت [illegible] اس کے ساتھ عمل بھی ہو [illegible]

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ بِهٖ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ (بخاری)

اور فرمایا۔ جو راستہ اختیار کرے جس سے علم دین طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

یعنی مذکورہ بالا حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔ [illegible] سہل اللہ کا مطلب یہ ہے کہ علم دین [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] عمل کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی وجہ سے جنت میں پہنچ جائے گا۔

وَقَالَ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

اور اللہ جل شانہ نے فرمایا۔ اللہ کے بندوں میں اللہ سے زیادہ ڈرتے ہیں جو عالم ہیں

یعنی جو شخص جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کی جلال شان کی معرفت کا حامل ہوگا اتنی ہی زیادہ خوف و خشیت اس میں ہوگی۔ یہ حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں۔

وَقَالَ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں سمجھتے ان کو مگر علماء

یعنی قرآن پاک کی جو امثال ہیں ان کے فوائد و نتائج کو علماء ہی جانتے ہیں۔

۵ وَقَالَ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ	اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کافر کہیں گے کہ اگر ہم سنتے عقل رکھتے تو دوزخی نہ ہوتے
۶ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ بخاری	اور اللہ نے فرمایا۔ کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے۔

یعنی جب کافر دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ اے کاش ہم عقل رکھتے اور حق کو قبول کرتے اور حق کو یاد رکھتے تو مطلب یہ ہے کہ آج ہم دوزخ میں نہ ہوتے کہ اگر ہم عقل سے کام لیتے تو دوزخ کے عذاب سے بچ جاتے۔

۲ دوسری آیت میں علماء و جہلاء میں فرق بتایا گیا ہے کہ علماء کا درجہ بہت بڑا ہے اور علم کی مدح و مدحت کی گئی ہے

۷ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ	اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے اللہ بھلائی چاہتا ہے
۸ وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ	اور علم وہی ہے جو سیکھنے سے حاصل ہو
۹ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلَى هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا	اور حضرت ابوذر نے فرمایا اگر تم تلوار رکھو اشارہ کیا اپنی گردن کی طرف اور پھر اس وقت بھی یہ سمجھوں کہ میں ایک بات جو میں نے حضور علیہ السلام سے سنی ہے اس کو آپ تک پہنچا سکوں گا تو پہلے اس کے کہ تم کاٹو ضرور پہنچا دوں گا۔
۱۰ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ حُلَمَاءَ فُقَهَاءَ	اور حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا ربانی بن جاؤ بردبار فقیہ اور عالم
۱۱ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ بخاری	اور کہا گیا ہے کہ عالم ربانی وہ ہے جو بڑی باتوں سے قبل جزئیات مسائل لوگوں کو سکھائے۔

عالم ربانی - یہ نسبت ہے رب کی طرف۔ یعنی وہ شخص جو علم و عمل میں اللہ کے حکم کا خیال رکھے اور ایسے عالم کو ربانی کہیں گے جو خود بھی عامل ہو --- حکماء حکیم کی جمع ہے حکمت کے معنی صحیح بات اور عمل کے ہیں حکمت چیزوں کی حقیقت کے جاننے کو بھی کہتے ہیں --- حلماء حلیم کے معنی بردبار کے ہیں یعنی جو غضب غصہ کے وقت اپنے حواس قابو میں رکھے۔

۹ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ میری گردن پر تلوار رکھ دی جائے اور اس حالت میں بھی حضور علیہ السلام کی کوئی حدیث بیان کر سکوں تو اس کو ضرور کروں گا جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

یاد رکھتے تھے۔ اس لیے تبلیغ و اشاعت کو بھی فرض جانتے تھے

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اس امر کے بیان میں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوْا — وعظ و نصیحت میں لوگوں کی رعایت کرتے تھے تاکہ وہ اکتا نہ جائیں

تبلیغ کا طریق کار یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امت پر بہت مہربان تھے وعظ و نصیحت میں یہ خیال رکھتے تھے کہ لوگ اکتا نہ جائیں، اس لیے وعظ کی وقت اور مقدار کا خیال رکھتے تھے جب تک لوگوں میں شوق رہتا اور موقع و وقت دیکھ کر انہیں سمجھاتے تھے

۶۸۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت کرنے کے وقت ڈھونڈتے تھے اور آپ اس کو برا سمجھتے تھے کہ ہم اکتا جائیں۔

مطلب حدیث یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس وعظ میں تبلیغ فرماتے تھے جب کہ لوگ خوش و خرم اور طبیعتیں لگی ہوتی تھیں۔ آپ نے وعظ کے دن معین فرما دیے تھے تاکہ لوگ اکتا نہ جائیں اور وعظ و نصیحت اور ان کے وقت کا خیال فرمایا کرتے تھے۔

فائدہ۔ اس حدیث کو امام بخاری علیہ الرحمہ نے دعوات میں بھی ذکر کیا ہے۔ امام مسلم نے توبہ میں ذکر کیا ہے اور امام ترمذی علیہ الرحمہ نے استیذان میں ذکر فرمایا ہے۔

۶۹۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر آسانی کرو، سختی نہ کرو اور خوشخبری دو نفرت نہ دلاؤ۔

اس حدیث میں تبلیغ کے اصول بیان فرمائے گئے ہیں۔ علماء کو چاہیے کہ نرمی کے ساتھ لوگوں کو احکام اسلامی سے آگاہ کریں، سخت کلامی سے کام نہ لیں۔ عذاب الٰہی سے اس قدر نہ ڈرائیں کہ لوگ رحمت الٰہی سے مایوس ہو جائیں بلکہ ترغیب و ترہیب دونوں پہلو سامنے رکھیں۔ جب اللہ عزوجل کی ناراضی کا ذکر کریں تو اس کی رحمت و مغفرت کا بھی ذکر کریں۔ ف۔ اس حدیث کو امام بخاری نے ادب میں، امام مسلم نے مغازی میں اور امام نسائی نے علم میں ذکر کیا ہے

بَابُ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُوْمَةً

باب اس امر کے بیان میں کہ طالبین علم کی تعلیم کے لیے دن مقرر کیا جائے

۷۰۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا

حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود ہر جمعرات کو وعظ فرماتے تھے ایک دن

عبد الرحمن لوددت انك ذكرتنا
كل يوم قال اما انه يمنعني من ذلك
اني اكره ان املكم واني اتخولكم
بالموعظة كما كان النبي صلى الله عليه
وسلم يتخولنا بها مخافة السآمة
علينا

کہا اے عبد الرحمن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں (روز) وعظ کریں۔ عبد اللہ بن مسعود نے جواب دیا وعظ کہنے سے جو بات مجھے روکتی ہے وہ یہ ہے کہ تم کو تنگی میں ڈالنا پسند نہیں کرتا اور میں وقت اور خوشی کا وقت ڈھونڈتا ہوں جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو وعظ سننے کے لیے خا[illegible] اور خوشی کا وقت تلاش کرتے تھے تاکہ ہم تنگ نہ آجائیں

جائز کام کے لیے دن مقرر کرنے کا ثبوت

اس حدیث میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وعظ و نصیحت کے لیے لوگوں کی فرصت کا وقت مقرر کیا جائے جیسا کہ بعض لوگ [illegible] مقرر کرنا [illegible] سے جو [illegible] ثابت ہو حقیقت یہ ہے کہ جس طرح دن مقرر کرنے میں [illegible] جب [illegible] [illegible] [illegible] ہیں [illegible] [illegible] ہیں [illegible] [illegible] ضد و تعصب سے علیحدہ ہو کر غور کیا جائے [illegible] ہے کہ کسی جائز کام کو دن مقرر کر کے [illegible] مستحسن ہے۔

باب من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

باب جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے

٥٠ عن معاوية خطيبا يقول سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم من يرد الله به
خيرا يفقهه في الدين وانما انا قاسم
والله يعطي ولن تزال هذه الامة قائمة
على امر الله لا يضرهم من خالفهم حتى
يأتي امر الله

بخاری

حضرت معاویہ نے خطبہ میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرمانے والا ہے اور یہ امت کی ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر آجائے

حدیث ہذا کے راویوں میں امیر معاویہ قابل ذکر ہیں جو جلیل القدر

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب الاموی ہیں عام الفتح میں [illegible] کاتب وحی تھے رجب سنہ ۶۰ھ میں ۷۸ برس کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے کل ۱۶۳ حدیثیں مروی ہیں۔ [illegible] صرف [illegible] حدیثیں ہیں اور مسلم نے صرف پانچ حدیثیں [illegible] سے روایت کیں اور چار پر بخاری و مسلم نے اتفاق کیا ہے۔

جو معروف ہی ہیں

تعریف

لغت میں فقہ کے معنی فہم کے ہیں۔ اور عرف میں فقہ احکام شرعیہ فرعیہ کے اس علم کا نام ہے جو احکام کے ادلہ کے دلائل تفصیلیہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ احکام شرعیہ کی قید سے احکام عقلیہ و حسیہ وغیرہ کو تعریف سے خارج کرنا مقصود ہے۔ احکام شرعیہ دو قسم پر ہیں۔ اصلیہ و فرعیہ ــــ جن احکام کا تعلق اعتقاد سے ہے۔ انہیں اصطلاح شرعیہ میں اصلیہ کہتے ہیں ــــ اور جن کا تعلق عمل سے ہے وہ احکام فرعیہ کہلاتے ہیں۔

علم احکام شرعیہ اصلیہ کو علم کلام کہتے ہیں اور علم احکام شرعیہ فرعیہ کو فقہ کہتے ہیں۔ یہ احکام خواہ اصلیہ ہوں یا فرعیہ ان کا استخراج و استنباط کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع و قیاس سے ہوتا ہے۔ یہ معروف ہے۔ حدیث میں بتایا گیا ہے کہ دین کی فہم و بصیرت یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اسی کو دی جاتی ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہو۔ اس سے علماء مجتہدین کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ وہ دین کی اصل فہم رکھتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے متعلق فرمایا کہ دینے والا صرف اللہ ہے اور تقسیم کرنے والا میں ہوں یعنی اللہ کی نعمت کا تقسیم کرنا میرے سپرد ہے۔ میرے واسطہ اور وسیلہ کے بغیر کسی کو کچھ نہیں مل سکتا۔

دلیل ترجمہ سے جو مقصود ہے کہ یہ امت قرآن و سنت پر قیامت تک قائم رہے گی اور اس امت میں ایک جماعت حق پر قائم رہے گی اور کسی مخالف کی مخالفت ان کو حق سے ہٹا نہ سکے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔

یہ ہو کہ حدیث بخاری میں حتی یاتی امر اللہ سے مراد وہ ہوا ہے جو قرب قیامت میں چلے گی اور جس کی وجہ سے مسلمانوں کی وفات واقع ہوگی اور صرف کفار و مشرکین رہ جائیں گے۔ جن پر قیامت آئے گی کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جب تک دنیا میں ایک بھی اللہ کہنے والا موجود رہے گا قیامت نہیں آئے گی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت شرار خلق پر قائم ہوگی۔ امر اللہ سے وہ ہوا مراد لی جانی چاہئے جو قرب قیامت میں چلے گی۔ اس سے واضح ہو گیا ہے اسلام کتنا ہی ضعیف کیوں نہ ہو جائے مگر ہر زمانہ میں ایک جماعت ایسی ضرور موجود رہے گی جو حق پر قائم رہے گی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے افراد کثیر ہوں گے یا ان کو دنیاوی غلبہ و حکومت بھی حاصل ہوگی بلکہ مطلب صرف یہ ہے کہ ہر زمانہ میں صحیح اسلام کو اپنائے ہوئے ایک جماعت ضرور موجود رہے گی۔ خواہ دنیاوی لحاظ سے وہ کمزور کیوں نہ ہو۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسی جماعت جو حق پر قائم رہے گی وہ کون ہے؟ ظاہر ہے یہ وہ جماعت ہے جو ما انا علیہ واصحابی کی مصداق ہوگی یعنی اہل سنت و جماعت

بَابُ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ

باب علم کو سمجھنے کے لیے عقل و فراست کی ضرورت

اس عنوان کا مطلب یہ ہے کہ دین کو سمجھنے کے لیے عقل و فراست کی ضرورت ہے یعنی جو شخص عقل و فراست کا مالک ہے وہ قرآن و حدیث کی نصوص پر غور و فکر کرتا ہے۔ سیاق و سباق اور اس کے اشارات کو سمجھتا ہے اور پھر صحیح

بات اس کی سمجھ میں آ جاتی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ دنیا میں رہے یا آخرت کا سفر کرے، بعض صحابہ نے سمجھا ... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے اور انہوں نے سمجھ لیا یہ روتے کیوں ہیں؟ چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خداداد فہم و فراست سے یہ بات پا لی کہ اس بندے سے مراد خود حضور اکرم علیہ السلام کی ذات قدسی ہے اور اب حضور علیہ السلام سفر آخرت اختیار فرمانے والے ہیں جس پر آپ رونے لگے تھے کہ صدیق اکبر ہم سب میں زیادہ علم رکھتے ہیں۔ امام نے اس عنوان کے تحت وہی حدیث [illegible] جس میں حضور علیہ السلام نے صحابہ سے سوال کیا تھا کہ ایک درخت ایسا ہے جو مسلمان کی طرح ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھ گئے کہ وہ کھجور کا درخت ہے مگر وہ بڑے صحابہ کی موجودگی کے ادب سے خاموش رہے۔ اس کے بعد حضرت عمر نے [illegible] یہ حدیث مع ترجمہ کے گزشتہ [illegible] میں گزر چکی ہے۔ اس لیے ہم نے نہیں لکھی۔ ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۶۰، ۶۲

بَابُ الْاِغْتِبَاطِ فِی الْعِلْمِ وَالْحِکْمَۃِ

باب علم و حکمت میں رشک کرنے کے بیان میں

کسی کی نعمت کو دیکھ کر رشک کرنا اور یہ تمنا کرنا کہ مجھ کو بھی یہ نعمت ملے، یہ معنی ہیں غبطہ کے۔ غبطہ کہتے ہیں [illegible] کہ کسی کے فضل و شرف کو دیکھ کر [illegible] ہے اس باب میں امام بخاری علیہ الرحمۃ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رشک کے قابل کوئی چیز ہے تو وہ علم و حکمت ہی ہے کیونکہ علم و حکمت ہی [illegible] کا ذریعہ اور [illegible] کا وسیلہ ہے۔

وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوا — بخاری — حضرت فاروق اعظم نے فرمایا: حاکم اور سردار بننے سے پہلے دین کا علم حاصل کرو۔

مطلب یہ ہے کہ حکومت و سرداری ملنے سے پہلے علم دین حاصل کر لو تاکہ نظام حکومت کو شریعت اسلامیہ کے مطابق چلا سکو۔ ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ سردار بننے کے بعد عام طور پر آدمی طالب علم کی صف میں بیٹھنے سے [illegible] ہے اور اس طرح دین کی ضروری باتوں سے جاہل رہتا ہے [illegible] کو چاہیے کہ سرداری پانے سے پہلے علم دین حاصل کرلے ورنہ دین کی ضروری باتوں سے بے بہرہ رہ جائے گا۔

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ وَبَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَدْ تَعَلَّمَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کِبَرِ سِنِّہِمْ — بخاری — امام بخاری ابو عبداللہ نے کہا حاکم بن جانے کے بعد بھی علم دین حاصل کرو اور اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھاپے میں بھی علم دین حاصل کیا

مطلب یہ کہ دین کا علم حاصل کرنے میں شرم نہیں کرنی چاہیے کیونکہ دین کا علم حاصل کرنا کسی عمر یا کسی درجے کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ہر عمر اور ہر درجے کے آدمی کو علم دین حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ چنانچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان بڑھاپے میں بھی علم دین حاصل کرتے تھے اور اس کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرم عمل رہتے تھے۔

قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فی اثنتین رجل آتاہ اللہ مالاً فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل آتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک جائز نہیں مگر دو شخصوں پر۔ ایک اس شخص پر جس کو اللہ نے دولت دی اور وہ اس کو حق کے راستہ میں خرچ کرتا ہے۔ دوم جس کو اللہ نے حدیث کا علم دیا اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا اور تعلیم دیتا ہے۔

فوائد و مسائل اس حدیث کو امام نے کتاب الزکوٰۃ، الاحکام، الاعتصام میں بھی ذکر کیا۔ امام مسلم نے زکوٰۃ میں، نسائی نے علم میں اور ابن ماجہ نے زہد میں نقل کیا۔ ۲۔ [illegible] حسد سے مراد یہاں غبطہ یعنی رشک ہے۔ حضور سید عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو باتوں کا ذکر کیا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دی اور وہ اس کو حق کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت دی اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرے۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں جو قابل رشک ہیں۔ ۳۔ رشک کا مطلب [illegible] کے متعلق فرمایا۔ فلیتنافس المتنافسون۔ اور اگر رشک معصیت [illegible] پر ہو تو حرام ہے۔ اس کے متعلق فرمایا [illegible] یعنی کسی کی برائی دیکھ کر رشک مت کرو [illegible] رشک کی صورت ہے اور حسد حرام ہے۔ احادیث میں اس کی مذمت وارد ہوئی ہے۔ حسد کے معنی ہیں کہ [illegible] شخص میں کوئی خوبی دیکھی اس کو بھی حاصل [illegible] اس سے چھن جائے [illegible] حدیث [illegible] ۴۔ [illegible] سے مراد [illegible] اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حدیث مذکورہ کا معنی یہ ہے کہ اگر حسد جائز ہوتا تو ان دو میں جائز ہوتا۔ مگر یہ بھی جائز نہیں جیسا کہ حدیث [illegible] ۵۔ [illegible] معنی [illegible] کا معنی صرف حسد [illegible] اس کا [illegible] اور [illegible] کا علم [illegible] حدیث [illegible] حدیث بھی ہو سکتی ہے۔

باب ما ذکر فی ذھاب موسیٰ فی البحر

باب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات

الی الخضر وقولہ تعالیٰ ھل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا

[illegible] حضرت موسیٰ کا یہ قول [illegible] ھل اتبعک

[illegible] باب [illegible] کا ذکر [illegible] علم [illegible] اور اس پر رشک کیا جاتا ہے [illegible] اس باب [illegible] سے اس سے [illegible] ہیں کہ [illegible] بے شمار [illegible] ہیں [illegible] ہونے کے باوجود علم کے حصول میں شرم نہیں کرنی چاہیے جیسا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے حضرت

خضر علیہ السلام سے علم حاصل کرنے میں شرم محسوس نہیں کی اور ان سے ملاقات کے لیے سفر کیا۔ اس باب میں آیت لکھی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کیا میں تمہیں ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے وہ نیک بات جو تمہیں سکھائی گئی ہے۔ امام نے اس آیت سے یہ استدلال کیا ہے کہ آدمی کو علم دین کی طلب میں رہنا چاہیے چاہے وہ خود کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو اور علم حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہے اور یہ کہ جس سے علم دین حاصل کرے اس کے ساتھ ادب و تواضع سے

اس باب میں امام نے جو حدیث نقل کی ہے اس کے ابتدائی حصوں کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت ابن عباس اور حر بن قیس کے درمیان اس بات میں اختلاف ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کس کے پاس گئے تھے۔ حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں اور حر بن قیس صاحب خضر کی بجائے کسی اور کا نام لیتے تھے تو حضرت ابی بن کعب گزرے۔ حضرت ابن عباس نے ان کو بلایا اور اختلاف کا قصہ سنایا اور کہا آپ نے اس معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ تو حضرت ابی بن کعب نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا

۷۴ - يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ

ایک دن موسیٰ بنی اسرائیل کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا کہا۔ آپ کسی ایسے کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ موسیٰ نے کہا نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ ہمارا ایک بندہ ہے خضر وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ موسیٰ نے ان سے ملاقات کا راستہ پوچھا۔ اللہ نے مچھلی ان کے لیے نشان مقرر کر دی اور کہا مچھلی گم ہو جائے تو لوٹ جانا خضر سے ملاقات ہو جائے گی۔ تو حضرت موسیٰ مچھلی کے نشان پر چلتے رہے۔ ان کے خادم یوشع نے کہا۔ جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے تھے وہیں مچھلی کا خیال کرنا بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے بھلایا کہ میں اس کا ذکر کرتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے۔ پس دونوں اپنے نشانات قدم پر واپس ہوئے اور حضرت خضر علیہ السلام سے ملے تو ان کا معاملہ پیش آیا جس کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔

فوائد و مسائل ۱۔ اس حدیث کو امام بخاری نے دس جگہ ذکر کیا ہے۔ مسلم و ترمذی نے بھی احادیث الانبیاء و تفسیر میں ذکر کیا ۲۔ ملأ بنی اسرائیل سے مراد اولاد یعقوب ہے۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام ہے۔ آپ کے بارہ فرزند تھے جن کے نام یہ ہیں: ۱۔ یوسف

[illegible]

[illegible] درخت [illegible] کہتے ہیں [illegible]

[illegible] اس سے واضح ہوا کہ [illegible] حضرت خضر علیہ السلام [illegible] موسیٰ [illegible]

[illegible] نہیں۔

۲۔ خضر بفتح خاء وکسر ضاد معجمہ یہ لقب ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام سے متعلق ضروری معلومات

آپ کا نام بلیا یا [illegible] صحیح ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت خضر علیہ السلام [illegible] حضرت موسیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت خضر علیہ السلام [illegible] علم [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت خضر [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] بخاری [illegible]

[illegible] حضرت خضر علیہ السلام [illegible] خضر [illegible]

[illegible] تفصیل سے بیان کیا گیا ہے [illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ [illegible] حضرت خضر [illegible]

[illegible] واللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت خضر علیہ السلام [illegible] علامہ [illegible]

[illegible]

[illegible] صحیح یہ ہے کہ حضرت خضر نبی ہیں [illegible]

[illegible] عینی جلد [illegible] ایک جماعت نے اسی پر جزم کیا ہے

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] آپ کا [illegible]

[illegible] آپ کے [illegible]

[illegible] جواب دیتے

[illegible] حضرت [illegible] طرح [illegible] آپ [illegible]

تب دعا کیجئے جس جگہ ... [illegible] ... حضرت ۔
تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خدمت گار تھے اور آپ سے تعلیم حاصل کرتے تھے

مسائل حدیث ۱۔ کسی مسئلہ میں طلب حق کے لیے بحث کرنا جائز ہے جیسے حضرت ابن عباس اور حر بن قیس میں بحث ہوئی ۲۔ اختلاف کے وقت اہل علم کی طرف رجوع کرنا چاہیے ۳۔ علم [illegible] حاصل کرنی چاہیے ۴۔ سفر کی حالت میں ناشتہ وغیرہ ساتھ لے جانا جائز ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ناشتہ وغیرہ ساتھ لے گئے ۵۔ شاگرد سے خدمت لینا جائز ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام یوشع بن نون سے خدمت لیتے تھے۔ واللہ اعلم

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

باب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بیان میں کہ اے اللہ اس کو کتاب کا علم عطا فرما۔

۷۴ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ بخاری

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گلے سے لگایا اور فرمایا۔ اے اللہ اس کو کتاب قرآن کی سمجھ دے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو فضائل صحابہ میں اور [illegible] میں بھی ذکر کیا ہے

فوائد و مسائل [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] مناقب ہیں اور [illegible] میں ذکر ہے۔ [illegible] کتاب سے مراد قرآن حکیم ہے [illegible] کامل [illegible] ہوتی ہے [illegible] سے [illegible] کتاب سے مراد [illegible] ہے ۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] الحکمۃ [illegible] الکتاب [illegible] کتاب سے مراد قرآن [illegible] سنت [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] علامہ عینی [illegible] حضور علیہ السلام نے حضرت ابن عباس کے لیے جو دعا فرمائی [illegible] حضرت ابن عباس بڑے مفسر قرآن ہیں۔ حبر الامۃ [illegible] قرآن [illegible] حضرت ابن عباس نے ایک [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت ابن عباس نے [illegible] اس [illegible] ابن عباس [illegible]

[illegible]

علامہ عینی نے لکھا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابومنصور ماتریدی اس جواز کے قائل [illegible]

[illegible] عینی جلد اول صفحہ ۳۲۶

بَابُ مَتٰى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيْرِ

باب اس امر کے بیان میں کہ بچے کا حدیث سننا کب معتبر ہے

اس باب میں امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حدیث سننے کے لئے [illegible] بالغ ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ [illegible] اس قابل ہو جائے کہ بات سمجھ سکے [illegible] حدیث معتبر ہو گی یحییٰ بن معین کا مسلک یہ ہے کہ حدیث کے سننے کے لئے کم سے کم پندرہ برس کی عمر ہونا ضروری ہے اور [illegible] دلیل یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے جنگ احد میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شریک نہیں کیا اسی طرح غزوۂ بدر میں حضرت براء وغیرہ کو کمسن [illegible] سمجھ کر واپس کر دیا تھا [illegible] جواب دیا کہ [illegible] پندرہ برس سے کم عمر [illegible] قوت [illegible] رکھتے تھے [illegible] حدیث سننے کے لئے [illegible] صلاحیت [illegible] حضور علیہ السلام نے [illegible] جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو [illegible] کا حکم [illegible] حدیث کے باب میں [illegible] کافی ہے کہ [illegible] کا بھی ضبط کر سکے تو ان کا سماع معتبر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ میں بلوغ کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں بغیر دیوار کے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چھوڑ دیا وہ چرنے لگی اور میں صف میں شریک ہو گیا اور حضرت کی اس بات پر کسی نے اعتراض نہ کیا۔

مسائل [illegible] اس حدیث کو [illegible] مسلم و ترمذی و ابن ماجہ نے بھی کتاب الصلوٰۃ میں ذکر کیا [illegible] ناہزت کے معنی قاربت کے ہیں یعنی [illegible] قریب تھا۔ منیٰ [illegible] میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے جہاں مناسک حج [illegible] ادا کی جاتی ہے [illegible] اس حدیث کو ذکر کر کے امام نے یہ بتایا کہ تحمل حدیث کے لئے بالغ ہونا [illegible] حضرت ابن عباس اس وقت نابالغ تھے مگر ان کی بیان کی ہوئی حدیث تسلیم کی گئی۔ فقہاء نے [illegible] حضور علیہ السلام بغیر سترہ کے نماز [illegible] ۱ پڑھ رہے تھے۔ جس سے [illegible] کہ نمازی کے آگے سے [illegible] کوئی چیز گزر جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی

حضرت ابن عباس [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے آگے سے گزرنا [illegible] ۔ [illegible] کے [illegible] جب کہ ابن عباس سواری پر تھے تو ایسا [illegible] صف میں شامل ہونے کے لیے آگے سے گزرنا ضروری ہو گا۔ اس کے بعد امام نے حدیث [illegible] کے لیے [illegible] صرف [illegible] ہے [illegible] ۔

۷۶ — عن محمود بن الربيع قال عقلت من النبي صلى الله عليه وسلم مجة مجها في وجهي وانا ابن خمس سنين من دلو — بخاری

محمود بن ربیع بن سراقہ انصاری کہتے ہیں مجھے اس امر کا شعور ہے کہ حضور علیہ السلام نے ڈول سے پانی لے کر مجھ پر کلی فرمائی۔ جب میں پانچ سال کا تھا۔

اس حدیث کو [illegible] نسائی [illegible] نے بھی اس [illegible]

فوائد و مسائل [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرمایا [illegible] کے لیے [illegible] برکت کا [illegible] ہے اور [illegible] سبب ہے۔

باب الخروج في طلب العلم

باب علم حاصل کرنے کے لیے سفر کرنا

[illegible] کے لیے سفر [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے لیے سفر [illegible] اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

ورحل جابر بن عبد الله مسيرة شهر الى عبد الله بن انيس في حديث واحد — بخاری

اور جابر بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن انیس سے ایک حدیث حاصل کرنے کے لیے ایک ماہ کی مسافت کا سفر کیا۔

۷۷ — [illegible] حدیث [illegible] ہے جس میں حضرت خضر و موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ [illegible] ۔ امام نے حدیث [illegible] نہیں کی [illegible] پتہ چلتا ہے کہ دیکھو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے علم حاصل کرنے کے لیے ایک طویل سفر اختیار کیا۔

باب فضل من علم وعلّم

باب علم حاصل کرنا اور دوسروں کو سکھانے کی فضیلت

[illegible] حدیث [illegible] میں جب علم کا [illegible] شریعت کے [illegible]

فوائد و مسائل [illegible] علم دین [illegible] ہے [illegible] قرآن پاک [illegible] حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل سے فرمائی۔

[illegible]

دین کی تبلیغ کی اہمیت [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]

[illegible]

۷۹۔ عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل ما بعثنی اللہ [illegible]

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ
الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ
قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ
الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ
الْمَاءَ فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا
وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً
أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً
وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ
فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ
وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا
وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ

بخاری

[illegible] اور بہتری [illegible] پانی کو روکے [illegible] لوگوں کو فائدہ [illegible] اور کھیتی [illegible] اور بعض ایسی [illegible] یہی مثال ہے اس شخص [illegible] جو کچھ مجھے [illegible] [illegible] اور اس ہدایت کو قبول نہیں [illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible] زمین کا یہ حال ہے کہ خود پانی کے اثر کو قبول کرتے [illegible] نہیں ہوتی [illegible] یہ مثال ہے اس شخص [illegible] نہیں ہوتی جو پانی کو روکے رکھے [illegible]

[illegible]

بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ

[illegible]

[illegible]

قال ربیعة لا ینبغی لاحد عنده شیء من العلم ان یضیع نفسه

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علم [illegible] فتنے پیدا ہوں گے - عورتیں مردوں سے زیادہ ہو جائیں گی - بعض روایات میں پچاس عورتوں کے لئے ایک - یعنی قرب قیامت میں عورتوں کی کثرت ہو جائے گی . اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ علامت [illegible] ہوں گی [illegible] سبب ہو جائیگا [illegible] مردوں میں [illegible] زیادہ قتلے ہو جائیں گے [illegible] اسلام [illegible] - اس [illegible] ہے [illegible] علامت سے [illegible] کی [illegible] - ہوگا [illegible] - غرض یہ کہ خوش [illegible] کی جائیں اور اس طرح [illegible] کے [illegible] جیسے [illegible] - واللہ اعلم

بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

باب فضل علم کے بیان میں

یہاں فضل بمعنی فضیلت بھی ہو سکتا ہے اور مناسبت یہ ہوگی کہ گذشتہ باب میں [illegible] اور اب علم کی فضیلت کا بیان ہے [illegible] فضل بمعنی ما بقی کے بھی ہے - جیسا فضل الوضوء وضو کا بچا ہوا پانی - [illegible] مقصود ہے [illegible] سے کم [illegible] - فضل [illegible] حضرت عمر کو دیا [illegible] - یعنی دیگر اشیاء کا [illegible] - جیسے آگ جلا سکتی ہے [illegible] اس [illegible] کی گئی ہے -

حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب عن حمزة بن عبد الله بن عمر أن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم أتيت بقدح لبن فشربت حتى إني لأرى الري يخرج في أظفاري ثم أعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما أولته يا رسول الله قال العلم

بخاری

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میں سو رہا تھا کہ دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اسے پیا یہاں تک کہ [illegible] ناخنوں سے نکلتی ہوئی [illegible] پھر میں نے بچا ہوا حضرت عمر کو دے دیا - صحابہ نے عرض کیا آپ نے اس کی کیا تعبیر کی فرمایا علم [illegible]

تعبیر دیتے

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التعبیر میں بھی ذکر کیا ہے - امام مسلم نے فضائل میں

فوائد و مسائل [illegible] امام [illegible] صاحب [illegible] دودھ سے حضور [illegible] - [illegible] علم [illegible] کے [illegible] - [illegible] جیسا [illegible] بھی [illegible] جاتے ہیں اس لیے [illegible] - [illegible] دودھ سے [illegible] تشبیہ دی گئی کیونکہ آپ [illegible] - [illegible] جیسے [illegible] دودھ سے ہوتی ہے - ایسے [illegible] کی حیات [illegible]

[illegible] حضور اکرم [illegible] شرعی [illegible] ہے۔

بَابُ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ

[illegible]

عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ وَغَيْرِهَا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ [illegible] رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ [illegible] يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

[illegible]

[illegible] سواری وغیرہ پر [illegible] فتویٰ [illegible]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع [illegible] ٹھہرے لوگوں کے لیے [illegible] ایک شخص [illegible] [illegible] فرمایا [illegible] ایک شخص [illegible] قربانی [illegible] حضرت عبداللہ [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible]

مسائل [illegible] حدیث [illegible] ذکر [illegible] مسئلہ [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سواری [illegible] اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ [illegible] حدیث [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] تخصیص نہیں ہے [illegible] سواری کی حالت [illegible]

[illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]

فوائد [illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب [illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] خطبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] فرمایا [illegible] [illegible] اپنے [illegible] تعمیل [illegible]

[illegible]

کتاب [illegible] ہے

بَابُ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ

باب اس شخص کے بارے میں جو ہاتھ کے اشارہ یا سر کے اشارہ سے سوال کا جواب دے

۸۳ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قَالَ وَلَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ وَلَا حَرَجَ

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے کسی نے حج میں سوال کیا کہ میں نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں اور دوسرے صاحب نے سوال کیا کہ ذبح سے پہلے سر منڈا لیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں

۸۴ - عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ علم اٹھا لیا جائے گا جہل اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج زیادہ ہو جائے گا۔ پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ

[illegible] بخاری

[illegible]

[illegible] اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی [illegible] پھر فرمایا جو [illegible] مجھے نہیں دکھلائی گئی تھیں [illegible] نہیں معلوم [illegible] یا قریب کا [illegible] ان کا تابع

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس حدیث کو امام نے ابواب ذیل میں ذکر [illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

[illegible] لیا جائے گا۔

[illegible]

دجال کے متعلق حدیث کی تصریحات

[illegible]

[illegible] ایک دوسری روایت میں ہے [illegible] اس کا خروج [illegible]

[illegible] چالیس روز تک رہے گا۔ اس میں ایک سال کا ایک روز ہوگا۔ ایک [illegible] ایک مہینہ کا ایک روز ہوگا [illegible] ایک ہفتہ کا [illegible]

[illegible] نہیں اس میں اندازہ کر کے پڑھنا [illegible]

کی رفتار کیسی ہوگی؟ اس کی صورت؟ تو آنحضور علیہ السلام نے فرمایا: جیسے بھری ہوئی بارش کی طرح ہوگا، جس کو ہوا اڑا لے جائے۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، ان کو اپنے دین کی طرف بلائے گا۔ یہ لوگ اس کے قول پر ایمان لائیں گے۔ وہ آسمان سے کہے گا تو وہ پانی برسائے گا، زمین کو حکم دے گا تو وہ گھاس اگائے گی۔ اس وقت ان کے مویشی خوب موٹے تازے ہوکر [illegible] دودھ سے بھرے ہوئے تھنوں والے ہو کر لوٹیں گے۔ پھر وہ ایک دوسری قوم کے پاس آئیگا، مگر وہ اس کی بات کی تردید کر دیں گے۔ وہ وہاں سے واپس ہوگا تو یہ لوگ قحط زدہ ہو جائیں گے، ان کے ہاتھوں میں ان کے مال میں سے کچھ بھی نہ رہے گا۔ پھر وہ ویرانے میں سے گزرے گا تو اس سے کہے گا اپنے خزانے نکال، پس اس کے خزانے اس کے پیچھے شہد کی مکھیوں کی طرح چلیں گے۔ پھر وہ ایک جوان شخص کو بلائے گا اور اس کو تلوار سے مار کر دو ٹکڑے کر دیگا۔ پھر اس کو بلائیگا تو وہ شخص ہنستا ہوا آئے گا، اس وقت اس کے چہرے پر بہت رونق ہوگی۔

اسی حال میں کہ دجال یہ کر رہا ہوگا، اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو بھیجیں گے، وہ دمشق کے مشرقی جانب کے سفید منارہ کے پاس دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے شانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے۔ جس وقت سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا، اور وہ جب سر اٹھائیں گے تو موتی اور چاندی کے دانوں کی طرح وہ قطرے گریں گے۔ جس کافر کو ان کی سانس پہنچے گی وہ مر جائے گا۔ ان کی سانس انتہائے نظر تک جائے گی۔ پھر دجال کو تلاش کرتے ہوئے باب لُد کے قریب جا پکڑیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ قوم آئے گی جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنوں سے محفوظ رکھا تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام اس قوم کے چہروں پر ہاتھ پھیر کر ان کے سامنے درجات جنت بیان فرمائیں گے۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی ہوگی کہ میں نے ایسے بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑائی کی کسی میں طاقت نہیں، لہٰذا تم میرے بندوں کو لے کر کوہ طور پر محفوظ ہو جاؤ۔ حسب الحکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو کوہ طور پر محفوظ کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا، وہ ہر بلندی سے دوڑ پڑیں گے۔

۷۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے تابع اصفہان کے ستر ہزار یہودی ہوں گے، ان کا لباس ریشمی چادروں کا ہوگا۔

۸۔ حضرت فاطمہ بنت قیس کہتی ہیں تمیم داری نے بیان کیا کہ جب ہم جزیرہ میں داخل ہوئے تو ہم کو ایک عورت ملی جس کے جسم پر بال بہت کثرت سے تھے، وہ اپنے بالوں کو گھسیٹتی ہوئی چلتی تھی اور حقیقی جانوروں سے معلوم ہوتی تھی۔ اس سے پوچھا گیا تو کون ہے؟ تو اس نے کہا میں جساسہ ہوں، تم اس مکان کی طرف جاؤ۔ جب میں اس مکان میں گیا تو ایک شخص کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے پایا، جو اپنے بال گھسیٹ رہا تھا اور آسمان و زمین کے درمیان گونج رہا تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دجال ہوں، عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دی جانے والی ہے، پھر سارے روئے زمین پر جاؤں گا، صرف طیبہ چھوڑوں گا۔

۹۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب تین باتیں ظاہر ہو جائیں گی تو کسی کی اس

وقت کسی شخص کو جس کا ایمان [illegible] کسی شخص کی [illegible] کے وقت

وقت [illegible] مغرب سے آفتاب کا طلوع ہوگا [illegible] دجال کا خروج

و حضرت عبد اللہ بن عمرو سے ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا سب سے پہلی جو نشانی قیامت کی ظاہر ہوگی وہ آفتاب کا طلوع ہوگا مغرب سے چاشت کے وقت [illegible] کا خروج اور جو علامت پہلے ظاہر ہو جائے گی دوسری علامات اس کے پیچھے قریب ہی ظاہر ہو جائیں گی

مسند احمد [illegible] احادیث [illegible] حسب ذیل [illegible]

قیامت کی پہلی نشانی آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا ہے پھر [illegible] کا نکلنا۔ پھر دجال کا [illegible] یہودیوں کے ساتھ [illegible] کے درمیان ظاہر ہوگا۔ وہ ایک جوان شخص ہوگا [illegible] ہوگا۔ اس کی صورت عبد العزیٰ بن قطن کی سی [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پھر [illegible] وہ ربوبیت کا دعویٰ کرے گا ایک قوم اس پر ایمان لائے گی [illegible] کے [illegible] شیاطین [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] عیسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] حقیقت دجال کی [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔

حضور علیہ السلام نے ساری کائنات کا مشاہدہ فرمایا

اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ [illegible] جو چیزیں مجھے نہیں [illegible] وہ میں نے آج اس جگہ کھڑے کھڑے دیکھ لیں۔ علامہ عینی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ یہاں روایت سے [illegible] حق تعالیٰ نے حجابات اٹھا دیئے اور حضور علیہ السلام نے مشاہدہ فرمایا [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] علم الہی اللہ عز وجل سے

وَحْيٌ بِاطِّلَاعِهِ وَتَعْرِيفِهِ مِنْ [illegible] تَفْصِيلًا [illegible]	[illegible] کی اطلاع بذریعہ وحی تفصیل سے آپ کو دے دی گئی کہ آج سے پہلے حضور نہیں جانتے تھے۔
[illegible] عالم میں ایسا [illegible] کچھ [illegible] نہیں	ذرے ذرے کو ساری [illegible] جس پر نظر پڑی

[illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف رکھتے ہوئے [illegible] دکھا دیا گیا [illegible] اس سے متعلق کثیر حدیثیں وارد ہوئی ہیں جن کو اگر جمع کیا جائے تو ایک مستقل کتاب

چند احادیث پیش کیے دیتے ہیں۔ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ما من شيء [illegible] [illegible] الا [illegible] في مقامي هذا حتى الجنة والنار بخاری، کتاب الکسوف	میں نے جنت کو دیکھا اور دوزخ مجھے دکھائی گئی میرے پاس جنت اور دوزخ [illegible] [illegible] مجھے دکھائی گئی

ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا تو آپ نے نماز [illegible] پڑھی اور [illegible] قراءت [illegible] رکوع اور سجدہ [illegible] [illegible] نماز میں [illegible] آگے بڑھے [illegible] پھر پیچھے ہٹے۔ نماز کے بعد صحابہ نے دریافت کیا تو ارشاد فرمایا:

اني رأيت الجنة فتناولت منها عنقودا ولو اصبته لاكلتم منه ما بقيت الدنيا ابوداؤد [illegible]	میں نے ابھی جنت کو دیکھا، جنت میں انگور کے خوشے لٹک رہے تھے اگر میں ان کو توڑ لیتا تو تم قیامت تک اس کو کھاتے۔

بخاری کتاب الاذان، باب رفع البصر

اور میں نے دوزخ کو دیکھا، جس سے زیادہ ہولناک منظر میں نے آج تک نہیں دیکھا، میں نے اس میں زیادہ تر عورتیں دیکھیں۔ صحابہ نے عرض کی حضور اس کی وجہ؟

فرمایا اپنے خاوندوں کی ناشکری کے سبب۔ اگر ایک عورت سے زمانہ بھر احسان کرو، پھر ایک ذرا وہ تمہاری کوئی بات [illegible] دیکھ لے تو کہہ اٹھے گی میں نے کبھی تمہارا بھلا نہیں دیکھا۔

رأيت فيها [illegible] [illegible] [illegible] مسلم، ابوداؤد باب [illegible] صلوۃ الکسوف	دوزخ میں [illegible] اس کو دیکھا جو سائبوں کا سب سے پہلا [illegible] تھا

میں نے دوزخ میں اس یہودی عورت کو دیکھا جس نے [illegible] [illegible] ایک بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اس کو کچھ کھانے کو دیتی تھی اور نہ اسے چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لے، اسی حالت میں وہ مر گئی [illegible] حدیث شریف میں حضور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بیان ہے

اطلعت في الجنة	میں جنت میں جھانکا	بخاری جلد [illegible] صفحہ [illegible]

تو اس میں ان لوگوں کی بڑی تعداد دیکھی جو دنیا میں غریب تھے اور دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس میں زیادہ تر عورتیں پائیں

بخاری باب صفۃ الجنۃ

وصال مبارک کے [illegible] سال میں آپ شہدائے احد کے مزارات پر تشریف لے گئے اور وہاں سے واپس آ کر آپ نے ایک خطبہ میں یہ بھی فرمایا — میں اپنے حوض کوثر کو یہیں سے دیکھ رہا ہوں، روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے حوالے کی گئی ہیں۔

بخاری کتاب [illegible] باب [illegible] [illegible]

اسی خطبہ میں یہ بھی فرمایا مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے لیکن میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ

[illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible] ہوں اور [illegible]

[illegible]

[illegible] قریش [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گیا۔ میں نے دیکھا کہ [illegible]

[illegible]

پھر مجھ سے [illegible] اپنا ہاتھ دونوں مونڈھوں کے بیچ میں میری پیٹھ پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے سینہ [illegible]

فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ | اور آسمان و زمین کی تمام چیزیں میری نگاہ کے

مشکوٰۃ شریف باب المساجد | سامنے آگئیں

[illegible] حضور [illegible] سے [illegible]

[illegible] کے بیچ [illegible] ہاتھ [illegible]

[illegible] جو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جو [illegible] حضور [illegible]

[illegible]

قبر میں حضور علیہ السلام کے متعلق سوال

[illegible]

[illegible]

[illegible] سب سے زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ [illegible]

[illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] کے لیے [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی طرف اشارہ کر کے پوچھے گئے

متعلق [illegible] اس سوال کا جواب دیتے ہیں حضور علیہ السلام کی رسالت [illegible]

[illegible] اس پر [illegible]

[illegible] علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے اپنے رسالہ [illegible]

میں لکھا ہے کہ قبر میں حضور علیہ السلام کے متعلق سوال ہونا یہ آپ کی خصوصیات سے ہے کسی اور نبی کی امت

سے [illegible] رسالت کے متعلق قبر میں بھی سوال ہوگا۔ اس سوال سے مقصود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] وقت [illegible]

کیا قبر میں کافر سے بھی سوال ہوگا؟

بعض علماء کا خیال ہے کہ قبر میں صرف مومن و منافق سے [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] کافر [illegible] سوال [illegible] ان سوالات [illegible]

[illegible] ہے کہ علامہ [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت
[illegible] حاصل ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] فرق ہوجاتا ہے [illegible]
[illegible] سوال سے [illegible]
[illegible] تو حضور علیہ السلام کی رسالت و نبوت پر یقین
[illegible] مومن و منافق [illegible] فرق کرنا نہیں ہے بلکہ ان کی عظمت
[illegible] علیہ وسلم کی عظمت و رفعت کا اظہار ہے۔ [illegible] علیہ الرحمۃ نے اپنے [illegible]

[illegible] لَتُسْأَلُنَّ [illegible]	اس سوال سے مقصود متعدد امور ہیں، ایک یہ [illegible]
[illegible]	ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معرفت [illegible]
[illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اظہار بھی ہے۔

[illegible] مقصود [illegible] حضور علیہ السلام کے فضل و شرف کا اظہار [illegible] رسالت و
[illegible] ہوجائے [illegible] اس کے علاوہ
[illegible] تفسیر [illegible]

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هو كلمة التوحيد
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ في القبر
وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ الكفار فلا يهتدون الى الجواب الصواب

[illegible] بھی واضح ہوتا ہے کہ [illegible] کا فرق بھی [illegible] ہوگا ـــــ [illegible] مقصود [illegible] حضور
[illegible] کے فضل و شرف کا اظہار ہے [illegible] اس کے
[illegible]
[illegible] سوال کا فرق [illegible] چنانچہ آیت یثبت اللہ الذین [illegible]
[illegible] سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] حسن [illegible]
[illegible]

کا ذکر [illegible] سوال [illegible] کے [illegible] تک پڑھا [illegible]
[illegible] کی [illegible] ادھر ادھر ہو جائیں گی [illegible] یہ واقعہ [illegible] میں ذکر [illegible] ہے ۔ [illegible]
[illegible] معیوب [illegible] ۔
[illegible]
[illegible]

مسائل حدیث [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حدیث [illegible] مسائل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] بالکل ہے [illegible] اور [illegible]
[illegible] کے بھی خلاف ہے۔

[illegible] کسوف [illegible] اور اس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایک شبہ کا ازالہ [illegible] تقلید [illegible]
[illegible] تقلید [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تقلید [illegible]
[illegible]
[illegible] تقلید [illegible]

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible] حدیث [illegible] آپ [illegible]

[illegible]

بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

وفد عبد القیس کو رغبت دلانا کہ وہ ایمان اور علم کی باتیں یاد رکھیں اور جو لوگ ان کے پیچھے ہیں ان کو بتائیں [illegible] مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ اور ان کو دین کی باتیں سکھاؤ	وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ بخاری

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

بَابُ الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ

باب جب کوئی مسئلہ پڑے تو اس کے جواب کے لیے سفر کرنا

[illegible] گنہگار ہوں گے۔

عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نکاح کیا ابو اہاب بن عزیز کی بیٹی سے تو ایک عورت آئی کہنے لگی میں نے عقبہ کو اور اس لڑکی	عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ

عقبة والتي تزوج فقال لها عقبة ما اعلم انك ارضعتني ولا اخبرتني فركب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة فسأله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف وقد قيل ففارقها عقبة ونكحت زوجا غيره

بخاری

جس سے عقبہ نے نکاح کیا ہے دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ عقبہ نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ تو نے مجھے دودھ پلایا اور نہ تو نے اس سے قبل کبھی اس کا ذکر کیا۔ عقبہ سوار ہو کر مدینہ منورہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا کیسے اب جب کہ کہا گیا ہے۔ پس عقبہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور اس عورت نے دوسرا خاوند کر لیا۔

فوائد و مسائل اس حدیث اور باب سے معلوم ہوا کہ اس میں حضرت عقبہ کا سفر پوچھنے کے لیے ہوا تھا [illegible] اس حدیث کو کتاب الشہادات میں بھی ذکر کیا ہے۔ تفصیلی بحث وہاں ہی مقام پر آئے گی۔ [illegible] کا مطلب یہ ہے کہ جو ایک ایسی عورت کے ساتھ نکاح [illegible] مشکوک [illegible] رضاعی بہن ہے [illegible] صرف ایک عورت کے کہنے سے ثابت نہیں ہوتی [illegible] حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد تقویٰ یعنی ورع اور احتیاط پر مبنی ہے کہ شبہ سے بھی بچا جائے۔

رضاعت کا ثبوت [illegible] امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ رضاعت کا ثبوت اسی طرح [illegible] ایک عورت کی شہادت سے [illegible] دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت [illegible] امام شافعی فرماتے ہیں کہ چار عورتوں کی شہادت سے [illegible] امام مالک کے نزدیک دو عورتوں کی شہادت سے [illegible] ان کی دلیل حدیث زیر بحث ہے

بَابُ التَّنَاوُبِ فِي الْعِلْمِ

باب علم حاصل کرنے کے لیے باری مقرر کرنا

۸۹ - عن عمر رضي الله عنه قال كنت انا وجار لي من الانصار في بني امية بن زيد وهي من عوالي المدينة وكنا نتناوب النزول على رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اور میرا ایک انصاری ہمسایہ مدینہ کے ایک گاؤں بنی امیہ میں رہتے تھے اور ہم دونوں باری باری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ایک دن وہ اور ایک دن میں دربار نبوی میں حاضر

يوما وانزل يوما فاذا نزلت جئته بخبر ذلك اليوم من الوحي وغيره واذا نزل فعل مثل ذلك فنزل صاحبي الانصاري يوم نوبته فضرب بابي ضربا شديدا فقال اثم هو ففزعت فخرجت اليه فقال قد حدث امر عظيم قال فدخلت على حفصة فاذا هي تبكي فقلت طلقكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لا ادري ثم دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فقلت وانا قائم اطلقت نساءك قال لا فقلت الله اكبر

(بخاری)

اس دن کا وحی وغیرہ کا حال اور جو حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے میں اپنے ساتھی انصاری کو اس کی اطلاع دیتا اسی طرح وہ بھی کرتا۔ تو ایک دن میرے ساتھی انصاری کی باری تھی وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے میرا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹایا اور کہا یہاں عمر ہیں؟ میں گھبرا کر مکان سے باہر نکلا اس نے کہا آج بہت بڑا حادثہ رونما ہو گیا ہے (یعنی حضور علیہ السلام نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے) پس میں حفصہ کے پاس آیا تو وہ رو رہی تھیں میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے؟ تو حفصہ نے کہا مجھے معلوم نہیں پھر میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور کھڑے کھڑے عرض کی کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں! میں نے کہا اللہ اکبر

فوائد و مسائل اس حدیث کو امام بخاری نے نکاح [illegible] میں بھی ذکر کیا ہے اور امام مسلم نے طلاق میں بھی [illegible] ترمذی، نسائی [illegible] اس حدیث سے [illegible] مسائل [illegible]

بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ

باب: خلاف شرع بات دیکھنے پر تعلیم

وَالتَّعْلِيْمِ اِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ

وعظ و تعلیم میں غصہ کا اظہار کرنا

٨٨ - عن ابي مسعود الانصاري قال قال رجل يا رسول الله لا اكاد ادرك الصلوة مما يطول بنا فلان فما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في موعظة اشد غضبا من يومئذ فقال يا ايها الناس انكم منفرون فمن صلى بالناس فليخفف فان فيهم المريض

ابو مسعود انصاری کی روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز نہیں پا سکتا [illegible] فلاں شخص کے نماز [illegible] ابو مسعود کہتے ہیں میں نے کسی وعظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن سے زیادہ غصہ فرماتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا لوگو! تم نفرت دلانے والے ہو۔ پس جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ تخفیف کرے کیونکہ پڑھنے والوں میں

[illegible] بعض بھی ہوتے ہیں اور ضعیف بھی [illegible] ضعیف [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] بھی [illegible]

فوائد و مسائل

[illegible] روایت [illegible] ثابت [illegible] [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

مسائل حدیث

[illegible] کوئی شخص [illegible] حدیث [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] غضب [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible]

۹۱ - عن زید بن خالد الجہنی ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم سألہ رجل
عن اللقطۃ فقال اعرف وکاءھا او قال
وعاءھا وعفاصھا ثم عرفھا سنۃ ثم
استمتع بھا فان جاء ربھا فادھا
الیہ قال فضالۃ الابل فغضب حتی
احمرت وجنتاہ او قال احمر
وجھہ فقال وما لک ولھا معھا سقاؤھا
وحذاؤھا ترد الماء وترعی الشجر

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال [illegible] ایک سال تک اس کی تشہیر [illegible] اس کا [illegible] گمشدہ [illegible] کیا واسطہ اس کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دوسروں کا فرد نقصان [illegible]

[illegible] کے پاس کے سپرد کر دیا جائے

[illegible] کے مسائل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۹ [illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

[illegible] مجھ سے جو چاہو پوچھو [illegible]

[illegible]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے عالم [illegible]

[illegible]

باب من برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث

باب محدث یا امام کے سامنے [illegible] زانو ہو کر بیٹھنا

[illegible]

[illegible] مجھ سے پوچھو مجھ سے پوچھو

۵ [illegible]

[illegible] بخاری [illegible]

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۲ [illegible] حضور [illegible]

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت فاروق [illegible]

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] حضرت فاروق [illegible]

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

بَابُ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلَاثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ

باب [illegible] اچھی طرح سمجھ لیں

[illegible]

فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا — بخاری — حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]

[illegible]

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا — بخاری — [illegible]

۹۳۔ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا — بخاری — حضرت انس رضی اللہ عنہ [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اچھی طرح سمجھ لیں)

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

[illegible]

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لهم أجران رجل من أهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد صلى الله عليه وسلم والعبد المملوك إذا أدى حق الله وحق مواليه ورجل كانت عنده أمة يطؤها فأدبها فأحسن تأديبها وعلمها فأحسن تعليمها ثم أعتقها فتزوجها فله أجران ثم قال عامر أعطيناكها بغير شيء قد كان يركب فيما دونها إلى المدينة. (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا، ایک اہل کتاب سے جو ایمان لایا اپنے نبی پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی، دوسرا وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی، تیسرا وہ آدمی جس کے پاس اس کی باندی ہے وہ اس سے صحبت کرتا ہے پھر اس کو ادب سکھایا اور اچھی طرح سکھلایا۔ پھر اسے آزاد کر دیا پھر اس کے ساتھ نکاح کر لیا اس کے لئے دوہرا ثواب ہے۔ عامر نے کہا ہم نے یہ حدیث تمہیں بغیر کسی معاوضہ کے دے دی ہے ورنہ اس سے کم کی حدیث کے لئے لوگ مدینہ تک کا سفر کرتے تھے

[illegible]

[illegible] مستحق ہوں گے [illegible] کی پچھلی [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible] مستحق [illegible] کسی چیز پر [illegible] کردیا [illegible]

[illegible] حدیث میں [illegible] سے محبت بھی [illegible]

[illegible] دو اجر کا مستحق ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اظہار [illegible]

[illegible] حاصل ہے [illegible]

[illegible] زندگی سے نکاح کر [illegible]

[illegible]

[illegible] زندگی [illegible]

[illegible]

اہل کتاب سے کون مراد ہیں

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible] مستحق [illegible]

[illegible] یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible] جو لوگ حضور علیہ السلام پر ایمان لائے [illegible]

مستحق نہیں ہوں گے [illegible] حدیث [illegible]

[illegible] نصاریٰ [illegible]

[illegible] حدیث قرآن کریم کی آیت سے مستفاد ہے [illegible]

[illegible] حضرت عبداللہ بن سلام [illegible] حضور علیہ السلام

[illegible] پہلے یہودی تھے

[illegible] دو اجر [illegible] ایمان لانے کا [illegible] دوسرا اجر حضور

علیہ وسلم پر ایمان لانے کا [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible] تفسیر [illegible] یؤتکم کفلین من رحمته کے تحت [illegible]

[illegible] یعنی [illegible] | یہ لوگ دو اجر کے مستحق ہیں۔ [illegible]

[illegible] محمد صلی اللہ [illegible] | ایمان لانے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر

[illegible] | ایمان لانے کی وجہ سے۔

[illegible] اس کا جواب [illegible] حضرت عیسی علیہ السلام [illegible] حضرت عیسی علیہ السلام [illegible] حضرت [illegible] یہودی [illegible] حضرت عیسی علیہ السلام [illegible] حضرت موسی علیہ السلام پر [illegible]

لیکن یہود [illegible] حضرت عیسی علیہ السلام [illegible]

[illegible] حضرت عیسی علیہ السلام [illegible] | حضرت عیسی علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عیسی علیہ السلام [illegible] حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] الکتاب من قبلہ ہم بہ یؤمنون (القصص)

[illegible] یؤتون اجرہم مرتین [illegible]

[illegible] حضرت عیسی علیہ السلام [illegible] حضرت عیسی علیہ السلام [illegible]

رہا یہ سوال کہ حضرت [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو [illegible]
پڑھیں [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے [illegible]
تبلیغ کے لیے مدینہ کی طرف روانہ کیا [illegible] منتقل ہو گئے [illegible]
[illegible] شریعت عیسوی کو قبول کر [illegible]
حضور [illegible] اور انھوں نے حضور علیہ السلام کی غلامی کو [illegible]
[illegible] اور حضرت عبداللہ بن سلام کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] میں یہود [illegible]

بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَعْلِيمِهِنَّ

امام کا عورتوں کو وعظ و نصیحت [illegible]

۹۷ - [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

حضرت ابن عباس [illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

اس حدیث کو امام مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ نے کتاب [illegible]

فوائد و مسائل

صدقہ [illegible]

ف حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب الحرص على الحديث

[illegible]

۹۹- [illegible] أبي هريرة أنه قال قيل يا
رسول الله صلى الله عليه وسلم من
أسعد الناس بشفاعتك يوم القيامة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد
ظننت يا أبا هريرة أن لا يسألني عن
هذا الحديث أحد أول منك لما رأيت
من حرصك على الحديث أسعد الناس
بشفاعتي يوم القيامة من قال لا إله

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] ابو ہریرہ مجھے معلوم تھا کہ مجھ سے [illegible] پہلے کوئی [illegible] نہ پوچھے گا [illegible] دیکھ چکا تھا تیری حرص کو حدیث [illegible] قیامت کے دن میری شفاعت [illegible] جس نے [illegible] دل کے خلوص [illegible]

[illegible] ارشاد فرمایا [illegible]

[illegible] فيه [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] میں [illegible] سے [illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابٌ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ

باب علم دین کے اٹھ جانے کے بیان میں

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ وَلَا تَقْبَلْ إِلَّا حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْتُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْتَجْلِسُوا حَتَّى يُعَلَّمَ [illegible]

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابو بکر ابن حزم [illegible] حدیث نبوی [illegible] اس کو لکھو کیونکہ مجھے [illegible] کہیں علم مٹ نہ جائے اور علماء [illegible] حدیث نبوی کے سوا کسی کی بات قبول نہ کرو [illegible] کی اشاعت کرو اور علم کی تبلیغ کرو [illegible] مجلس [illegible] علم نہیں [illegible] جب تک

العلم لا يهلك حتى يكون سرا

بخاری

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

٩٩ - عن عبد الله بن عمرو بن العاص
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول إن الله لا يقبض العلم انتزاعا
ينتزعه من العباد ولكن
يقبض العلم بقبض العلماء حتى إذا لم
يبق عالما اتخذ الناس رءوسا جهالا
فسئلوا فأفتوا بغير علم فضلوا وأضلوا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا [illegible]
[illegible]
ہوگا بلکہ [illegible] جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ
[illegible] بنا لیں گے ان سے مسائل پوچھے جائیں
گے وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور
دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ بخاری

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

بَابُ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ

کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے علیحدہ دن مقرر کیا جا سکتا ہے؟

۱۰۰ - عن أبي سعيد الخدري [illegible] حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ عورتوں نے

[illegible]

فوائد ومسائل [illegible]

[illegible]

بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ فَرَاجَعَهُ حَتَّى يَعْرِفَهُ

باب کوئی مسئلہ نہ سمجھے تو اس کو سمجھنے کے لیے دوبارہ پوچھے

١٠٣ - أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ

حضرت عائشہ [illegible] کا یہ حال تھا کہ جب حضور علیہ السلام سے کوئی بات نہ سمجھتیں تو جب تک کہ اس کو دوبارہ پوچھ

[illegible] حَتَّى تَعْرِفَهُ وَ [illegible]
حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ
أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ
حِسَابًا يَسِيرًا قَالَتْ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكِ
الْعَرْضُ وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ
يَهْلِكُ

[illegible]

ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے حساب ہوگا اس کو عذاب ہوگا اس پر حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ عنقریب ہے کہ وہ حساب کیے جائیں آسانی سے [illegible] آپ نے فرمایا اس آیت میں جس حساب کا ذکر ہے اس سے مراد [illegible] ہے اور جس سے مناقشہ ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔

مسائل اس حدیث کو امام بخاری نے تفسیر اور رقاق میں بھی ذکر کیا ہے اور امام مسلم نے بھی کتاب التفسیر میں [illegible] حدیث [illegible] مناقشہ [illegible] حساب [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible] فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا [illegible] حساب [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا [illegible] حساب سے مراد صرف [illegible] اعمال [illegible] پیش کر دیے جائیں گے [illegible] معصیت سے [illegible] مناقشہ ہوگا [illegible] طلب [illegible] حجت [illegible]

[illegible]

[illegible] ائْذَنْ
لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا
[illegible] قَامَ بِهِ [illegible] الْغَدَ مِنْ
يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ [illegible]
[illegible]

[illegible] اجازت دیجئے [illegible] میں آپ سے ایک [illegible] بات [illegible] کروں [illegible] فتح [illegible] دن [illegible] میرے کانوں نے سنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

بابٌ لِيُبَلِّغِ العِلْمَ الشَّاهِدُ الغَائِبَ

[illegible]

[illegible] کے بعد فرمایا

۱۰۴ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شجرة فان احد ترخص لقتال
رسول الله فيها فقولوا ان الله قد
اذن لرسوله ولم ياذن لكم وانما
اذن لي فيها ساعة من نهار ثم عادت
حرمتها اليوم كحرمتها بالامس وليبلغ
الشاهد الغائب فقيل لابي شريح [illegible]

[illegible] شخص [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کا جواب یوں دو کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] کو اجازت دی تھی تم کو نہیں دی اور مجھے بھی اجازت ملی تھی وہ ایک ساعت دن کے [illegible] کے بعد اس کی حرمت آج کے دن ایسی ہی

[illegible]

مسائل

[illegible]

[illegible] علامہ قسطلانی نے نقل کیا ہے کہ حضرت [illegible]

[illegible] رنگی تھی اور جو بعد میں [illegible]

[illegible]

عن ابی بکرۃ [illegible]

[illegible]

[illegible] کہا کہ حضور علیہ السلام [illegible]

[illegible]

مسائل حدیث

[illegible]

باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

۱۰۶ - حدثنا [illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل

[illegible]

حضور علیہ السلام پر جھوٹ باندھنا سخت گناہ ہے

[illegible]

حضرت ربعی بن حراش

[illegible]

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

[illegible]

کیا [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن أبیہ قال قلت للزبیر إنی لا أسمعک تحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث فلان وفلان قال أما إنی لم أفارقہ ولکن سمعتہ یقول من کذب علی فلیتبوأ مقعدہ من النار

عامر بن عبد اللہ بن زبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زبیر بن عوام سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث [illegible] فلاں فلاں حدیث بیان کرتے ہیں۔ [illegible] حضرت زبیر نے فرمایا [illegible] حضور علیہ السلام سے جدا نہیں ہوا۔ لیکن میں نے آپ کو [illegible] جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں [illegible]

فوائد و مسائل

[illegible]

حضرت عبد اللہ بن زبیر

[illegible]

حضرت زبیر بن عوام

آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں [illegible] حضور علیہ السلام کی پھوپھی [illegible] بخاری و مسلم نے اتفاق کیا [illegible] بخاری [illegible]

[illegible]

حضرت سلمہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: جس نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔	١٠٩ - حدثنا مكي بن إبراهيم قال حدثنا يزيد بن أبي عبيد عن سلمة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يقل علي ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار.

امام بخاری نے اس حدیث کو [illegible] کتاب العلم میں ذکر کیا ہے۔

فوائد و مسائل: [illegible]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا، اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔	١١٠ - حدثنا موسى قال حدثنا أبو عوانة عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تسموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي ومن رآني في المنام فقد رآني فإن الشيطان لا يتمثل في صورتي ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار.

امام بخاری نے یہ حدیث [illegible] میں ذکر کی ہے۔

فوائد و مسائل: [illegible]

[illegible]

حضور علیہ السلام کے نام پر نام رکھنا جائز ہے

[illegible]

[illegible] کا نام محمد اور احمد ہو تو کیا [illegible]

ہے یا یہ حکم حضور علیہ السلام کی حیات [illegible]

[illegible]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا

[illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام کی طرف [illegible]

کیا گیا ہے اور اس کی سزا [illegible]

[illegible] حضرت علی کرم اللہ [illegible] پھر حضرت زہری [illegible] حدیث [illegible] پھر حضرت انس کی حدیث [illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

باب كتابة العلم

باب علم کی باتیں لکھنے کے بیان میں

[illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

حضور علیہ السلام نے کتابت حدیث سے منع فرمایا تھا

[illegible]

۱۱۱- عن ابی جحیفة قال قلت لعلی هل عندکم کتاب قال لا الا کتاب الله او فهم اعطیه رجل مسلم او ما فی هذه الصحیفة قال قلت وما فی هذه الصحیفة قال العقل وفکاک الاسیر ولا یقتل مسلم بکافر

بخاری

حضرت ابو جحیفہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی سے [illegible] آپ کے پاس کوئی کتاب ہے [illegible] نہیں مگر [illegible] صحیفہ میں [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] عقل، فکاک الاسیر اور لا یقتل مسلم [illegible] اس میں درج ہیں

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

صحیفہ علی کی حقیقت ۱- ھل عندکم [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]

دوبارہ کہی تو آپ نے فرمایا میرے پاس وہی کچھ ہے جو عام مومنین کے پاس ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص مجھے سے کہی ہوں اور دوسروں کو اس سے منع کر دیا ہو۔ میرے پاس قرآن عظیم ہے اور وہ فہم و بصیرت ہے جو ایک مسلمان کو منجانب اللہ عطا ہوتی ہے اور یہ صحیفہ جس میں دیت اور قیدیوں کے چھڑانے کے احکام ہیں اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان کو نہ مارا جائے۔

امام بخاری نے کتاب الجہاد میں بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے پاس قرآن مجید کے علاوہ بھی کچھ وحی ہے۔ یعنی بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وحی کا ایک حصہ ایسا ہے جو حضور علیہ السلام نے صرف حضرت علی ہی کو بتایا ہے۔ اس کی حقیقت معلوم ہو سکے اس لیے حضرت ابو جحیفہ نے یہ حضرت علی سے پوچھا۔ حضرت علی نے فرمایا میرے پاس بھی قرآن ہی ہے جو سب کے پاس ہے یہی وحی ہے جو حضور علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ اس کو چھپاتے اور کسی ایک فرد تک اس کے بعض اجزا کو محدود رکھا جاتا — وحی کا مقصد تو تمام مخلوق کی ہدایت ہے تاکہ سب تک پہنچا دی جائے اور اس کی تبلیغ کی جائے۔ اس حکم کے ہوتے ہوئے کیسے ممکن تھا کہ حضور علیہ السلام وحی کا کچھ حصہ صرف علی تک محدود رکھتے اور کسی کو نہ بتاتے۔

حضرت ابو جحیفہ ان کا نام وہب بن عبد اللہ سوائی ہے۔ ان سے حضور علیہ السلام سے پینتالیس حدیثیں روایت کی ہیں جن میں سے دو پر بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا اور دو کو بخاری نے اور تین کو مسلم نے روایت کیا۔ ابو جحیفہ کو حضرت علی بہت محبوب رکھتے تھے اور ان پر بہت اعتماد بھی رکھتے تھے۔ آپ نے کوفہ میں بیت المال کا افسر بھی انہیں کو بنایا تھا۔ یہ صحابہ میں سب سے چھوٹی عمر کے صحابی تھے۔ ۷۴ھ میں کوفہ میں ان کا انتقال ہوا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مسائل یہ حدیث مسائل ذیل پر مشتمل ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں دیت وغیرہ کے احکام و مسائل لکھے تھے جو خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوائے تھے یا جن کی کتابت سے منع نہیں فرمایا۔ دین اسلام ایک تبلیغی دین ہے اور اس کے احکام اصول عام و معمول بہا ہیں۔ غالباً یہ توہم تھا کہ حضرت علی کے پاس احکام اسلامیہ کا کچھ حصہ ہے یا حضور علیہ السلام نے ان کو احکام اسلامی کا وہ حصہ بھی دیا ہے جس کی تبلیغ نہیں کی۔ حضرت علی نے احکام شرعیہ لکھ رکھے تھے جس سے علم کی کتابت کا جواز ثابت ہوا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو ایسے امور کے متعلق سوال کیا جائے جو اس کی ذات سے متعلق ہوں جائز ہے یہ بھی ظاہر ہوا کہ حضرت علی کے اس صحیفہ کو دو گروہ ایک مستقل وحی سمجھتے تھے۔ واضح ہو گیا کہ حضرت علی کے پاس قرآن کے علاوہ کچھ نہ تھا تو صرف اپنے علم و بصیرت سے قرآن پاک سے احکام نکالتے تھے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن میں غور و فکر کر کے ان مسائل کو جاننا جو قرآن کریم میں صراحت مذکور نہیں ہیں جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ مسائل اصول شرعیہ کے مطابق ہوں۔ اس حدیث سے امام شافعی و امام احمد رحمہما اللہ نے استدلال کیا ہے کہ مسلمان کو ذمی کافر کے بدلے قصاص میں قتل نہ کیا جائے گا۔ امام اعظم، شعبی، نخعی، ابو یوسف، محمد اور ایک جماعت تابعین کا یہی مسلک ہے۔

اگر مسلمان ذمی کافر کو قتل کر دے تو اس سے قصاص لیا جائیگا یا نہیں

حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر مسلمان کسی ذمی کو قتل کر دے تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے [illegible] ولا يقتل مسلم بكافر میں کافر سے [illegible] ہے کیونکہ حدیث کے [illegible] لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد في عهده [illegible] ضروری [illegible] چنانچہ [illegible] کی مدد سے جو گزر چکی ہے

[illegible]

حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک مسلمان [illegible] جس نے ایک معاہد ذمی کافر کو قتل [illegible] علیہ وسلم نے اس مسلمان کو قصاص میں قتل [illegible] اور فرمایا میں اس کے ذمہ کی رعایت کرنے [illegible]

[illegible]

۱۲- [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] ایک شخص سے [illegible] شخص کو [illegible] قتل کر دیا اس مقتول [illegible] بیٹے [illegible] قتل کیا [illegible] اللہ [illegible] قتل [illegible] کے رسول [illegible] مسلمان [illegible] مجھے پہلے [illegible] نہیں ہو

القتل أو الفيل وسلط عليهم رسول الله والمؤمنين ألا وإنها لم تحل لأحد قبلي ولا تحل لأحد بعدي ألا وإنها حلت لي ساعة من نهار ألا وإنها ساعتي هذه حرام لا يختلى شوكها ولا يعضد شجرها ولا تلتقط ساقطتها إلا لمنشد فمن قتل فهو بخير النظرين إما أن يعقل وإما أن يقاد أهل القتيل فجاء رجل من أهل اليمن فقال اكتب لي يا رسول الله فقال اكتبوا لأبي فلان فقال رجل من قريش إلا الإذخر يا رسول الله فإنا نجعله في بيوتنا وقبورنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم إلا الإذخر إلا الإذخر.

کی مکہ سے قتل یا ہاتھی کو روکا، پھر [illegible] غالب کیا۔ ہاں! یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد ہو گا، ہاں مجھے بھی صرف دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ اب اس وقت یہ پھر حرام ہے، اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں، نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے، مگر وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو مالک تک اس کو پہنچائے۔ پس جس کا کوئی شخص مارا جائے اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا دیت لے یا قصاص۔ اتنے میں یمن کا ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ مجھے لکھوا دیجئے، آپ نے فرمایا ابو فلاں کو لکھ دو، پھر قریش کے ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! اذخر کو مستثنیٰ فرما دیجئے کیونکہ اذخر کو ہم اپنے گھروں اور قبروں میں رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر اذخر، مگر اذخر۔

مسائل ۔ امام بخاری نے [illegible] رکھا ہے اس حدیث کو کتاب العلم میں [illegible] کا مسئلہ [illegible] ہے [illegible] ابو داؤد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے متعلق [illegible] ہے۔ روایت گزر چکی ہے کہ حضور علیہ السلام نے [illegible] فرمایا تھا [illegible] اس وقت بھی [illegible] سے اس کی [illegible] کے [illegible] اب [illegible] اس کی حرمت میں [illegible] یعنی حرم کے کانٹے اور درخت [illegible] کاٹے ہی سے [illegible] پہنچانا [illegible] جیسے حرم [illegible] کرتے ہیں۔ اسی [illegible] [illegible] جب گمشدہ چیز کے مالک کو تلاش [illegible] کے [illegible] یہ ہے کہ [illegible] اس کا [illegible] امام مالک [illegible] کوئی فرق نہیں ہے [illegible] کہ جیسے [illegible] کے لقطہ کے متعلق ایک سال [illegible] اسی طرح حرم کے لقطہ کے متعلق بھی [illegible] پھر جب یہ یقین ہو جائے کہ اب مالک نہیں [illegible] [illegible] حرم کے لقطہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

[illegible] شریعت [illegible] کے متعلق خصوصی طور پر کیوں بیان کیا [illegible] غرض سے [illegible] خصوصی طور پر [illegible] نہیں [illegible] متعلق [illegible] مختلف [illegible] وہی جمع ہوتے ہیں اور چونکہ [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] متعلق خصوصی طور پر [illegible] تفصیل [illegible] یعقل [illegible] کسی فرد یا قبیلہ [illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

مسائل حدیث [illegible]

[illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مالک شریعت ہیں [illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] حضور صلی [illegible] حضور [illegible] مجھے چھوڑ دو [illegible] تم کو چھوڑے رہوں [illegible] منع کر دوں تو [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible] [illegible]

[illegible] کتاب [illegible]

[illegible]

۱۱۳. قال سمعت أبا هريرة يقول ما من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أحد أكثر حديثا عنه مني إلا ما كان من عبد الله بن عمرو فإنه كان يكتب ولا أكتب [illegible]

[illegible] فرماتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ صحابہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] زیادہ حدیث [illegible] عبد اللہ [illegible] لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible] حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما [illegible] [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حافظہ

[illegible] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] [illegible] [illegible] حضرت عبد اللہ بن عمرو [illegible] [illegible] حضور علیہ السلام کی خدمت میں [illegible] حافظہ [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] حضرت ابوہریرہ [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

۱۱۴. عن ابن عباس قال لما اشتد بالنبي صلى الله عليه وسلم وجعه قال ائتوني بكتاب أكتب لكم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس سامان کتابت لاؤ میں لکھ دوں

لا تضلوا بعده قال عمر إن النبي صلى الله عليه وسلم غلبه الوجع وعندنا كتاب الله حسبنا فاختلفوا وكثر اللغط قال قوموا عني ولا ينبغي عندي التنازع فخرج ابن عباس يقول إن الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين كتابه

[illegible] تا کہ تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو تو حضرت عمر نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درد کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے وہ کافی ہے۔ پس حاضرین میں اختلاف ہو گیا اور شور بڑھ گیا، حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ، میرے پاس جھگڑا مناسب نہیں۔ پھر ابن عباس یہ کہتے ہوئے نکلے کہ بڑی مصیبت وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لکھنے کے درمیان حائل ہو گئی

فوائد و مسائل

[illegible]

حدیث قرطاس

[illegible]

کتاب اللہ کو کافی [illegible]

[illegible]

[illegible]

ضروری نوٹ [illegible]

بَابُ السَّمَرِ بِالْعِلْمِ

[illegible]

[illegible]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا [illegible] آج رات کیا کیا فتنے اترے اور کیا کیا [illegible] حجرے والیوں کو عبادت کے لیے جگاؤ۔ [illegible] دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں [illegible] آخرت [illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل

[illegible]

[illegible] بخاری و مسلم

[illegible]

فتح من الخزائن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ب كاسية في الدنيا [illegible]

[illegible]

ل حدیث [illegible]

بابُ السَّمَرِ فِي العِلمِ

[illegible]

[illegible]

[illegible] مِائَةِ سَنَةٍ [illegible] لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ [illegible]

[illegible]

فوائد ومسائل [illegible]

[illegible] حضرت خضر علیہ السلام [illegible]

[illegible] وہ سو برس سے زیادہ [illegible]

[illegible]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ [illegible] زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فَصَلَّى النَّبِيُّ [illegible]

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے [illegible] جو میری خالہ ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] اور حضور اقدس [illegible] پڑھی پھر [illegible]

فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ (بخاری)

پڑھیں، پھر سو رہے پھر اٹھے اور فرمایا: چھوٹا سو گیا یا اسی کے مشابہ کوئی کلمہ فرمایا، پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے تو میں بھی جا کر آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا، اور پھر پانچ رکعت پڑھیں پھر دو رکعت پڑھیں، پھر آپ سو رہے حتی کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی، پھر آپ نماز کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے۔

یہ حدیث کتاب الاستئذان اور کتاب الصلوٰۃ میں ذکر ہوگی اسی طرح ابوداؤد نسائی نے۔

فوائد و مسائل غُلَیِّم غلام کی تصغیر ہے اس سے حضرت ابن عباس مراد ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کے بعد گھر جا کر چار رکعتیں پڑھیں، وتر تین اور اس کے بعد دو رکعتیں، یہ سنت پڑھیں۔

حدیث کا عنوان سے تعلق یہ ہے کہ اس حدیث سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت نکلتی ہے کہ وہ اس وقت چھوٹی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے اعمال پر شاہد رکھے گئے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بچے بھی جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند ناقض وضو نہیں، اسی لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوال کیا کہ آپ سو جاتے ہیں اور وضو فرمائے بغیر نماز پڑھ لیتے ہیں، حضور علیہ السلام نے جواب دیا کہ عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی نیند بھی بے مثل ہے۔ انبیا سوتے ہیں تو ان کی آنکھیں ہی سوتی ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔

بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ

باب علم دین کو یاد رکھنے کے بیان میں

اس باب میں امام بخاری نے صرف ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت لی ہے کسی اور سے روایت نہیں کی اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بڑے حافظ حدیث ہیں۔ یہ حضور علیہ السلام سے جو بات سنتے تھے اسے بھولتے نہ تھے اور یہ صلاحیت کسی اور صحابی میں نہ تھی۔

۸۔ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُو إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ إِنَّ إِخْوَانَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں ابوہریرہ نے بہت حدیثیں روایت کیں، اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں کوئی حدیث روایت نہ کرتا، قرآن میں سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جو ہم نے اتاریں

مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ

[illegible] ہمارے [illegible] بھائی [illegible] مشغول رہتے [illegible] ابوہریرہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

فوائد (۱) اس حدیث کو [illegible] کتاب الاعتصام میں ذکر کیا اور مسلم نے فضائل میں [illegible] ابوہریرہ [illegible] روایت کرتے ہیں [illegible] حضرت ابوہریرہ [illegible] حضور [illegible] مطلب یہ کہ مہاجرین و انصار [illegible] مشغول رہتے۔ اس وجہ سے [illegible] حضرت ابوہریرہ [illegible]

[illegible]

مسائل علم [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] حضرت ابوہریرہ نے جن دو آیتوں کی طرف اشارہ کیا ہے [illegible] ہم ان کو بیان کرتے ہیں۔

٤٠/١١٩ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ [illegible] عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے بہت باتیں سنتا ہوں اور بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنی

بيديه ثم قال ضمه فضممته فما نسيت شيئا بعده ۔ بخاری

پھیلا، میں نے اسے پھیلا دیا۔ آپ نے میری چادر میں دو لپ بھر کر ڈال دیا، فرمایا چادر سمیٹ لے، میں نے سمیٹ لی، اس کے بعد پھر میں کوئی بات نہ بھولا۔

اس حدیث کو امام بخاری نے علامات نبوت میں بھی ذکر کیا ہے اور ترمذی نے مناقب میں ذکر کیا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ [illegible] جب سے حضور علیہ السلام سے میری [illegible] یہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ کو قوت حافظہ عطا فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حسب ضرورت اپنی واقعی فضیلت کو بیان کرنا جائز ہے [illegible] اگر فخر و ریا کے لئے فضیلت کا بیان ہو تو ممنوع ہے۔

عن ابي هريرة قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعاءين فاما احدهما فبثثته واما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم قال ابو عبد الله البلعوم مجرى الطعام ۔ بخاری

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو برتن محفوظ کئے، ایک برتن کو تو میں نے پھیلا دیا، اگر اس کو بھی پھیلا دوں تو میرا حلق کاٹ دیا جائے۔ امام بخاری نے کہا: بلعوم کھانے کی نالی کو کہتے ہیں۔

مسائل حضرت ابوہریرہ کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دو قسم کے علم حاصل کئے [illegible] [illegible] احکام شرعیہ سے کوئی تعلق نہ [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ [illegible] واجب ہے اسی لئے سابقہ حدیث میں حضرت ابوہریرہ نے [illegible] حدیث بیان کرنے میں کمی نہیں کی [illegible]

بَابُ الْاِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ

علماء کی بات خاموشی سے سننے کا بیان

انصات کے معنی خاموش ہو کر کان لگا کر سننے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب وعظ و نصیحت کی بات کی جائے تو خاموش ہو کر سننا چاہئے۔

عن جرير ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له في حجة الوداع استنصت الناس فقال لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، مجھ سے حجۃ الوداع میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو خاموش کرو، پھر فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافروں کے سے کام نہ کرنا۔

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

مسائل حدیث [illegible]

[illegible]

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ

[illegible]

۱۲۳ [illegible]

[illegible]

بَابُ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا

[illegible]

۱۲۳ عن ابی موسی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما القتال فی سبیل اللہ فان احدنا یقاتل غضبا ویقاتل حمیۃ فرفع الیہ راسہ قال وما رفع الیہ راسہ الا انہ کان قائما فقال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا فہو فی سبیل اللہ

مسلم نسائی بخاری

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا — یا رسول اللہ قتال فی سبیل اللہ کیا ہے کیونکہ ہم میں سے کوئی غصہ کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی شخص قومی حمیت کی وجہ سے لڑتا ہے آپ نے اس کی طرف سر اٹھایا [illegible] آپ بیٹھے ہوئے تھے [illegible] فرمایا جو اس لیے لڑتا ہے تاکہ خدا کا بول بالا ہو وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے

اس حدیث کو [illegible] اور کتاب [illegible] میں ذکر کیا ہے [illegible]

درس [illegible] یہ حدیث [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible] یہ حدیث [illegible] ہے [illegible] [illegible] اس میں بحث ارشاد فرمائی

[illegible] فی سبیل [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کلمات طیبات [illegible]

باب السؤال والفتیا عند رمی الجمار

باب رمی جمار کے وقت مسئلہ پوچھنے اور جواب دینے کے بیان میں

[illegible] اس باب سے امام بخاری کا مقصد [illegible] ہے کہ اگر عالم عبادت میں مشغول ہو [illegible] [illegible] [illegible] آپ نے سائل کو جواب بھی دیا [illegible] [illegible]

باب قول اللہ تعالیٰ

باب اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بیان میں

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا | اور تم کو نہیں دیا گیا مگر تھوڑا

اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے اس باب سے امام بخاری کا مقصد یہ بتانا ہے کہ مخلوقات کو جس قدر علوم عطا

[illegible] ہیں سے کوئی چیز بھی [illegible] ہوتے ہیں وہ [illegible] کے سامنے [illegible] کا حافظ [illegible] حدیث [illegible] ایک چڑیا نے کشتی کے کنارے بیٹھ کر [illegible] حضرت خضر علیہ السلام نے [illegible] میرا علم اور تمہارا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے [illegible] اس کی چونچ نے [illegible] اللہ تعالیٰ کے علم [illegible] میں [illegible] ہیں۔

[illegible] کے علم میں سے ایک

[illegible] قطرہ ہے۔ [illegible]

حضور علیہ السلام کا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے ایک قطرہ ہے

[illegible] مخلوقات ہیں [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم [illegible] کے سامنے [illegible] ایک قطرہ ہے۔

۱۲۶ - عن عبد الله قال بينا انا امشي
مع النبي صلى الله عليه وسلم في
حرث المدينة وهو يتوكأ على
عسيب معه فمر بنفر من اليهود
فقال بعضهم لبعض سلوه عن الروح
وقال بعضهم لا تسألوه لا يجيء فيه
بشيء تكرهونه فقال بعضهم لنسألنه
فقام رجل منهم فقال يا ابا القاسم ما الروح
فسكت فقلت انه يوحى اليه فقمت
فلما انجلى عنه قال ويسألونك عن
الروح قل الروح من امر ربي
وما اوتيتم من العلم الا قليلا

حضرت عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں میں حضور [illegible] کے ساتھ مدینہ کے ویران کھنڈروں میں چل رہا تھا اور [illegible] تو آپ چند یہودیوں کے پاس سے گزرے۔ ان میں سے بعض نے کہا ان سے روح کے متعلق [illegible] بعض نے کہا روح کے متعلق سوال مت کرو کہیں جواب میں ایسی بات کہیں جو تم کو بری لگے [illegible] کہ ہم ضرور سوال کریں گے۔ [illegible] حضور علیہ السلام نے سکوت فرمایا میں نے [illegible] حضور پر وحی آرہی ہے [illegible] جب وحی کی کیفیت جاتی رہی تو آپ نے فرمایا [illegible] روح کے متعلق سوال کرتے

[illegible]

فوائد حدیث [illegible] چنانچہ [illegible]

[illegible] **ملا علی قاری لکھتے ہیں** [illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] استدلال فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الِاخْتِيَارِ مَخَافَةَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۶ ۔ [illegible] عَهْدُهُمْ [illegible] بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ يَخْرُجُونَ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

[illegible] دوسرے دروازے سے نکلتے [illegible] ابن الزبیر نے [illegible] دو دروازے کر دیے۔

تشریح

[illegible]

[illegible]

باب من خص بالعلم قوما

[illegible]

وقال علی [illegible] حدثوا الناس بما يعرفون [illegible]

[illegible]

[illegible] اور یہ بات اللہ اور رسول کی تکذیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible]

فوائد ومسائل

[illegible]

کیا صرف اقرار توحید ورسالت نجات کے لیے کافی ہے

[illegible]

[illegible] کا تحصیل کے ساتھ ذکر [illegible]

[illegible]

بَابُ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ

باب علم میں شرم کرنے کے بیان میں

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ ۔ اور مجاہد نے کہا جو شخص شرم کرے یا غرور کرے وہ علم نہیں سیکھ سکتا۔

[illegible]

وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ ۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا انصار کی عورتیں کیا اچھی عورتیں ہیں ان کو شرم مسائل دینیہ کے سمجھنے سے نہیں روک سکی۔

یعنی [illegible] عورتوں [illegible] سوال پوچھنے [illegible]
[illegible] عورتوں [illegible] دینی مسائل معلوم ہوئے

۳۰۱- عن [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ان اللہ لا یستحیی من الحق فھل علی [illegible] من غسل [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] حیا نہیں فرماتا [illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

نوٹ [illegible]

لأن تكون قلتها أحب إلي من ۔ تمہارا یہ بات کہنا مجھے کثیر دولت مل جانے سے
أن يكون لي كذا وكذا ۔ بخاری ۔ زیادہ محبوب ہوتا

شارحین نے لکھا ہے کہ امام بخاری نے یہ حدیث سابقہ باب کے بعد اس لئے ذکر کی ہے کہ دین کی بات میں شرم کرنا اچھا نہیں۔ جیسی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبد اللہ کو ملامت کی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوال فرما رہے تھے اور تمہارے ذہن میں اس کا جواب آ گیا تھا تو تم نے کیوں نہ بتایا۔ اگر تم جواب کہہ دیتے تو مجھے بہت سے مال ملنے سے زیادہ خوشی ہوتی۔ اور یہی ترجمۃ الباب ہے۔

بَابُ مَنِ اسْتَحْيَى فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ

باب جو آدمی شرم محسوس کرے اور دوسرے کو سوال کا حکم دے

۱۳۲ عن علي قال كنت رجلا مذاء
فأمرت المقداد أن يسأل النبي
صلى الله عليه وسلم فسأله فقال
فيه الوضوء
رواه البخاری

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کثیر المذی
تھا بہت مذی والا۔ میں نے مقداد سے کہا کہ وہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کریں پس
انہوں نے حضور سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ مذی کے نکلنے
پر وضو ہے غسل نہیں

۱۔ اس حدیث کو امام بخاری نے دوسری جگہ طہارت میں ذکر کیا ہے۔ نسائی اور مسلم نے طہارت اور علم میں ذکر فرمایا ہے۔
۲۔ مذی۔ اس سفید رطوبت کو کہتے ہیں جو شہوت کے وقت پیشاب گاہ سے نکلتی ہے۔ مذی کے نکلنے سے شہوت ختم نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس منی گاڑھی ہوتی ہے۔ اور جب خارج ہو تو لذت ختم ہو جاتی ہے۔ منی کے نکلنے کے بعد غسل واجب ہے۔ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ مذی [illegible] رطوبت [illegible] ہے۔ جس کو [illegible] کہتے ہیں۔ اس کے نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اس لئے انہوں نے خود اس مسئلہ کے پوچھنے میں شرم کی اور حضرت مقداد کو [illegible] اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی خود مسئلہ پوچھنے میں شرم کرے تو دوسرے کے ذریعے معلوم کر لے۔ اسی طرح عورتیں بھی جن مسائل کو دریافت کرنے میں شرم محسوس کریں تو اپنے مردوں کے ذریعے سے معلوم کر لیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

باب مسجد میں علم کی باتیں کرنا اور فتویٰ دینا

۱۳۳۔ اس باب میں امام بخاری نے ایک حدیث ذکر کی ہے جس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے مسجد نبوی میں [illegible] حضور سے حج کے متعلق پوچھا۔ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ——— حدیث سے اس گزشتہ باب [illegible] امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ مسجد میں دین کا درس دینا اور مقدمات کا فیصلہ کرنا جائز ہے ۔

[illegible] آ چکی ہے۔ وہاں اس پر مفصل گفتگو ہو چکی

بَابُ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَهُ

باب سوال کرنے والے نے جتنا سوال کیا اس سے زیادہ جواب دینا

۱۳۴ - حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا [illegible] حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا قمیص، عمامہ، پاجامہ [illegible]

[illegible]

[illegible] جواب سوال [illegible]

یہ حدیث کتاب الحج میں آ رہی ہے۔ وہاں تفصیل سے گفتگو کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

[illegible] ختم ہو گئی [illegible] کتاب الوضوء شروع ہوتی ہے۔ [illegible]

خاتمہ [illegible]

[illegible]

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

۱ - [illegible] طہارت [illegible]

[illegible] طہارت [illegible]

[illegible]

۲ - وضوء [illegible] وُضوء [illegible] وَضوء [illegible]

[illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب [illegible]

إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا	جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہرے
وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا	اور ہاتھ کہنیوں سمیت دھوؤ
بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ	[illegible] ٹخنوں سمیت دھوؤ

[illegible]

[illegible]

وضو میں ایک بار عضو کو دھونا فرض ہے

قال ابو عبد الله وبين النبي صلى الله عليه وسلم ان فرض الوضوء مرة مرة وتوضأ ايضا مرتين مرتين وثلاثا ولم يزد على ثلاث وكره اهل العلم الاسراف فيه وان يجاوزوا فعل النبي صلى الله عليه وسلم

امام بخاری نے کہا کہ حضور علیہ السلام نے بیان کر دیا کہ وضو میں ایک ایک بار عضو کا دھونا [illegible] اور تین سے زیادہ نہیں دھویا [illegible] اسراف اور حضور علیہ السلام کے عمل سے بڑھنا مکروہ کہا ہے

[illegible] کیونکہ اس نے [illegible] افضل [illegible]

باب لا تقبل صلوة بغير طهور

باب بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی

١٣٥۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة من أحدث حتى يتوضأ قال رجل من حضرموت ما الحدث يا أبا هريرة قال فساء أو ضراط

حضرت ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حدث ہوا اس کی نماز قبول نہیں جب تک وضو نہ کرے۔ ایک شخص نے جو حضر موت کا رہنے والا تھا پوچھا ابو ہریرہ حدث کیا ہے؟ کہا پھسکی یا گوز۔

[illegible] حدیث [illegible] تحصیل میں بھی ذکر کیا ہے [illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible] لا تقبل صلاة [illegible]

[illegible]

وضو و طہارت پر موقوف ہے

معنیٰ حدث [illegible] حدیث [illegible]

[illegible] جیسے مرد و عورت کے آگے سے [illegible]

[illegible] مطلب یہ ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طہور [illegible] وضوء [illegible] | پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے۔

فساء او ضراط کے حق [illegible] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible] حدث [illegible]

حدث ہے شارحین نے اس سوال کے متعدد جواب دیئے ہیں [illegible]

لیے ابوہریرہ سے صرف [illegible] کے حدث ہونے کے بیان پر کہتے ہیں۔ دوسرے حضرت ابوہریرہ کے طریق سے یہ اتفاق اس وجہ سے کہ جب ہوا کا خروج ہو تو حدث ہے تو اس کی تفصیل جب [illegible] کی وغیرہ حالت رکھا اور مطلق ہی وہ حدث ہو گا سو [illegible] حضرت ابوہریرہ کا مقصد بھی یہی ہے کہ صرف یہ دو قسم کے حدث ہیں۔ [illegible] سائل نے پوچھا تھا کہ وہ کون سے حدث ہیں جن پر حضرت ابوہریرہ نے بتایا کہ ان میں صوت ہی ہے کہ [illegible] حادث ہو جاتے ہیں [illegible] ابوہریرہ نے سائل کے سوال کے مطابق جواب دیا

مسائل حدیث حدیث ہذا مسائل ذیل پر مشتمل ہے

۔ قرآن مجید کے لیے وضو شرط ہے۔ [illegible] فرض ہو [illegible] جب [illegible] کی [illegible] مسجد [illegible] [illegible] شخص [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] [illegible] ہوا [illegible] شخص کا فرض [illegible] ہے کہ جو شخص [illegible] مسجد [illegible] [illegible] حدث ہو تو [illegible] ہو جائے گی۔

بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ

باب وضو کی فضیلت اور ان لوگوں کی جو قیامت کے دن وضو کے نشانوں سے سپید پیشانی والے ہوں گے

مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ

۱۳۶ - عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ

بخاری شریف

نعیم بن عبداللہ مجمر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ابوہریرہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا ابوہریرہ نے وضو کیا پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے لوگ قیامت کے دن بلائے جائیں گے۔ چمکتے چہرے اور سپید ہاتھ پیر والے وضو کے نشانوں سے تو جو کوئی تم میں سے سپیدی بڑھانا چاہے۔ وہ بڑھا لے۔

فوائد و مسائل اس حدیث کا [illegible] وضو کی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] میں ذکر کیا ہے [illegible] حدیث [illegible] نے [illegible] کی [illegible] [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] محجلین [illegible] کی۔ وہ سپیدی [illegible] [illegible] کہتے ہیں۔ [illegible] اس سے [illegible] ہوتا ہے۔ نعیم [illegible] [illegible] کے معنی [illegible] وہاں [illegible] کیونکہ حضرت نعیم مسجد نبوی میں [illegible] وغیرہ [illegible] [illegible] ہے۔ محجلین [illegible] ہے۔ یعنی امت [illegible] [illegible] اور [illegible] ہوں گے [illegible] [illegible] سے ممتاز رہیں گی۔

۳۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] مسجد [illegible] وضو [illegible] مکروہ ہے [illegible]

[illegible] حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible] | [illegible]
[illegible] احوالات وصفات اور حالات | [illegible]

[illegible] فرمایا جب تک کسی دوسری کو مطلع نہیں کیا

[illegible]

بَابٌ لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ

باب: محض شک کی وجہ سے وضو نہ کرے جب تک حدث کا یقین نہ ہو جائے

۱۳۷۔ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ أَوْ لَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ایک شخص سے جس کو نماز میں کچھ نکلنے کا شبہ ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نماز سے اس وقت تک نہ پھرے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا بدبو نہ پائے۔

فوائد و مسائل

اس حدیث کو امام بخاری نے [illegible] میں بھی [illegible] نیز مسلم، ابوداؤد اور نسائی، ابن ماجہ، ترمذی [illegible] ابوداؤد نے باب [illegible] میں ذکر فرمایا ہے۔ مطلب حدیث یہ ہے کہ جب تک حدث کا یقین نہ ہو جائے [illegible] نماز نہ چھوڑے اور وضو نہ کرے [illegible] یقین ہو جائے [illegible] ہو کہ حدث ہو گیا ہے تو محض شک کی وجہ سے [illegible] جب تک یقین نہ ہو جائے کہ [illegible] اور بالخصوص جو [illegible] اس صورت میں وضو [illegible] کے ساتھ خاص نہیں ہے یعنی نماز کے [illegible] جب تک یقین نہ ہو [illegible] شک کی صورت میں [illegible] وضو کرنے میں حرج نہیں [illegible] بلکہ وسوسہ [illegible]

چنانچہ علامہ عینی نے حدیث [illegible] **حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا** کے تحت لکھا ہے جو شخص [illegible] اس کے علاوہ بعض اوقات جو [illegible] سے واضح ہو کہ یہ حکم جو [illegible] مطلب حدیث یہ ہے کہ جب تک یقین نہ ہو [illegible] وضو [illegible] یقینی [illegible] شک کی وجہ سے زائل نہ ہوگا یعنی جو [illegible] محض شک سے اس شے کا اصل حکم زائل نہ ہوگا مثلاً [illegible] محض شک کی وجہ سے اسے نجس نہ کہیں گے [illegible] اسی طرح جو وضو [illegible] یقین ہے تو محض اس شبہ کی بنا پر کہ ممکن ہے وضو ٹوٹ گیا ہو، وضو نہیں ٹوٹے گا [illegible] وضو میں سے کوئی [illegible] محض شک وضو کی صحت میں [illegible] کی بدبو آتی

ہے کہ وہ نماز فرض ہے ورنہ کسی [illegible] تو اسی صورت میں [illegible] کی جا سکتی ہیں [illegible] [illegible] حدیث [illegible] جیسا کہ [illegible] یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے [illegible] کسی مسلمان سے [illegible]

بَابُ التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوْءِ

باب ہلکا وضو کرنے کے بیان میں

ہلکا وضو کرنے سے مراد یہ ہے کہ [illegible] اعضاء وضو میں سے کسی عضو کو دھویا جائے یا صرف [illegible] [illegible] [illegible] ایک بار وضو کیا جائے [illegible] دو قطرے ہر عضو سے [illegible]

١٣٩ - عن ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة ليلة فقام النبي صلى الله عليه وسلم من الليل فلما كان في بعض الليل قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ من شن معلق وضوءا خفيفا يخففه عمرو ويقلله وقام يصلي فتوضأت نحوا مما توضأ ثم جئت فقمت عن يساره وربما قال سفيان عن شماله فحولني فجعلني عن يمينه ثم صلى ما شاء الله ثم اضطجع فنام حتى نفخ ثم أتاه المنادي فآذنه بالصلاة فقام معه إلى الصلاة فصلى ولم يتوضأ قلنا لعمرو إن ناسا يقولون إن رسول الله صلى الله عليه وسلم تنام عينه ولا ينام قلبه قال عمرو سمعت عبيد بن عمير يقول رؤيا الأنبياء وحي ثم قرأ إني أرى في المنام أني أذبحك

بخاری شریف

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک رات میں ام المومنین میمونہ [illegible] خالہ کے ہاں [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے [illegible] تھوڑی رات [illegible] آپ [illegible] [illegible] لٹکی ہوئی تھی۔ اس سے [illegible] [illegible] وضو کے [illegible] کرتے [illegible] کم [illegible] کرتے۔ میں نے بھی آپ ہی کی طرح وضو کیا اور آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ سفیان [illegible] شمال کا لفظ [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے [illegible] داہنی طرف [illegible] پھر حضور نے نفل پڑھے جتنے چاہے [illegible] لیٹ [illegible] خراٹے [illegible] پھر مؤذن آیا اور آپ کو نماز کی [illegible] کے ساتھ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور [illegible] سفیان نے کہا ہم نے عمرو سے کہا کہ بعض [illegible] کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی آنکھ [illegible] سوتا [illegible] عمرو نے جواب دیا۔ میں نے عبید بن عمیر سے [illegible] [illegible] کے خواب [illegible] ہیں۔ پھر [illegible] [illegible] [illegible] بیٹا ہیں

[illegible]

فوائد و مسائل

[illegible]

نبی کریم علیہ السلام کے خواب کی [illegible]

[illegible]

[illegible] کے خواب شیطانی [illegible] سے پاک [illegible]

[illegible] مقصود و مطلوب کے پہنچنے [illegible]

[illegible]

مفسرین عظام نے لکھا کہ

[illegible]

[illegible] روح البیان جلد ۹ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

یہ باب پورا وضو کرنے کے بیان میں

[illegible] وضو میں اسباغ یہ ہے کہ [illegible]

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۳۵ دَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ

حضرت اسامہ بیان کرتے ہیں کہ حضور [illegible] عرفات سے واپس ہوئے [illegible] آپ [illegible] مزدلفہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کوئی نماز [illegible] یعنی مغرب وعشاء کے [illegible]

[illegible]

فوائد ومسائل

[illegible]

[illegible] مغرب وعشاء کے درمیان [illegible] واجب نہیں ہے لیکن [illegible]

[illegible] خلف بعض [illegible] کی [illegible]

[illegible] اس حدیث میں ہے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] مغرب [illegible] [illegible] [illegible] مغرب کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] حدیث [illegible]

مغرب کے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] [illegible] مسعود [illegible]

[illegible]

[illegible] مغرب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس مسئلہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible] مغرب کے لیے اذان کہی جائے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مغرب [illegible] [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] مغرب [illegible]

[illegible]

[illegible] مغرب [illegible] [illegible] [illegible] علیہ السلام [illegible] مغرب کے [illegible]

[illegible]

بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

باب ایک ہاتھ سے پانی کا چلو لے کر دونوں ہاتھوں سے [illegible] کے بیان میں

[illegible] امام بخاری کا مقصد [illegible] دونوں ہاتھوں سے [illegible]

[illegible]

[illegible] ابن عباس [illegible]

[illegible]

[illegible] پھر ایک اور چلو پانی لیا اور اس سے [illegible] پھر ایک اور چلو پانی لیا اور اس [illegible]

[illegible] نسائی کی حدیث میں [illegible]

[illegible] [illegible] ابن عباس [illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible] ابن عباس [illegible]

[illegible]

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَعِنْدَ الْوِقَاعِ

[illegible]

مسئلہ
وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا واجب

[illegible]

ہر نیک کام سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا

فائدہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب بیت الخلاء جاتے وقت کیا پڑھے:

[illegible]

۱۴۲ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری)	عبد العزیز بن صہیب کہتے ہیں میں نے حضرت انس کو [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء [illegible] فرماتے یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں [illegible] خبائث سے۔

فوائد و مسائل ۱۔ اس حدیث کو امام بخاری نے دعوات میں بھی ذکر کیا اور مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد نے طہارت میں ذکر فرمایا ہے۔ ۲۔ خلاء لغت میں خالی مکان کو کہتے ہیں۔ یہاں سے مراد بیت الخلاء ہے۔ خبث و خبائث، خبث جمع ہے خبیث کی اور مراد اس سے شیاطین و جنات کے مرد و عورتیں ہیں جو ایسی خالی اور ناپاک جگہوں میں رہتے ہیں۔ شرح السنہ میں ہے خبث سے مراد کفر اور خبائث سے مراد شیطان ہے۔ ابن بطال نے کہا کہ خبث کا لفظ عرب کے یہاں بولا جاتا ہے۔ ابن الاعرابی نے فرمایا کہ اصل میں خبث کا اطلاق (مکروہ) ناپسندیدہ چیز پر ہوتا ہے۔ اگر وہ کلام میں ہو تو اس کو گالی کہتے ہیں، دین میں ہو تو کفر کہتے ہیں، جو کھانے پینے کی چیز میں ہو تو اس کو حرام کہتے ہیں۔ جس سے خبث کے معنی برائی اور گندگی کے ہی کئے ہیں۔ مراد مقصود ہے کہ بیت الخلاء ایک ایسی جگہ ہے جہاں شیاطین اور کشف عورت دو چیزیں ہو سکتی ہیں۔ اس لیے اس مقام پر جاتے وقت یہ دعا تعلیم دی گئی تاکہ آدمی شیطان کے شر اور اس دعا کی برکت سے اس مقام کے اثرات سے محفوظ رہے۔

۳۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا بیت الخلاء جاتے وقت یہ دعا پڑھنا اور شیطان سے پناہ مانگنا تو تعلیم کے لیے اور امت کی تعلیم کے لیے تھا ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر حالت میں جن و انس کے شر سے محفوظ ہیں۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے مسجد شریف کے ایک ستون سے ایک شیطان کو باندھ دیا تھا۔ (عینی ج ۲ ص ۲۹۵)

۴۔ بعض علماء نے کہا کہ اس وقت بسم اللہ بھی پڑھ لے۔ چنانچہ ایک حدیث میں جو شرط مسلم پر ہے ان کا مضمون یہ ہے کہ جب حضور علیہ السلام بیت الخلاء جاتے تو فرماتے۔ بسم اللہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث (عینی ج ۲ ص ۲۹۸) ۵۔ حدیث میں اذا دخل الخلاء آیا ہے جس کا مطلب ہے کہ جب آپ بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ فرماتے اس وقت دعا پڑھتے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے فرمایا۔ فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کیا جائے تو اعوذ پڑھی جائے۔ اسی طرح یہاں ہے۔ چنانچہ خود امام بخاری نے جو حدیث درج کی ہے جس میں اذا اراد ان یدخل کے الفاظ صراحۃً موجود ہیں۔ ۶۔ حکم جب پاخانہ جانے کا ارادہ کرے اس وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے اور اگر پاخانہ بنا ہوا ہو تو اس میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے۔ اگر پاخانہ میں داخل ہو گیا یا قضائے حاجت کے وقت زبان سے یہ دعا ذکر نہیں کرنا چاہیے۔

بَابُ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب بیت الخلاء کے پاس پانی رکھنا

۱۴۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءًا فَقَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء گئے تو میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ آپ نے باہر نکل کر پوچھا یہ پانی کس نے رکھا؟ تو آپ کو بتایا گیا کہ ابن عباس نے۔ حضور نے فرمایا اے اللہ اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

حدیث [illegible] کتاب [illegible] میں بھی آئی ہے۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد۔

فوائد و مسائل

[illegible] کتاب [illegible] میں ذکر ہوئی ہے [illegible] حدیث [illegible] عنوان سے [illegible] نہیں [illegible] کیونکہ [illegible] جب [illegible] حدیث [illegible] مطلق [illegible] کہا جاتا [illegible] کرتے وقت [illegible] طرف [illegible] رکھتے ہیں [illegible] کے وقت [illegible] طرف [illegible] [illegible] اثبات [illegible] ذکر کی ہے اور عبارت کا [illegible] حدیث [illegible] قبلہ کی طرف استقبال [illegible] کی ممانعت ہے [illegible]

[illegible] فتح الباری [illegible] نیل الاوطار کا مطالعہ کیجئے۔ [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] کا مسلک یہ ہے کہ [illegible] [illegible] طرف [illegible] [illegible] قبلہ کی طرف [illegible] استقبال [illegible] [illegible] کعبہ کے لیے [illegible] ہوتے ہیں [illegible] میدان میں بھی [illegible]

شرقوا و غربوا

اس حدیث میں [illegible] کہ جب [illegible] حاجت کے لیے بیٹھو تو مشرق یا مغرب [illegible] کیونکہ ان کا قبلہ جنوب [illegible] مشرق و مغرب کی طرف [illegible] جیسے [illegible] مغرب کی طرف [illegible] [illegible] اس مسئلہ کا خیال نہیں رکھتے [illegible] چاہیے کہ وہ [illegible] قبلہ کی طرف [illegible] کی جائے [illegible] ہے۔

نوٹ: اس مسئلہ کی [illegible] تفصیل [illegible] کے لیے عینی و فتح الباری [illegible] دیکھنی چاہیے۔

فوائد و مسائل

امام مسلم نے فضائل ابن عباس میں اور امام نسائی نے مناقب میں اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔ حضرت ابن عباس جن کی عمر ابھی تھوڑی تھی انہوں نے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لیے پانی رکھ دیا۔ یہ آپ کی فہم و فراست و ذکاوت کی دلیل ہے۔ در بیت الخلاء کے قریب اس لیے رکھا تاکہ حضور علیہ السلام کو بعد فراغت پانی طلب کرنے کی نوبت پیش نہ آئے بلکہ بغیر کسی تکلف کے آپ کو پانی مل جائے۔ **حضرت** ابن عباس کی اسی فہم و ذکاوت کو دیکھ کر حضور علیہ السلام نے آپ کو دعا دی ہے۔ **حضرت ابن عباس** سے مروی ہے کہ وہ استنجا پانی سے نہیں کرتے تھے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ پانی سے استنجا کیا جا سکتا ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ڈھیلے سے استنجا کر لیا جائے اس کے بعد پانی سے دھویا جائے۔ اگر فقط ایک پر ہی کفایت کرنا ہو تو پانی سے دھونا ہی بہتر ہے کیونکہ اس میں زیادہ پاکی حاصل ہوتی ہے۔

بَابٌ لَا تُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ

باب پیشاب پاخانہ کرتے وقت

بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ جِدَارٍ اَوْ نَحْوِهٖ

قبلہ کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کسی عمارت کی آڑ میں ہو جیسے دیوار وغیرہ

۱۴۴ - عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْغَائِطَ فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا یُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے پاخانہ کو جائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ پیٹھ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرے

(بخاری)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام خالد بن زید انصاری ہے۔ جلیل القدر صحابی ہیں۔ مدینہ میں حضور اکرم کے اولین میزبان ہیں۔ ہجرت کے بعد حضور علیہ السلام آپ ہی کے مکان میں ٹھہرے تھے۔ آپ بدر و دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جمل و صفین میں شریک رہے۔ جب کہ حضرت معاویہ قسطنطنیہ میں جہاد کر رہے تھے تو آپ بھی ساتھ شریک جہاد ہوئے۔ اتفاق سے بیمار پڑ گئے۔ جب مرض بڑھ گیا تو آپ نے اصحاب کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کو اٹھا لینا اور جب دشمن کے سامنے صف بستہ ہو جاؤ تو مجھے اپنے قدموں میں دفن کر دینا۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ آپ کی قبر قسطنطنیہ کے شہر پناہ کی دیوار کے قریب ہے جو آج تک مشہور ہے۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ رومی آپ کی قبر کی تعظیم کرتے ہیں اور آپ کے وسیلے سے بارش طلب کرتے ہیں تو بارش ہو جاتی ہے۔ (عینی ج ۲ ص ۲۷۱) آپ سے ۱۵۰ حدیثیں مروی ہیں جن میں سے بخاری و مسلم نے سات پر اتفاق کیا ہے اور ایک حدیث امام بخاری نے آپ سے منفرد ذکر کی ہے۔ گویا بخاری میں آپ سے کل آٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باب من تبرز علی لبنتین

باب دو اینٹوں پر بیٹھ کر قضائے حاجت کرنا

[illegible] حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں اور تم کو تعلیم دیتا ہوں۔ [illegible] بیت المقدس کی طرف [illegible] تو پھر کعبہ کی طرف [illegible]

١٤٥۔ عن عمه واسع بن حبان عن عبد الله بن عمر انه كان يقول إن ناسا يقولون إذا قعدت على حاجتك فلا تستقبل القبلة ولا بيت المقدس فقال عبد الله بن عمر لقد ارتقيت يوما على ظهر بيت لنا فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على لبنتين

محمد بن یحییٰ اپنے چچا واسع بن حبان سے عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ کی طرف منہ کرو نہ بیت المقدس کی طرف۔ ابن عمر نے کہا کہ ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو اچانک میری نظر پڑ گئی، میں نے دیکھا کہ

مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ وَ قَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِيْ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْاَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْاَرْضِ

علیہ وسلم دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے قضائے حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ابن عمر نے واسع سے کہا کہ غالباً تم ان لوگوں میں سے ہو جو سرین کے بل نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا۔ امام مالک نے کہا کہ ان کی مراد اس شخص سے ہے جو نماز میں زمین سے اونچا نہیں رہتا اور سجدہ میں زمین سے چمٹ جاتا ہے

[illegible] مسائل

اس حدیث کو [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] خود حضور اکرم کا ایسا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ چپکا [illegible]

[illegible]

[illegible] مکان میں نہیں لیکن ظاہر ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سات اعضا

[illegible]

[illegible] حضرت ابن عمر بیٹھے تھے جب [illegible]

[illegible]

[illegible]

بوقتِ ہجرت جہتِ کعبہ معظمہ کی طرف منہ [illegible] کرنے کی تفصیلی گفتگو

وصح [illegible] متعدد قول ہیں۔

[illegible] ہجرت کے وقت کعبہ شریف کی طرف استقبال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بیت المقدس [illegible]

[illegible] استقبال بیت المقدس کا [illegible] سوال [illegible] کعبہ شریف [illegible]

بیت المقدس کی طرف [illegible] کعبہ شریف کی طرف پھر جاتے [illegible] کے لیے پہلے [illegible] بیت المقدس [illegible]

[illegible] ہیں۔ [illegible] بات صحیح ہے [illegible]

[illegible] استقبال بیت المقدس کو [illegible] کعبہ کی جہت بھی [illegible]

[illegible] محدثین [illegible] بیان نہیں ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] بیت المقدس [illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

[illegible] صورت میں [illegible] کے وقت حضور اکرم [illegible]

بیٹھے تھے۔ [illegible] بیت المقدس کی [illegible] تا آنکہ [illegible] جب [illegible] طرف ہو۔ چنانچہ ایک روایت [illegible] مسجد [illegible] پھر وحی اور سمت کی طرف موڑ دیا گیا۔ [illegible]

[illegible] تعالیٰ عنہ کا یہ [illegible] حضور اکرم [illegible] بیت المقدس کی طرف [illegible] صورت میں [illegible] حدیث ابن عمر [illegible] حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] طرف [illegible] بیت المقدس [illegible] حدیث [illegible]

حدیث حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[illegible] حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] بیت المقدس کی طرف [illegible] سولہ یا سترہ [illegible] کعبہ [illegible] کی طرف [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] مسجد میں [illegible] اصل حدیث

[illegible]

[illegible] مسجد میں [illegible] حضور [illegible]

[illegible] وجہ [illegible] کر دیا۔ [illegible]

[illegible] کا [illegible] حضور [illegible] عادت [illegible]

[illegible] وقت [illegible] کی [illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

[illegible] حضور کے [illegible] کی طرف [illegible]

[illegible] حضور کے [illegible] حرام [illegible]

[illegible] حضور [illegible]

[illegible] حضور [illegible]

[illegible] انبیاء کرام کے [illegible] بھی ہوتی ہے۔

[illegible]

[illegible] کے [illegible] گئے ہیں۔

[illegible] نقل کی ہے۔ اس کا مضمون [illegible]

[illegible] خوشبو [illegible] اس پر [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] ہستی مقدس کی۔

[illegible] فرق [illegible]

حدیث [illegible] [illegible] عن مالک عن عائشۃ [illegible] حضور علیہ السلام کے [illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث کے [illegible] سے متعلق محدثین نے کلام کیا ہے۔

[illegible] حدیث [illegible] کا [illegible]

[illegible] مسجد [illegible] میرے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]

ثابت نہیں ہے۔ [illegible] ہے کہ امام مسلم نے عراک کا سماع حضرت عائشہ صدیقہ سے ثابت کیا ہے [illegible] سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ جس میں عراک حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن [illegible] ہے کہ حضرت امام احمد حنبل کا ارشاد [illegible] سے [illegible] ہے

اسی طرح امام نووی نے [illegible] کی [illegible] حدیث [illegible] نہیں۔

اور امام ذہبی نے [illegible] میں [illegible] حضرت عائشہ [illegible] حدیث کا موقوف ہونا [illegible] حدیث [illegible] حضرت [illegible] کے سامنے [illegible] ہے [illegible] بیہقی [illegible] [illegible] کہ [illegible] ایک [illegible] اس باب میں [illegible] حضور [illegible] حدیث [illegible] جو [illegible] [illegible] متصل [illegible] حدیث [illegible] کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرمایا کہ [illegible] چند لوگوں کے متعلق جو [illegible] اس کو ناپسند کرتے ہیں [illegible] کی حدیث [illegible] موقوف ہونے کی [illegible] ہے اور اس سے یہ وضاحت ملتی ہے: اِسْتَقْبِلُوْا بِمَقْعَدَتِی الْقِبْلَۃَ

امام بخاری [illegible] میں [illegible]

علامہ [illegible] حضرات اس مسئلہ [illegible] کہ [illegible] میں [illegible] کعبہ کی طرف [illegible] سب کی سب [illegible] کی [illegible] کہ حضور علیہ السلام [illegible] استقبال [illegible] فرمایا [illegible] ان میں سے بعض [illegible] [illegible] موقوف [illegible] حدیث [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] ہیں [illegible] [illegible] صحیح [illegible] چنانچہ [illegible] کی [illegible] روایت [illegible] کعبہ کی طرف منہ [illegible] ممنوع ہے۔ وہ احادیث یہ ہیں:

۱. حدیث عبد اللہ بن حارث [illegible] جس کا مضمون ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے۔ [illegible] اس حدیث کو ابن حبان نے صحیح کہا۔

۲. حدیث معقل بن ابی معقل جس کے الفاظ یہ ہیں:

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَیْنِ بِبَوْلٍ وَّغَائِطٍ (رواہ احمد وابوداؤد)	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ بیت المقدس اور کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب یا پاخانہ کیا جائے۔

۳۔ حدیث سلمان رضی اللہ عنہ جس کے الفاظ یہ ہیں:

نہانا [illegible] بشمالہ [illegible] — حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ [illegible]

رواہ مسلم [illegible] وابو داؤد والترمذی [illegible]

۴۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جس کے الفاظ یہ ہیں:

فإذا أتى أحدكم الغائط فلا يستقبل [illegible] ولا يستطب بيمينه — حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء جائے تو قبلہ کو منہ نہ کرے اور پیٹھ بھی نہ کرے۔

[illegible] ابن ماجہ نسائی

۵۔ [illegible] کی [illegible] وقت منہ قبلہ کی طرف [illegible]

[illegible]

[illegible] کے وقت قبلہ کی طرف [illegible]

[illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

[illegible] قریب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

باب خروج النساء إلى البراز

باب مستورات کا قضائے حاجت کے لیے نکلنے کا بیان

۱۴۶۔ عن عائشة أن أزواج النبي صلى الله عليه وسلم كن يخرجن بالليل إذا تبرزن إلى المناصع وهو صعيد أفيح فكان عمر يقول للنبي صلى الله عليه وسلم احجب نساءك فلم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل فخرجت سودة بنت زمعة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ليلة من الليالي عشاء وكانت امرأة طويلة فناداها عمر ألا قد عرفناك يا سودة حرصا على أن ينزل الحجاب فأنزل الله آية الحجاب . بخاری شریف

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات رات کو قضائے حاجت کے لیے مناصع کی طرف نکلتی تھیں اور مناصع ایک وسیع کھلا میدان تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کرتے تھے کہ حضور اپنی ازواج کو پردہ کرائیے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ حضرت ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت قضائے حاجت کے لیے نکلیں۔ یہ لمبے قد کی عورت تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھ کر آواز دی اے سودہ ہم نے تمہیں پہچان لیا۔ یہ اس لیے کہا کہ ان کی خواہش تھی کہ پردہ کا حکم آئے پس اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم نازل فرما دیا۔

فوائد ومسائل — [illegible] حدیث [illegible] صحیح [illegible] ہیں جو حدیث [illegible]

سارے پیچھے کی طرف ہیں۔ [illegible] مستورات قضائے حاجت کے لیے جاتی تھیں، سعید ابن المسیبؒ کے قول سے مناصع کی تفسیر [illegible] یعنی وہ ایک کھلی ہوئی جگہ تھی [illegible] کی نسبت دو صورتیں ہیں

حجب نساء اول

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ [illegible] حضور اکرم [illegible] ازواج مطہرات کو بالکل [illegible] فرماویں یعنی حجاب [illegible] تھا کہ ازواج مطہرات چادر [illegible] بھی باہر نکلیں [illegible] اجازت نہیں تھی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ایک ہی بار [illegible] حدیث سے صحیح ہو [illegible] تفسیر [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب [illegible] کے لیے نکلی تھیں [illegible] کے حق [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] کے چھپنے کا بھی [illegible]

[illegible] کتاب کا [illegible] کا کوئی [illegible] میں [illegible]

علامہ [illegible] مقصد [illegible] تمام عورتیں چھپ [illegible]

۱۴۶ - عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں حاجت کے لیے گھر سے باہر جانے کی اجازت ہے [illegible] حاجت [illegible] قضائے حاجت۔

مطابقت ترجمہ [illegible] ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے [illegible] حضرت عمر [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] حضرت عمر [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] آپ پر وحی آئی اور فرمایا [illegible] بوقت ضرورت [illegible] چادر [illegible] کر نکلنے [illegible] اجازت ہے۔

بَابُ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ

باب گھروں میں قضائے حاجت کے بیان میں

۱۴۹ - [illegible] بیان روایات کے بیان کرنے کے لیے قائم کیا ہے۔

[illegible] مستورات [illegible] حاجت کے لیے گھروں سے باہر جاتی [illegible] وقت [illegible] تک گھروں میں [illegible] بیت الخلا نہیں بنے تھے [illegible] جب گھروں میں بیت الخلا بنا لیے گئے تو اب گھروں سے باہر جانے کی ضرورت نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب الاستنجاء بالماء

پانی سے استنجا کرنے کا بیان

اس باب کے انعقاد سے [illegible] ان لوگوں کی [illegible] جو کہتے ہیں کہ پانی سے استنجا کرنا [illegible] حضور علیہ السلام سے ثابت نہیں ہے

۱۵۰ [illegible] كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ	حضرت انس [illegible] کہتے ہیں کہ نبی [illegible] علیہ وسلم جب قضاء حاجت کے لیے [illegible] میں اور ایک لڑکا پانی کا [illegible] یعنی حضور علیہ السلام اس سے استنجا فرماتے

اس حدیث کو امام نے صلوٰۃ اور طہارۃ میں بھی ذکر کیا ہے اور مسلم، نسائی، ابوداؤد [illegible]

[illegible]

[illegible]

غلام [illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں کیونکہ [illegible] حضرت انس [illegible] سے روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ ان [illegible]

[illegible] ہے

پانی سے استنجا کرنے کے مسئلہ اور اس کی تفصیلی بحث

[illegible]

[illegible] متعدد روایتوں سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] روایت کی ہے۔ اس میں [illegible]

[illegible] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے [illegible]

[illegible] ہمارے ساتھ پانی کا برتن تھا جس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجا فرمایا۔

[illegible] ہیں [illegible] جس سے واضح ہوتا ہے [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پانی سے استنجا کرنے کو [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے [illegible] ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا [illegible] صحیح ابن حبان میں حضرت [illegible] حضور علیہ السلام نے پانی سے استنجا فرمایا [illegible] پانی سے استنجا کیا [illegible] یہ تمام [illegible] اعلاء السنن [illegible] اور [illegible] میں ہیں۔

[illegible] احادیث سے [illegible] پانی سے استنجا [illegible] قرار دیتے ہیں [illegible] استنجا [illegible] علیہ السلام سے ثابت نہیں ہے

جمہور [illegible] کا مسلک یہ ہے کہ پانی اور ڈھیلوں دونوں سے استنجا کرنا افضل ہے [illegible] پہلے ڈھیلے [illegible] اس کے بعد پانی سے دھوئے۔

[illegible] پانی سے استنجا [illegible] افضل ہے کیونکہ ڈھیلے سے عین نجاست زائل ہوتی ہے

[illegible] سے بھی [illegible] زیادہ [illegible] ہے کہ [illegible] ڈھیلے کے بعد پانی سے، استنجا کرے کیونکہ ڈھیلے [illegible] صورت سنت ہے

۲۔ [illegible] صرف ڈھیلے سے بھی استنجا کرنا جائز ہے [illegible] ڈھیلوں سے استنجا [illegible] کامل سے کیونکہ پانی سے استنجا [illegible] جب [illegible] ڈھیلوں سے، استنجا [illegible] صورت میں کامل [illegible] درست [illegible] جب [illegible] سے [illegible] [illegible] اس [illegible] بھی [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] سے [illegible] پانی سے [illegible] ڈھیلوں سے [illegible] حدیث [illegible] پانی [illegible] ڈھیلے سے استنجا [illegible] ہے

۳۔ [illegible] ہے [illegible] مسلک [illegible] آیت سے [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] پانی سے استنجا [illegible] [illegible] سے [illegible] آیت [illegible] پانی سے استنجا [illegible] ہے [illegible] استنجا کرتے نہیں ہے۔ [illegible] سے بھی [illegible] ہے:

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ [illegible] فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی سے استنجا فرمایا۔

۲۔ حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] پانی سے استنجا کرنے [illegible]

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ [illegible] کے بعد پانی [illegible] [illegible] علیہ السلام [illegible] پانی سے استنجا کرتے تھے۔

لیکن [illegible] حدیث سے [illegible] استنجا کرنے کا وجوب [illegible] نہیں ہوتا [illegible] پانی [illegible] بہتر ہے [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] پانی سے استنجا [illegible] [illegible] سے یہ واضح ہوتا ہے کہ [illegible] استنجا نہیں کرتے تھے [illegible] پانی سے استنجا کرنے کا [illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible]

مدیث زیر بحث سے مسائل ذیل معلوم ہوئے۔

مسائل حدیث [illegible]

[illegible]

بَابُ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَاءُ لِطُهُوْرِه

[illegible]

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالْوِسَادِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۵۲ [illegible] عنزة [illegible] يستنجي بالماء

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب النهي عن الاستنجاء باليمين

[illegible]

۱۵۳ [illegible] شرب احدكم فلا يتنفس [illegible] فلا يمس ذكره بيمينه ولا يتمسح بيمينه

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ لَا يُمْسِكُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ إِذَا بَالَ

باب پیشاب کرتے وقت شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ تھامے

۱۵۴۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ (بخاری)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور (پانی پیتے وقت) برتن میں سانس نہ لے

فوائد و مسائل [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] باب [illegible] حدیث [illegible] معلوم [illegible] مسائل نکلتے ہیں [illegible] ہیں [illegible] حدیث [illegible] [illegible] ہوئی [illegible] اس کے علاوہ [illegible] علامہ قسطلانی نے فرمایا [illegible] میں [illegible] داہنے ہاتھ سے استنجا [illegible] اس [illegible] داہنے ہاتھ سے [illegible] حضور [illegible]

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

باب ڈھیلوں سے استنجا کرنے کے بیان میں

اس باب کو لا کر [illegible] ان لوگوں کے خیال کی تردید مقصود ہے جو پانی سے استنجا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

۱۵۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا أَوْ نَحْوَهُ وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ (بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا آپ قضاء حاجت کے لئے گئے تھے۔ اور آپ پیچھے نہیں دیکھتے تھے۔ میں آپ کے قریب ہوا۔ آپ نے فرمایا میرے لئے کچھ ڈھیلے ڈھونڈ کر لاؤ تاکہ میں ان سے استنجا کروں یا اسی طرح کی کوئی بات فرمائی اور فرمایا ہڈی اور لید نہ لانا۔ میں اپنے دامن میں کچھ پتھر لے کر آیا اور آپ کے پاس رکھ دیئے اور ایک طرف ہٹ گیا۔ آپ جب قضاء حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ نے ان سے (ڈھیلوں سے) استنجا کر لیا۔

فوائد و مسائل اس باب کے لانے [illegible] مقصد ان لوگوں کی تردید کرنا [illegible] جو پانی سے استنجا کرنا ضروری قرار دیتے تھے [illegible] حدیث [illegible] سے [illegible] ثابت ہوتی ہے [illegible] سے استنجا [illegible] ڈھیلے [illegible] اس وقت [illegible]

یہ مستحب ہے کہ [illegible] تین سے زیادہ [illegible] ہو۔

اس حدیث سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ [illegible] یا [illegible] ساتھی یا دوست یا [illegible] سے [illegible] جا سکتا ہے [illegible] استنجے [illegible]۔

[illegible] ہڈی سے [illegible] استنجا [illegible] پتھر سے [illegible] جو چیز پاک ہو [illegible] پتھر [illegible] مٹی کا ڈھیلا [illegible] اسی طرح [illegible] استنجا [illegible] اگر [illegible] طہارت [illegible] چاندی [illegible] شیشہ [illegible] استنجا [illegible] مکروہ ہے۔ [illegible]

[illegible] پتھر [illegible] استنجا [illegible] پتھر [illegible] حاصل [illegible] نجاست [illegible] استنجا [illegible] پتھر [illegible] حضور علیہ السلام نے پتھر [illegible]۔

گوبر و ہڈی سے استنجا کرنے کا بیان

[illegible] یہ بات کہ اگر کسی نے گوبر یا ہڈی سے استنجا کر لیا تو طہارت حاصل ہوئی یا نہیں؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے [illegible] گوبر اور ہڈی سے استنجا [illegible] ممانعت کی علت یہ ہو کہ یہ جنوں کی خوراک ہے جیسا کہ بخاری کی [illegible] حدیث میں وارد ہوا ہے تو اس سے تمام [illegible] چیزوں سے استنجا کرنے کی ممانعت نکلے گی [illegible] ممانعت کی علت [illegible] حدیث میں [illegible] حضور [illegible] استنجا [illegible] اس سے تمام ایسی اشیاء سے استنجا کی ممانعت ثابت ہوگی۔ اور ہڈی سے ممانعت کی وجہ یہ ہو کہ [illegible] نجاست کا [illegible] نہیں ہوتا تو اس سے چکنی چیزوں سے استنجا کی ممانعت ثابت ہوگی جیسے شیشہ وغیرہ [illegible] ممانعت کی علت میں علماء کا اختلاف ہوا تو اس امر میں بھی اختلاف ہو گیا [illegible]

اسی صورت میں طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔

امام شافعی وغیرہ یہ کہتے ہیں کہ گوبر و ہڈی سے استنجا کرنا [illegible] ہے۔ اور اگر کسی نے کر لیا تو طہارت نہ ہوگی۔ یہ حضرات ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن میں ہے حضور علیہ السلام نے [illegible] گوبر و ہڈی سے استنجا مت کرو۔ [illegible] اس مضمون کی حدیثیں مسلم، دارقطنی، نسائی وغیرہ نے روایت کی ہیں اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ گوبر و ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت کی علت یہ ہے کہ وہ جنوں کی خوراک ہیں۔ کیونکہ جنوں نے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی خوراک کے متعلق سوال کیا تو حضور نے فرمایا کہ ہڈی پر [illegible] اور گوبر پر [illegible] جانوروں کے لئے [illegible] خوراک ہے [illegible]

[illegible] عَنْهُ فَقَالَ [illegible] أَسْتَنْفِضْ بِهَا [illegible] وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ [illegible]

حضور [illegible] ہڈی اور گوبر سے استنجا [illegible] اس کا [illegible] ہیں۔ اس پر حضور نے حکم دیا کہ تم لوگ ہڈی اور گوبر سے استنجا نہ کیا کرو کیونکہ یہ دونوں [illegible] طہارت بجائے نجاست کی [illegible]

اس مضمون کی حدیث بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارقطنی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] ہڈی اور گوبر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجا کرنے کی ممانعت اس لئے فرمائی کہ [illegible] جنوں کی خوراک ہے [illegible] استنجا کرنے کی کراہت ثابت ہوئی [illegible] حصول طہارت [illegible] ہوئی۔ [illegible] حضور علیہ السلام نے ہڈی اور گوبر سے استنجا کی ممانعت فرمائی [illegible] اگر کسی نے ہڈی اور گوبر سے استنجا کر لیا [illegible] استنجا کرنے کا مقصد یہ ہے [illegible] نجاست کو زائل کر دے [illegible] نجاست صاف ہو جاتی ہے [illegible] استنجا کر لیا تو طہارت ہو جائے گی [illegible]

[illegible] کی حدیثوں سے [illegible] امام شافعی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہڈی اور گوبر سے [illegible] نجاست کا [illegible] طہارت نہ ہوگی [illegible] نجاست [illegible] سے استنجا کرنا منع ہے اور اس کی [illegible] نجاست [illegible] اگر کسی نے [illegible] سے استنجا کر لیا اور نجاست [illegible] اس کے متعلق [illegible] نجاست کو [illegible] نجاست زائل ہو

[illegible] طہارت حاصل ہو [illegible]

بَابُ لَا يُسْتَنْجَى بِرَوْثٍ

باب گوبر سے استنجا نہ کیا جائے

۵۶ أتى النبي صلى الله عليه
وسلم الغائط فأمرني أن آتيه
بثلاثة أحجار فوجدت حجرين
والتمست الثالث فلم أجده فأخذت
روثة فأتيته بها فأخذ الحجرين
وألقى الروثة وقال هذا ركس
بخاری

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے گئے
مجھے تین پتھر لانے کا حکم دیا میں نے دو پتھر
پائے تیسرا ڈھونڈا نہ ملا تو [illegible]
[illegible] آپ کی خدمت میں [illegible]
دونوں پتھروں کو لے لیا اور گوبر پھینک
دیا [illegible] یہ پلید ہے

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

سوالات [illegible]

[illegible] پہلے سے بھی ڈھیلہ موجود تھا [illegible] علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں [illegible] استدلال کی تردید میں [illegible] حدیث [illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دو ڈھیلے اور ایک گوبر کا ٹکڑا [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حدیث [illegible] ڈھیلوں [illegible] [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] منقطع [illegible] حدیث [illegible] [illegible]

[illegible] ڈھیلوں [illegible] [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

من استجمر فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج — جو شخص ڈھیلوں سے استنجاء کرے تو ڈھیلے طاق لے جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں

[illegible]

[illegible] حضرت ابن مسعود [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ڈھیلے [illegible] ڈھیلے [illegible]

جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] دو ڈھیلے اور ایک [illegible] دیا اور دونوں ڈھیلوں سے استنجا فرمایا۔ حضور علیہ السلام کے اس فعل سے یہ بھی [illegible] ڈھیلے [illegible] سے مقصد [illegible] نجاست زائل ہو جائے۔ [illegible] ڈھیلے [illegible] کر طاق ڈھیلے لینا مستحب ہے

[illegible]

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

باب وضو میں [illegible] ایک ایک بار [illegible]

۱۵۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] وضو [illegible]

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

باب وضو میں دو دو بار [illegible] کر وضو

۱۵۸۔ [illegible] النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

عبداللہ بن [illegible] بیان ہے کہ نبی [illegible] نے [illegible] وضو کو دو دو بار دھو [illegible]

بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

باب وضو میں [illegible] تین تین بار دھونا

۱۵۹۔ [illegible] رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا
بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ
فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ
فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ
ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران [illegible]
کر انہوں نے دیکھا کہ حضرت عثمان نے پانی [illegible]
[illegible] دونوں [illegible] تین بار ڈالا اور
[illegible] ہاتھ برتن میں ڈالا۔ پھر کلی [illegible]
[illegible] تین بار دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں

[illegible]

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے [illegible]

طرح وضو کرے اور دو رکعتیں [illegible]

[illegible]

کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

[illegible]

[illegible] جس سے ثابت ہوا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے [illegible] [illegible] [illegible] ثابت ہوں سے [illegible]
[illegible] [illegible] صاف ہو جاتی [illegible]
[illegible] حدیث میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] مستحق [illegible]

بَابُ الْاِسْتِنْثَارِ فِي الْوُضُوْءِ

باب وضو میں ناک سنکنے کے بیان میں

۱۶۰ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ ۔ بخاری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے وہ ناک سنکے اور جو استنجے کے لئے ڈھیلے لے وہ طاق لے۔

اس حدیث [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پانی [illegible] [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صاف ہو جائے تاکہ [illegible] [illegible] [illegible] استنجے [illegible] [illegible] [illegible] صاف کرتے ہیں [illegible] ڈھیلے طاق ہونے چاہئیں۔

وضو میں [illegible] [illegible] پانی [illegible] سنت ہے [illegible] مستحب [illegible]

مسائل حدیث ۔ [illegible] [illegible] [illegible] حدیث زیر بحث کے ظاہری [illegible] [illegible] وضو میں ناک میں پانی [illegible] واجب قرار دیا ہے۔ [illegible] فَلْیَسْتَنْثِرْ امر کا صیغہ [illegible] [illegible] علماء و ائمہ [illegible] فرماتے ہیں [illegible] مستحب [illegible] دلیل یہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] وضو کرنے کا طریقہ [illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وضو کا بیان [illegible] قرآن [illegible] وضو کے متعلق [illegible] [illegible] ہاتھ [illegible] دھونے اور سر کا مسح کرنے کا ذکر ہے۔ [illegible] [illegible] واجب نہیں ہوئی۔ [illegible] حدیث [illegible] ناک میں پانی [illegible] مستحب قرار دیا جانا چاہیے [illegible] ڈھیلے [illegible] بھی مرضی ہے۔

باب [illegible]

[illegible]

حضرت ابوہریرہ [illegible] سے روایت ہے [illegible] جب کوئی [illegible] ہاتھ دھوئے [illegible] نہیں اس کا ہاتھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل

[illegible] فائدہ نہیں دیتا۔

[illegible] چنانچہ [illegible] ہاتھ دھونے کی [illegible] اس کا [illegible] ہاتھ برتن میں ڈالنے سے [illegible]

[illegible] ہاتھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

[illegible]

وَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ [illegible]

[illegible] وضو میں پاؤں [illegible]

۶۲ [illegible] ہے کہ وضو میں پاؤں کا دھونا ضروری ہے۔

باب المضمضة في الوضوء

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب غسل الأعقاب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بابُ غَسلِ الرِّجلَينِ فِي النَّعلَينِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت حسن بصری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پلاسٹک، ربڑ وغیرہ [illegible]

[illegible]

مسح کی بحث

[illegible]

[illegible] مسح کرتے [illegible] تھے [illegible]
[illegible] نعلین پر مسح کرتے [illegible]
[illegible] نعلین پر مسح [illegible] پاؤں پر مسح کرتے [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] مسح [illegible] دونوں [illegible]
[illegible] مسح کرنے کی کیفیت [illegible] تھے۔ آپ نے نعلین [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] کہ مسح علی [illegible]
[illegible] مسح [illegible] جائز سمجھتے ہیں جب کہ وہ [illegible]
[illegible] دوسرا [illegible] حدیث [illegible] آنحضرت [illegible] نعلین پر مسح کرتے [illegible]
[illegible] نعلین پر مسح [illegible]
مسح [illegible] نعلین [illegible] پر مسح کا ذکر ہے [illegible]
[illegible] مسح کرنے کا جواز ثابت [illegible] اس کے علاوہ [illegible]
[illegible] مسح [illegible]

[illegible] حدیث مسح علی [illegible]
[illegible] حدیث منکر ہے [illegible] عبد الرحمن بن مہدی
[illegible] اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے [illegible]
[illegible] معروف و مشہور حدیث مروی ہے اس کا مطلب [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] مروی ہے [illegible] متصل نہیں ہے
[illegible] روایت [illegible] اس کی سند بھی متصل [illegible]
[illegible] امام بیہقی نے فرمایا [illegible]
[illegible] امام بیہقی [illegible] حدیث ضعیف ہے قوی نہیں ہے کیونکہ اس کی سند [illegible]
[illegible] ص ۲۸۹

دوسرا [illegible] حدیث [illegible] نعلین پر مسح [illegible]
[illegible] مسح کرتے دیکھا [illegible]
[illegible] مسح کرتے دیکھا ہے [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] نعلین پر مسح [illegible] اسی طرح اس باب کی [illegible]

[illegible] مسح جائز نہیں [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] صحیح [illegible] کے [illegible] متفق [illegible] بھی ہیں [illegible] بلکہ حدیث صحیح میں متعدد طرق سے مشہور ہے

مسئلہ۔ حضرت علی و حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما سے متعلق [illegible] پر مسح کرنے کی جو حدیث ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے [illegible] پر مسح کیا [illegible] اور [illegible] پڑھی **ثم دخل المسجد فخلع نعليه ثم صلى** [illegible] بات [illegible] جب [illegible] پڑھنے وقت [illegible] اتار [illegible] جاتا ہے [illegible]

[illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] حدیث مشہور [illegible] کے [illegible] قوت [illegible] ہے [illegible] کہ [illegible] جب [illegible] تو اس کو اتار [illegible] جاتا ہے۔

۱۶۵ ۔ عن عبيد الله بن جريج أنه قال لعبد الله بن عمر يا أبا عبد الرحمن رأيتك تصنع أربعا لم أر أحدا من أصحابك يصنعها قال وما هي يا ابن جريج قال رأيتك لا تمس من الأركان إلا اليمانيين ورأيتك تلبس النعال السبتية ورأيتك تصبغ بالصفرة ورأيتك إذا كنت بمكة أهل الناس إذا رأوا الهلال ولم تهل أنت حتى كان يوم التروية قال عبد الله أما الأركان فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يمس إلا اليمانيين وأما النعال السبتية فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس النعال التي ليس فيها شعر ويتوضأ فيها فأنا أحب أن ألبسها وأما الصفرة فإني

حضرت عبید اللہ بن جریج نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے کہا اے ابو عبد الرحمن میں نے آپ کو چار کام ایسے کرتے ہوئے دیکھا۔ عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا اے ابن جریج وہ چار کام کیا ہیں۔ ابن جریج نے جواب دیا وہ یہ ہیں کہ طواف میں آپ صرف رکن یمانی ہی کو چھوتے ہیں اور کونے کو ہاتھ نہیں لگاتے اور آپ دباغت شدہ چمڑے کے جوتے پہنتے ہو اور زرد خضاب کرتے ہو اور جب آپ مکہ میں ہوتے ہو لوگ تو چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ ترویہ تک نہیں باندھتے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا کعبہ کے کونوں کے متعلق تو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے رکن اسود اور رکن یمانی کے سوا کعبہ کے کسی کونے کو ہاتھ میں ہاتھ لگایا ہو۔ رہی جوتیوں کے متعلق بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی میں نے پہنتے دیکھا ہے

[illegible]

[illegible] وہ آپ [illegible] تھے [illegible] تک [illegible]

[illegible]

یہ آٹھویں تاریخ ہوتی تھی۔ [illegible] تھے

فوائد و مسائل

[illegible] حدیث [illegible] حدیث [illegible]

[illegible] کو دھویا جوتوں پر مسح نہیں کیا۔ [illegible] حضرت عبد اللہ بن عمر [illegible]

[illegible] حضرت عبد اللہ [illegible] کعبہ کا طواف کرتے وقت صرف [illegible] رکن یمانی [illegible] حجر اسود [illegible] بوسہ دیتے تھے [illegible]

[illegible] حجر اسود [illegible] بوسہ [illegible] دیکھا ہے۔ [illegible] نقشہ ذیل کو دیکھئے

طواف کعبہ میں حجر اسود کو چومنا

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کعبہ کے وقت حجر اسود کا بوسہ دیا ہے۔ [illegible] حجر [illegible] حجر اسود [illegible] اسود [illegible] ہاتھ [illegible]

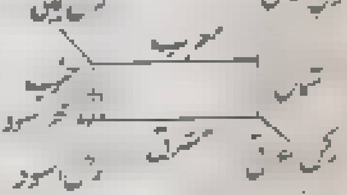
رکن شامی
رکن یمانی
مغرب
جنوب
شمال
حجر اسود
مشرق
رکن عراقی
رکن اسود

سے چوم لیا جائے۔ [illegible] لکڑی سے چھو کر اسے چوم لے۔ [illegible] حجر اسود [illegible] طواف کرتے ہاتھوں کو چوم لیا جائے۔ اسی طرح رکن یمانی [illegible] بوسہ [illegible]

[illegible] سنت ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ

باب وضو و غسل کے وقت ابتدا [illegible] داہنی طرف [illegible]

۱۶۶ . [illegible] النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

[illegible]

[illegible]

۱۶۷ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

[illegible]

باب التماس الوضوء اذا حانت الصلوة

باب جب نماز کا وقت ہو جائے تو پانی تلاش کرنا

وقالت عائشة حضرت الصبح فالتمس الماء فلم يوجد فنزل التيمم

[illegible]

۱۶۸ - عن انس بن مالك انه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وحانت صلوة العصر فالتمس الناس الوضوء فلم يجدوه فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك الاناء يده وامر الناس ان يتوضؤا منه قال فرأيت الماء ينبع من تحت اصابعه حتى توضؤا من عند آخرهم

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

بَابُ الْمَاءِ الَّذِيْ يُغْسَلُ بِهِ شَعَرُ الْإِنْسَانِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَيَتَيَمَّمُ | جو شخص جس کے پاس پانی ہے وضو کرے اور تیمم دونوں کرے

اور ... زہری اور سفیان ثوری ... کے نقل کرنے سے ۔ ثابت نہیں ہوتا ... ہو تھے کہ باب قرار دے ... کیونکہ ... عنوان میں کوئی لفظ ایسا نہیں نکلتا جس سے کتے کے جھوٹے کی ... ہو بلکہ اس باب کے تحت انھوں نے جو حدیثیں درج کی ہیں ان سے ... ثابت ہوتا ہے کہ کتے کا جھوٹا ... زہری ... وغیرہ کا مسلک ہے ۔ جب نماز پڑھنے والا ... پڑھنا چاہیے ... ظاہر ہے، اس مسئلہ سے ناپاک کپڑے کی طہارۃ ثابت نہیں ہوتی ۔ ... اسی طرح حضرت سفیان ... کوئی غیر جنہ قرار ... کہ اس کے متعلق وضو و تیمم کا حکم ہے بلکہ حضرت ... فی نفسی ... اس ... دلیل ہیں کہ ... کتے کا جھوٹا پاک نہیں ہے

١٦٩- عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت ابن سیرین کا بیان ہے انھوں نے کہا میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال ہیں حضرت انس یا ان کے گھر والوں کی طرف سے ملے ہیں۔ عبیدہ نے کہا اگر ان میں سے ایک بال بھی میرے پاس ہو تو مجھے وہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

١٧٠- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور نے سر کے بال اتروائے تو حضرت ابو طلحہ نے پہلے حضور کے بال حاصل کئے۔

فوائد و مسائل

حدیث ہذا مسائل ذیل پر مشتمل ہے اور امام بخاری نے ان دونوں حدیثوں سے بال کے پاک ہونے کا استدلال فرمایا اور جب بال پاک ہیں تو پھر وہ پانی بھی پاک ہے جس میں گر جائیں۔ واضح ہو کہ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کا پاک ہونا قطعی و یقینی بات ہے بلکہ فضلات مبارکہ طیب و طاہر ہیں۔ صحابہ کرام حضور کے آثار شریفہ، حضور کے موئے مبارک اور حضور کے کپڑوں کو معظم و متبرک سمجھتے تھے اور ان سے برکت حاصل کرتے تھے۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جبہ مبارک تھا جس کو وہ دھو کر بیماروں کو پلاتی تھیں اور شفا ہوتی تھی (مسلم شریف)۔ حضرت خالد بن ولید حضور کے موئے مبارک کو بطور تبرک رکھتے تھے اور خود ہی فرماتے کہ ہر معرکہ میں فتح و نصرت مجھے انہیں مقدس بالوں کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔

حضرت علامہ بدر الدین عینی شارح بخاری نے ان لوگوں کی نہایت سخت انداز میں تردید کی جو موئے مبارک اور فضلات طیبہ کے عدم طہارۃ کا قول کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انھوں نے لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام

حاصل کرنے والے اور آپ کے ساتھ [illegible] کا ذکر کیا ہے یہاں بھی ہیں۔ علامہ عینی علیہ الرحمہ نے حضور کے فضلات مبارکہ کے طیب و طاہر ہونے کے ثبوت میں احادیث ذیل ذکر کی ہیں۔ بزار، طبرانی، حاکم و بیہقی و ابو نعیم نے روایت کی کہ ابن زبیر نے حضور کے پچھنے لگنے سے جو خون نکلا تھا پی لیا تھا۔ حضرت ام ایمن نے حضور کا بول مبارک پی لیا تھا۔ ابو یعلی، طبرانی و حاکم، حضرت علی و ابو رافع نے حضور کے غسل کا پانی پیا۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ نے تیرے بدن پر آتش دوزخ حرام کر دی۔ عینی [illegible]

صحابہ کرام کا حضور کے آثار شریفہ سے برکت حاصل کرنا

بخاری شریف میں ہے کہ جب حضور علیہ السلام وضو فرماتے تو حضور کے آب وضو پر صحابہ کرام ٹوٹ پڑتے۔ قریب ہے کہ باہم لڑ مرتے۔ جب حضور لعاب دہن پھینکتے یا کھنکارتے صحابہ اسے دونوں ہاتھوں میں لے کر اپنے بدنوں اور چہروں پر ملتے۔ حضور نے ایک پیالے میں اپنے ہاتھ اور چہرہ مبارک کو دھویا اس میں کلی کی۔ حضرت ابوموسیٰ و بلال کو فرمایا اس کو پی لو اور اپنے چہرے پر ڈال لو۔ سائب بن یزید کہتے ہیں۔ میری خالہ مجھے حضور کے پاس لے گئیں۔ میرے درد کا ذکر کیا۔ حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ برکت کی دعا دی پھر آپ نے وضو کیا میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا۔ مجھے اس سے اسی وقت شفا ہو گئی۔ [illegible] نیل الاوطار میں علامہ شوکانی نے اس مضمون کی حدیث ذکر کر کے یہ لکھا ہے کہ

وفیہ استدل الجمہور بقولہ فَصَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَضُوئِہٖ [illegible] بوضوئہ علی [illegible] [illegible] لتبرک بوضوئہ

جمہور نے اس سے حضور علیہ السلام کے وضو کے پانی ڈالنے سے استدلال کیا ہے درحقیقت وہ اسے تبرک جانتے تھے (نیل الاوطار، جلد اول [illegible])

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حضور کے موئے مبارک تھے جنہیں وہ عطر میں ڈال کر رکھتی تھیں۔ مسند احمد بن حنبل۔ حضرت ام سلیم نے حضور کے پسینہ مبارک کو ایک شیشی میں محفوظ کر لیا تھا اور وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد میری خوشبو میں اس کو ملا دیا جائے۔ بخاری۔ صحابہ کرام نے حضور کے ناخن کے ٹکڑے بطور تبرک محفوظ کر رکھے تھے۔ مسند احمد بن حنبل۔ [illegible] نے حضور کے موئے مبارک رکھ چھوڑے تھے جب کوئی بیمار ہوتا تو اس کا غسالہ پی لیتا اور شفا پاتا۔ بخاری۔ یہ تمام حدیثیں نیل الاوطار میں شوکانی نے بھی ذکر کی ہیں۔ جن سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ نقش قدم، موئے مبارک اور تمام ان اشیاء کا جن کو آپ سے نسبت ہے ادب و احترام کرنا، ان سے برکت چاہنا، انہیں متبرک سمجھنا، ان کی حفاظت کرنا جائز ہے اور سنت صحابہ کرام ہے۔ شفا میں علامہ قاضی عیاض نے لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر مسجد نبوی میں حضور کے اس مقام پر جہاں حضور بیٹھا کرتے تھے ہاتھ لگاتے اور پھر اس کو بوسہ دیتے تھے۔ علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں اس کے تحت لکھا ہے کہ۔

استدل علی جواز التبرک بما لامسہ النبی ﷺ کہ صحابہ کرام و حضرت عبداللہ بن عمر کے اس فعل سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ

باب کتے کا برتن سے پانی پینے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کتا برتن سے پی لے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھو ڈالو۔

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible] مصلحت کی بنا پر ہو۔ یعنی بعض کتے زہریلے ہوتے ہیں تو ممکن ہے کہ برتن میں اس کے زہر کا اثر رہ جائے اس لیے مبالغۃً سات بار دھونے کا حکم دیا گیا ہے لیکن [illegible] کا یہ [illegible] دور [illegible] سے چل رہا ہے۔

اوّلاً اس لیے کہ کسی چیز کی طہارت کا حکم [illegible] اس کی وجہ یا حدث ہوتا ہے یا نجاست اور یہاں حدث تو ہے نہیں [illegible] اس لیے کہ سب متفق ہیں [illegible] دھونے کا حکم اس وجہ سے [illegible] گئے [illegible]

دوسرے اس لیے کہ سات بار دھونے کے حکم سے [illegible] میں [illegible] نہیں ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ [illegible] کے لیے [illegible] ہے۔ [illegible] حدیث کے [illegible] ہیں۔

طہور اناء احدکم اذا ولغ فیہ الکلب [illegible] اس برتن کے پاک کرنے کا طریقہ جس میں کتا منہ ڈال دے یہ ہے کہ اس کو سات بار دھویا جائے۔
ان یغسلہ سبع مرات [illegible] (مسلم، ترمذی)

اس حدیث میں [illegible] وضاحت کر دی ہے کہ دھونے کی علت زہر نہیں ہے بلکہ نجاست ہے [illegible] اس کی [illegible] ہے [illegible] روایت کیا ہے کہ [illegible] دھونے کی علت [illegible] ہے اور [illegible] کے خلاف [illegible] کچھ نہیں ملتا۔ [illegible] نجس ہے اور اس کا جھوٹا بھی نجس ہے۔

[illegible] حدیثوں سے امام بخاری کی [illegible] کتے کے جھوٹے کی طہارت [illegible] ہے۔ [illegible] کرنا ہوتا ہے [illegible] مذہب کا بیان کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ [illegible] کے ساتھ [illegible] نہیں کیا۔ واللہ اعلم

سات بار دھونے کی بحث

واضح رہے کہ اس باب میں متعدد حدیثیں آئی ہیں ۱۔ حدیث ابوہریرہ میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو

[illegible] فلیغسلہ سبع مرات (مسلم، نسائی) اس پانی کو پھینک دو اور برتن کو سات بار دھو ڈالو

[illegible] حدیث [illegible] میں سات بار دھونے کے بعد [illegible] کے لفظ [illegible] بار مٹی سے مانجھا جائے۔

[illegible] کی حدیث سے حضرت ابن عباس [illegible] محمد بن سیرین [illegible] دینار [illegible] [illegible] امام احمد [illegible] ابو عبید داؤد [illegible] کرتے ہیں کہ جس برتن میں کتا [illegible] کو سات بار دھونا واجب ہے

[illegible] کا مسلک یہ ہے کہ [illegible] اور [illegible] سات میں کچھ فرق نہیں ہے جب [illegible] سات بار دھونا [illegible] کے جھوٹے کے لیے سات بار [illegible] کا حکم کیسے دیا جاسکتا ہے نجاست غلیظہ [illegible] تین بار [illegible] کافی ہے تو [illegible] اس سے کمتر [illegible] ہیں تو [illegible] تین بار دھونے سے پاک ہو [illegible] اس سلسلے میں [illegible] قیاس و عقل سے کام لے کر [illegible] نہیں کرتے بلکہ [illegible]

بھی ان کے مسلک کی تائید کرتی ہیں۔ چنانچہ جناب ابوہریرہ ہی سے سات بار دھونا مروی ہے انہیں سے تین بار دھونا بھی مرفوعاً و موقوفاً مروی ہے۔ اور جمع بین الحدیثین کا یہی طریقہ نظر آتا ہے کہ سات بار دھونے کے حکم کو مستحب قرار دیا جائے اور تین بار دھونے سے طہارت کا حصول مانا جائے۔ چنانچہ دارقطنی نے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کی کہ جناب ابوہریرہ نے فرمایا کہ جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو

فاهرقه ثم اغسله ثلاث مرات — اس کو پھینک دو اور پھر تین بار دھو۔

اور ابن عدی نے کامل میں جو روایت نقل کی اس کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا:۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليهرقه وليغسله ثلاث مرات	کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اس چیز کو پھینک دو اور برتن کو تین بار دھو ڈالو (دیکھیے [illegible] صفحہ [illegible])

پس دونوں حدیثوں سے یہ واضح ہو گیا کہ سات بار دھونا مستحب ہے کیونکہ اگر سات بار دھونا واجب ہوتا تو پھر تین بار دھونے کو کافی قرار نہ دیا جاتا۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ جناب ابوہریرہ کے متعلق یہ ثابت ہے کہ آپ نے تین بار دھونے کا فتویٰ دیا حالانکہ سات بار دھونے والی حدیث کے راوی بھی حضرت ابوہریرہ ہیں۔ جب تین بار دھونے کا فتویٰ ثابت ہو گیا تو ماننا پڑے گا کہ سات بار دھونے کا حکم منسوخ ہے جبھی تو جناب ابوہریرہ بھی تین بار دھونے کا فتویٰ دیتے۔

بہرحال اس مسئلہ میں علماء مختلف ہیں۔ حنفیہ تین بار دھونے کو کافی قرار دیتے ہیں اور سات بار کو مستحب اور مالکی و شافعی و حنبلی مسلسل سات بار دھونے کو واجب قرار دیتے ہیں۔ ہر فریق کی دلیلوں سے متعلق بحث کے لیے طحاوی جلد اول صفحہ ۲۲ دیکھیں [illegible] صفحہ ۲۵ دیکھی جا سکتی ہے۔ یہاں ہم نے بقدر ضرورت [illegible]

مسائل حدیث جمہور علماء نے حدیث مذکور سے کتے کے نجس ہونے کا استدلال کیا ہے کیونکہ جب اس کا لعاب نجس ہے جو منہ سے پیدا ہوتا ہے تو اس کا باقی جسم بطریق اولیٰ نجس ہونا ثابت ہوگا اس طرح دھونے کا حکم بھی ثابت ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ جس چیز میں منہ ڈال دے اس کے پھینکنے کا حکم دیا گیا۔ امام مالک کی طرف یہ بات منسوب ہے کہ ان کے نزدیک کتا پاک ہے اور ان کے اس قول کی دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ قرآن میں شکاری کتوں کے ذریعے شکار کی اجازت دی گئی ہے اور شکار کرنے سے اس کا لعاب اس میں ضرور لگتا ہے۔ اور شکار سے متعلق دھونے کا حکم نہیں دیا گیا لیکن یہ بات بہت بعید ہے کیونکہ کتے کے پالنے کے شکاری کی باجت [illegible] نہیں ہے۔ دھونے کا حکم خصوصی طور پر دینے کی وجہ یہی ہے کہ ہر نجس چیز کو پاک کر کے استعمال کرنے کا حکم پہلے ہی سے شریعت میں معروف و مشہور ہے۔ واللہ اعلم

۱۷۱ - عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا رأى كلبا	حضرت ابوہریرہ سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے ایک کتے کو دیکھا جو پیاس کی وجہ سے

الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتّٰى أَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

(بخاری)

کیچڑ چاٹ رہا تھا تو اس شخص نے اپنا موزہ اتارا اور پانی بھر بھر کر اس کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل پسند آیا اور اس کو جنت میں داخل فرمایا۔

فوائد و مسائل

امام بخاری نے اس حدیث کو حرث، مظالم اور ادب میں ذکر کیا ہے۔ امام مسلم نے بھی ذکر کیا ہے مسلم نے حیوانات میں اور ابوداؤد نے کتاب الجہاد میں ذکر فرمایا۔ علامہ ثری اس مٹی کو کہتے ہیں جس میں تری ہو۔ شکر کے معنی تعظیم و ثناء کرنے کے ہیں۔ فشکر اللہ کے معنی جزا دینے کے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو اس شخص کا یہ فعل پسند آیا اور اس کی جزا میں اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ اس حدیث میں مخلوق خدا پر رحم و شفقت کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے اور یہ کہ اللہ عزوجل کو عمل خالص سے دیا جاتا ہے اخلاص کے ساتھ ایک معمولی سی نیکی کرے وہ بھی کافی ہے اس کے دربار میں عمل کے وزن و مقدار کو نہیں دیکھا جاتا کیونکہ خلوص نیت کے ساتھ کیا ہوا ایک معمولی سا عمل بھی بخشش کا باعث ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نیکی کو حقیر نہیں جانا اور مسلمان بھائی کو خوش ہو کر ملنا بھی عبادت ہے۔ (رواہ مسلم کتاب البر)

اِنَّ اللّٰهَ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اللہ تعالیٰ جس کے عمل کو چاہتا ہے دوگنا فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا بھی ہے اور علیم بھی

جس کا حاصل یہی ہے کہ خلوص، اخلاص اور تقویٰ بھرے جذبے کے ساتھ نیک کام کیا جائے گا تو یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اجر زیادہ ہوگا۔ قطع نظر اس بات کے کہ وہ کام ظاہر میں مقدار میں بڑا ہے یا چھوٹا ہے۔ ۲۔ اس حدیث سے کتے کے لعاب کی طہارت کا استدلال کیا جاتا ہے جس کی تقریر یہ ہے کہ اس شخص نے موزہ سے کتے کو پانی پلایا اور ضرور اس کا لعاب موزہ کو لگا ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ موزہ پر لعاب لگنے سے کتے کے پاک ہونے کا استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اولاً حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ اس شخص نے موزہ سے کتے کو پانی پلایا، ہو سکتا ہے کہ موزے کے ذریعے پانی لے کر دوسری جگہ ڈال دیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے بعد میں موزہ کو دھو لیا ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی قابل غور بات ہے کہ وہ شخص جس کا حال اس حدیث میں بیان ہوا ہے کس وقت کا تھا۔ ظاہر یہی ہے کہ یہ حضور کے زمانہ بعثت کا نہیں ہے جیسا کہ خود جناب ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ شَرِيْعَةِ مَنْ قَبْلَنَا یعنی یہ پہلے لوگوں میں سے تھا لہذا کتے کی طہارت پر اس سے دلیل لینا درست نہیں۔ ۳۔ اس حدیث سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ انسان پر اپنے مملوکہ جانور کا نفقہ واجب ہے۔

۱۷۴ - قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا

حمزہ بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ بن عمر سے روایت کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں کتے آتے جاتے تھے۔ پھر وہاں کسی جگہ

يَرُشُّونَ شَيْئاً مِنْ ذٰلِكَ | پانی نہیں چھڑکتے تھے

[illegible] مسجد نبوی میں آمد و رفت ۔

فوائد [illegible] مسجد میں [illegible] تطبیق سے بھی [illegible]

[illegible] طہارت کا [illegible] اس کی طہارت

[illegible] تو اس کی وجہ یہ تھی کہ [illegible]

[illegible] اس سے پانی نہیں بہاتے تھے [illegible]

[illegible] اور نجاست [illegible]

اس [illegible] قرار دی جاسکتی۔

۱۷۵ - عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْباً آخَرَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى كَلْبٍ آخَرَ	عدی بن حاتم نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکاری کتے کے متعلق دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا جب اپنا سدھایا ہوا کتا چھوڑے اور وہ شکار مار ڈالے تو کھاؤ اور اگر کتا اس شکار میں سے کھا لے تو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لئے پکڑا ہے۔ میں نے کہا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاتا ہوں۔ فرمایا اس شکار کو نہ کھاؤ

کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے دوسرے پر تو نہیں پڑھی۔

فوائد و مسائل [illegible] امام نے یہاں [illegible] اس حدیث سے [illegible] طہارت کا [illegible]

[illegible] شکار [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible] جائے

[illegible] حضور نے اس شکار [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] طہارت ثابت ہو گئی [illegible]

[illegible] نہیں دیا ہے اس لئے

[illegible]

[illegible]

شکاری کتے کے شکار کے مسائل واحکام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوءَ إِلَّا

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible]

نماز میں قہقہے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

[illegible] اس میں آئمہ کا اختلاف ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام نے فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

وقال الحسن ان اخذ من شعره و اظفاره او خلع خفيه فلا وضوء عليه — اور حسن بصری نے فرمایا جو شخص اپنے سر کے بال منڈائے یا ناخن کتروائے یا اپنے موزے اتار دے تو اس پر دوبارہ وضو لازم نہیں ہے۔

فوائد و مسائل [illegible]

وجہ حنفیہ: اس مسئلہ میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی نے وضو کے بعد [illegible] اس صورت میں دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے [illegible]

وقال ابو هريرة لا وضوء [illegible] — حضرت ابوہریرہ نے فرمایا وضو لازم نہیں ہوتا

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

مسائل

[illegible]

مسائل

[illegible]

[illegible]

فوائد ومسائل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے اور کن سے نہیں، ائمہ کا اختلاف اور ان کے دلائل کا تفصیلی بیان

[illegible]

[illegible] ناقض وضو ہے [illegible]

بے ہوشی بھی ناقض وضو ہے [illegible]

مس ذکر ناقض وضو نہیں [illegible]

[illegible]

چند نواقضِ وضو

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ آنکھ وغیرہ کی پیدائش ہے۔ جب [illegible] تو پیدائش مکمل ہو جاتی ہے [illegible] تکمیل ہو جاتی ہے۔

[illegible]

جو اتنا سوئے کہ لوگ اس کو سویا ہوا کہیں وہ وضو کرے۔

[illegible] حدیث [illegible] کہلاتا ہے۔

مذہب پنجم [illegible]

مذہب ششم [illegible]

مذہب ہفتم [illegible] نماز اس کے علاوہ سب شکلوں میں [illegible]

مذہب ہشتم [illegible]

[illegible]

[illegible] (۱) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ میرے کان کی لو
پکڑ کر [illegible]

[illegible] (۲) امام بیہقی [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام کی جبہ [illegible] [illegible]

[illegible] عذر و بواسیر کا خون ناقض وضو ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جب عورت [illegible] غسل کرے [illegible] اس کے بعد ہر نماز کے لیے وضو کرے [illegible]

[illegible]

عورت کو چھونا ناقض وضو نہیں ہے

[illegible]

اختلاف کا سبب

[illegible] مسانید [illegible] میں [illegible] ذکر [illegible] حدیث [illegible] ہے [illegible] جس میں مذکور نہیں ہے کہ حضور علیہ السلام نے مس کو وضو کا سبب ٹھہرایا۔ علامہ شوکانی نے یہ بھی کہا کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہی نہیں ہوتا کہ عورت کو چھونا مس وضو ہے [illegible] حدیث [illegible] ہے کہ حضور علیہ السلام نے خود [illegible] سے پہلے وہ شخص باوضو تھا [illegible] پہلے باوضو تھا جب [illegible] حضور علیہ السلام سے [illegible] کی [illegible] نہیں [illegible] یعنی جب [illegible] فرمایا [illegible] ثابت نہیں [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] ہونا ثابت ہے کہ وضو کا حکم [illegible] معانی کے لیے ہو تو اس لیے [illegible] ہے [illegible] ثابت ہے [illegible] یہ ہے کہ ایک شخص [illegible] ہو [illegible] کی کہ [illegible] حضور علیہ السلام نے فرمایا [illegible] [illegible] ہے کہ حضرت [illegible] ہیں [illegible] حضرت [illegible] فرمایا ہے [illegible] روایت [illegible] ہیں۔ [illegible] حضرت ام المومنین [illegible] ہیں۔

[illegible] النبي صلى الله عليه وسلم قبل بعض نسائه ثم صلى ولم يتوضأ	کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازواج مطہرات کا بوسہ لینے کے بعد بغیر وضو فرمائے نماز ادا فرماتے تھے۔
رواه ابو داود والنسائی	

اس حدیث کو ابو داود [illegible] روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے راوی [illegible] تیمی ہیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن حضرت [illegible] کا سماع عائشہ صدیقہ سے ثابت نہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کو امام بخاری نے ضعیف قرار دیا ہے لیکن علامہ ابن عبد البر [illegible] نے اس کو صحیح [illegible] ہے۔ [illegible] کہ اگر یہ حدیث [illegible] ضعیف ہو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کے علاوہ متعدد صحیح حدیثیں ہیں جو اس کے اصل مضمون کی تائید و توثیق کرتی ہیں۔

[illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible] ہیں کہ حضور علیہ السلام رات میں مصروف [illegible] ہوتے اور میں آپ کے سامنے [illegible] ہوتی۔ آپ جب سجدہ فرماتے تو میرے پاؤں دبا دیتے میں سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا دیتی [illegible] اس حدیث صحیح سے ثابت ہوتا ہے کہ مس مرأۃ ناقض وضو نہیں ہے

آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

علمائے کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ یہ حضرات متعدد احادیث سے استدلال فرماتے ہیں جن کا مضمون یہ ہے کہ۔

[illegible] ہیں [illegible] سے حضرت [illegible] کو مسجد میں [illegible] دیکھا [illegible] کے [illegible] کھانے [illegible] حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

[illegible]

اونٹ کا گوشت کھانا ناقضِ وضو نہیں ہے

[illegible]

[illegible] اس شخص نے پوچھا کیا

[illegible] اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو [illegible]

[illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] عثمان [illegible] علی مرتضیٰ [illegible] ابن مسعود [illegible] ابی بن کعب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث

[illegible]

۱۶۶۔ محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا

عن [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينصرف حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا

عباد بن تمیم اپنے چچا [illegible] سے روایت [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] شک ہو [illegible] جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ پائے

بخاری

اس حدیث کو امام بخاری نے [illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

۱۶۷۔ مذی ناقض وضو ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

بخاری

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible] مذی [illegible]

۱۶۸۔ [illegible] زيد بن خالد [illegible] عثمان بن عفان [illegible] قال عثمان يتوضأ [illegible] ويغسل ذكره [illegible] سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

حضرت زید بن خالد [illegible] حضرت عثمان [illegible] وضو [illegible] حضرت عثمان [illegible]

بن العوام وطلحة وأبي بن كعب رضي الله عنهم فأمروه بذلك

حضرت علی، زبیر، طلحہ و ابی بن کعب سے بھی پوچھا تو سب نے مذکورہ بالا جواب دیا۔

۱۷۹- [illegible] عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسل إلى رجل من الأنصار فجاء ورأسه يقطر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعلنا أعجلناك فقال نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أعجلت أو قحطت فعليك الوضوء (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کو بلا بھیجا وہ اس حالت میں حاضر ہوئے کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا [illegible] فرمایا شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا [illegible] تب آپ نے فرمایا جب تم جلدی میں پڑ جاؤ یا تمہاری منی رک جائے (انزال نہ ہو) تو تم پر وضو ہے

حدیث [illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

[illegible] بعد انزال نہ ہو تو غسل واجب ہے یا نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] (طحاوی)

پہلا حکم منسوخ ہے یعنی غسل اس وقت واجب ہوتا تھا جب کہ منی نکلے

اور [illegible] منی نہ نکلنے کی صورت میں صرف وضو ہے۔

[illegible]

بابُ الرَّجُلِ يُوَضِّئُ صَاحِبَهُ

باب کسی شخص کا اپنے ساتھی کو وضو کرانا

[illegible] فمسح علی خفیہ

[illegible] مسح فرمایا [illegible] موزوں پر مسح کیا

بخاری

ان دونوں حدیثوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص [illegible] [illegible] تو اس [illegible] اور [illegible] سے [illegible] تو ان پر مسح جائز ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل [illegible] یہاں [illegible] ہے۔

باب قراءۃ القرآن بعد الحدث وغیرہ

بے وضو قرآن پڑھنے کا بیان

وقال منصور عن ابراہیم لا بأس بالقراءۃ فی الحمام وبکتب الرسالۃ علی غیر وضوء وقال حماد عن ابراہیم ان کان علیہم ازار فسلم والا فلا تسلم

منصور نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ حمام کے اندر قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور خط وغیرہ بے وضو لکھ سکتے ہیں اور حماد نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ اگر حمام والوں پر تہبند ہو تو ان کو سلام کرو ورنہ نہیں۔

چند مسائل: اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص [illegible] حمام میں ہو [illegible] قرآن [illegible] ظاہر ہے کہ جب اس کو قرآن [illegible] پڑھنا جائز ہے تو تسبیح وغیرہ اور سلام کا جواب دینا بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔

کیا بے وضو قرآن کی تلاوت اور درود شریف پڑھنا جائز ہے یا نہیں

(۱) جو شخص بے وضو ہے اسے قرآن پڑھنا درست ہوگا۔

درود شریف، تسبیح و تہلیل [illegible] سلام کا جواب دینا اور چھینک کے جواب میں الحمد للہ کہنا یا [illegible] جائز ہے۔ البتہ یہ بہتر ہے کہ درود شریف وغیرہ باوضو ہو کر پڑھے [illegible] قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا [illegible] بغیر [illegible] دیکھ کر پڑھے تو [illegible] جس کو [illegible] قرآن مجید [illegible] اگرچہ اس کا سادہ [illegible] جلد یا [illegible] کسی آیت کا [illegible] تعویذ [illegible] قرآن لکھی ہوئی ہو [illegible] سلام کا جواب دینا اور تسبیح و تہلیل اور درود شریف پڑھنا بھی جائز ہے مگر بہتر یہ ہے [illegible] قرآن مجید [illegible] سے [illegible] تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے مگر جہاں [illegible] قرآن کا ترجمہ [illegible] یا اردو یا کسی [illegible] قرآن مجید [illegible] قرآن کریم [illegible]

کے ساتھ [illegible] نہیں ہے ۔

ب) حضرت [illegible] علیہ [illegible] میں قرآن پڑھ [illegible] ہے ۔ [illegible]

موقوفاً روایت کیا ہے [illegible] نے [illegible] ہے [illegible] حنیفہ علیہ [illegible] روایت [illegible]

[illegible] قرآن پڑھ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible] اور صحیح [illegible] حدیث [illegible] کہ حضور علیہ [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضور علیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دیں [illegible] حدیثیں [illegible]

کہ حضور علیہ السلام [illegible]

[illegible] جواب [illegible]

ومکتوب برسالت [illegible]

[illegible]

وقال حماد [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] شخص [illegible]

[illegible] ایسے شخص کو سلام [illegible]

[illegible] سلام اللہ تعالیٰ [illegible] سلام علیکم [illegible]

امام بخاری [illegible] کے بعد ایک حدیث لائے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے [illegible] ام المومنین میمونہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گزاری [illegible]

میں لیٹ گیا [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] زوجہ مطہرہ کے بستر [illegible] آرام فرما ہوئے پھر آپ سو گئے آدھی رات [illegible]

[illegible] بعد آپ بیدار [illegible] آنکھیں ملتے ہوئے پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری [illegible]

[illegible]

فوائد ومسائل [illegible]

بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ

[illegible]

فوائد ومسائل [illegible]

بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ

[illegible]

حدیث سے دلیل

[illegible]

وضو میں سر کے مسح کی بحث

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible] ہاتھ کو عمامہ میں داخل کیا اور سر کے اگلے حصہ کا [illegible]	[illegible]
[illegible] مسح کیا	[illegible] (مسلم و ابن ماجہ)
[illegible] کا مسح فرماتے۔	[illegible]

[illegible]

[illegible]

توضیح

[illegible]

[illegible]

[illegible] **کان کا بھی مسح کیا جائے** [illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما فرماتے ہیں کہ [illegible]

[illegible] تو آپ نے سر اور کانوں کا مسح فرمایا

[illegible]

[illegible] کانوں کے [illegible] کا مسح فرمایا۔ بخاری

[illegible]

[illegible] کے ساتھ کا مسح کیا۔

[illegible]

[illegible]

باب غسل الرجلین الی الکعبین

[illegible] دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا

[illegible]

[illegible] غسل الرجلین الی الکعبین [illegible] دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھو [illegible]

[illegible] کا ٹخنوں سمیت [illegible]

باب مستعمل غسل و وضو کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مستقل [illegible] مستعمل [illegible]

[illegible] کامل [illegible]

[illegible]

مستعمل کی جامع مانع تعریف نجاست حکمی و حقیقی کا فرق [illegible] مستعمل کی صورتیں [illegible] دو قسم پر ہے یا نجاست [illegible]

[illegible] نجاست حکمی کا [illegible] نجاست [illegible] نجاست حکمی [illegible] نجاست حکمیہ [illegible] مستعمل [illegible]

فائدہ [illegible] مستعمل [illegible] مستعمل [illegible] نجاست حقیقیہ [illegible] نجاست حکمیہ [illegible] مستعمل [illegible] تطہیر نجاست [illegible]

[illegible]

ان صورتوں میں پانی مستعمل قرار پائیگا [illegible]

[illegible]

ان صورتوں میں پانی مستعمل نہیں ہوگا [illegible]

[illegible] بچے [illegible] تو چلو سے [illegible] دھوئے پانی میں ضرورت کے سبب مستعمل نہ ہوگا [illegible] مستعمل ہو جاتا ہے (۳۶) آب کثیر یعنی دہ در دہ پانی یا جاری پانی جیسے نہر سمندر دریا میں ہاتھ دھویا [illegible] حسب [illegible] پانی نجس نہ ہوگا اور نہ مستعمل ہوگا [illegible] وضو [illegible] سبب ثواب [illegible] معلوم [illegible] پانی [illegible] چوتھی بار [illegible] جب غسل [illegible] پیٹ [illegible] ہاتھ صاف کرے [illegible] ہاتھ دھوئے [illegible] نیت [illegible] وہ پانی [illegible] مستعمل نہ ہوگا [illegible] جانور [illegible] نجاست [illegible] پانی مستعمل نہ ہوگا [illegible] عورت ابھی حیض و نفاس میں ہے [illegible] اس کا ہاتھ یا کوئی عضو پانی میں پڑ جائے وہ پانی مستعمل نہ ہوگا [illegible] عورت ابھی حیض و نفاس [illegible] عبادت [illegible] غسل کیا پانی مستعمل نہ ہوگا (۴۰) نابالغ بچے [illegible] وضو [illegible] پانی مستعمل نہ ہوگا [illegible] نیت سے [illegible] ہاتھ [illegible] مستعمل نہ ہوگا [illegible] وضو [illegible] پانی سے وضو کیا جائے [illegible] مستعمل [illegible]

رفع ضرورت

[illegible] پانی [illegible] ضرورت [illegible] ہاتھ پانی میں [illegible] پانی مستعمل نہ ہوگا [illegible] پانی [illegible] پانی مستعمل نہ ہوگا [illegible] ہاتھ [illegible] مستعمل [illegible] پانی [illegible] ہاتھ [illegible] ہاتھ ڈال [illegible] پانی مستعمل نہ ہوگا کیونکہ یہاں ضرورت ہے۔ [illegible] غسل [illegible] وضو [illegible] پانی [illegible]

[illegible]

مستقبل کا حکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

توضیح [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] عمرو [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] قرظہ و عمرو دونوں سے روایت کی [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] [illegible]

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

[illegible]

فوائد ومسائل

[illegible]

[illegible]

حدیث دوم [illegible]

حدیث سوم [illegible]

حدیث چہارم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مہر نبوت

[illegible]

[illegible]

باب مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

[illegible]

[illegible]

باب مسح الرأس مرة

[illegible]

سر کا مسح ایک بار کیا جائے یا تین بار [illegible]

[illegible]

[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہم

توضیح [illegible]

[illegible]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

بَابُ وُضُوءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ وَفَضْلِ وُضُوءِ

[illegible]

[illegible] نصرانية

فوائد و مسائل [illegible]

کفار کے کنوؤں اور برتن کے پانی کا حکم [illegible]

گرم پانی سے وضو و غسل کرنے کے مسائل [illegible]

۱۹۳ [illegible] | حضرت ابن عمر [illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

باب [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

۹۳ - [illegible] رسول اللہ صلی اللہ [illegible]

[illegible]

فوائد ومسائل [illegible] حضرت جابر رضی اللہ عنہ [illegible] السلام کے جسم پاک کا دھوون [illegible]

[illegible]

باب الغسل والوضوء فی المخضب

باب ٹب پیالے اور لکڑی اور پتھر

والقدح والخشب والحجارۃ [illegible]

[illegible]

۱۹۴، عن انس قال حضرت الصلوۃ
فقام من کان قریب الدار الی اھلہ
وبقی قوم فاتی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بمخضب من حجارۃ فیہ
ماء فصغر المخضب ان یبسط فیہ
کفہ فتوضأ القوم کلھم قلنا کم
کنتم قال ثمانین وزیادۃ

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

۱۹۵ عن ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا بقدح فیہ ماء فغسل یدیہ ووجہہ فیہ ومج فیہ

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

---

(۱) اس حدیث ۱۹۴ کے بعد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے [illegible] آپ نے [illegible] میرے گھر میں تیمارداری [illegible] ہونے کی اجازت [illegible] سب نے اجازت دے دی۔ آپ [illegible] جاری تھی [illegible] حضرت عائشہ [illegible]

[illegible]

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ التَّوْرِ

[illegible]

[illegible]

۱۹۸ [illegible]

[illegible]

۹۹ [illegible]

[illegible]

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

[illegible]

[illegible]

مد اور صاع کا وزن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] غسل [illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا وضو و غسل کے لیے پانی کی مقدار متعین ہے؟

[illegible] علیہ السلام [illegible] وضو و غسل [illegible]

[illegible] ایک مد پانی سے وضو [illegible]

[illegible] شرح مسلم [illegible] بخاری [illegible]

[illegible]

باب المسح علی الخفین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عدم رؤیت کی بحث

[illegible]

[illegible] آنحضور علیہ السلام [illegible] پیشانی پر مسح کرنے کے بعد [illegible] مسح کیا۔

[illegible]

بَابُ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

[illegible]

۲۰۵ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق

[illegible]

[illegible]

۲۰۷ [illegible]

[illegible]

[illegible]

باب من مضمض من السويق ولم يتوضأ

[illegible]

۲۰۹ [illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] آپ کے گھر سے وہ خوش ہو کے گئے۔ پھر آپ نے دوست
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ

[illegible]

٢١٠ عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فمضمض وقال إن له دسما

[illegible]

[illegible]

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

[illegible]

ومن لم ير من النعسة والنعستين أو الخفقة وضوءا

٢١١ عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا نعس أحدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فإن أحدكم إذا صلى وهو ناعس لا يدري لعله يستغفر فيسب نفسه

[illegible] فرمایا، جب تم میں سے کوئی [illegible]

٢١٢ عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا نعس في الصلاة فلينم حتى يعلم ما يقرأ

[illegible]

[illegible]

فوائد ومسائل [illegible]

[illegible]

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

[illegible]

٢١٣ [illegible]

فوائد ومسائل [illegible]

٢١٤ [illegible]

[illegible]

بَابٌ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ

[illegible]

[illegible] مسیح [illegible]

[illegible] احادیث [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسیح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قبر کے پاس تلاوت قرآن پاک کا ثبوت

[illegible]

[illegible]

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے

[illegible]

[illegible]

انبیاء کرام علیہم السلام کے قویٰ کی کیفیت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۱۶ [illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

۲۱۷ [illegible]

۲۱۸ [illegible]

[illegible]

۲۱۹-۲۲۰ [illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

[illegible] فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ [illegible] ذَنُوْبًا مِّنْ [illegible] مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible] مسجد میں پیشاب [illegible] حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بخاری شریف

فوائد و مسائل حدیث مذکورہ مسائل ذیل پر مشتمل ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ بَوْلِ الصِّبْيَانِ

باب بچوں کے پیشاب کے حکم کے بیان میں

۲۲۲۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ۔ بخاری

حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت ہے کہ ایک بچہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں لایا گیا تو اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگایا اور کپڑے پر جہاں جہاں پیشاب تھا اس پر ڈال دیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا تیز [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲ حدیث ابی السمح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یغسل من بول الجاریۃ و یرش من بول الغلام [illegible]

[illegible]

۳ [illegible]

[illegible]

۴ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۳ [illegible] | حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ [illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا [illegible] کوڑی پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر

ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ [illegible] فَتَوَضَّأَ [illegible] پیشاب کیا [illegible]

(بخاری) | فرمایا

فوائد و مسائل

[illegible] کتاب الطہارۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی مسلک [illegible]

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز نہیں:

[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کھڑے ہو کر پیشاب [illegible]

[illegible] کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

[illegible] حضرت عائشہ [illegible]

[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible]

عَنْ [illegible] النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[illegible]

[illegible]

باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط

[illegible]

۲۲۵ - عن حذیفة قال رأیتنی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نتماشی فأتی سباطة قوم خلف حائط فقام [illegible]

[illegible] قوم کی کوڑا [illegible] دیوار کے پیچھے سے کھڑے ہو گئے [illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

باب البول عند سباطة قوم

[illegible] پیشاب کرنے کے بیان میں

[illegible]

۲۳- [illegible] حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت [illegible]

[illegible] ثوبه [illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] ولم يغسله

بخاری

[illegible] پیشاب [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پانی [illegible] پیشاب [illegible]

[illegible] پیشاب [illegible] چھینٹے [illegible]

بابُ غسلِ الدم

خون کی نجاست دھونے کا بیان

۲۲۷- عن أسماء قالت جاءت امرأة النبي صلى الله عليه وسلم فقالت أرأيت إحدانا تحيض في الثوب كيف تصنع قال تحته ثم تقرصه بالماء وتنضحه وتصلي فيه۔ بخاری

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے کہا [illegible] کپڑے [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] پانی ڈال کر رگڑے اور پانی سے دھو ڈالے۔

فوائد و مسائل [illegible]

[illegible]

[illegible] خون [illegible]

(۱) [illegible]
(۲) [illegible] غسل

(۱) [illegible] کپڑے [illegible]
(۲) [illegible] دھونا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا عرق گلاب و کیوڑہ سے ناپاک کپڑے وغیرہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے؟

[illegible]

ایک درہم سے کم نجاست کا حکم

[illegible]

[illegible]

۲۲۸ [illegible]

[illegible]

فوائد ومسائل [illegible]

[illegible]

بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ وَ

باب منی کا دھونا اور اس کو کھرچنا [illegible]

غَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ [illegible]

[illegible] منی کا دھونا [illegible] منی کا کھرچنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲ عن عائشة قالت كنت اغسل الجنابة من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج الى الصلوة وان بقع الماء في ثوبه

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھو دیتی تھی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کو چلے جاتے تھے اور [illegible] آپ کے کپڑے پر ہوتے

فوائد و مسائل [illegible] مسلم [illegible] ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ [illegible] کے لفظ سے منی مراد ہے۔ اس حدیث سے [illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

[illegible]

منی کا کھرچنا اور پاک کرنے کا طریقہ

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

۲ [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

۳ [illegible] المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو [illegible] کھرچ دیا کرتی تھی

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو [illegible] سے کھرچ دیتی تھی

حضرت عائشہ صدیقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو کھرچ دیتی تھیں اور حضور اسی کپڑے میں نماز ادا فرماتے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچتی تھی جبکہ وہ سوکھی ہوتی اور اگر تر ہوتی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

علی حصیر [illegible] | چٹائی پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ولا تصلوا في أعطان الإبل

[illegible]

وضاحت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فوائد و مسائل

[illegible]

[illegible]

علامہ عینی [illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

تراجم [illegible] ہے [illegible] حضور علیہ السلام [illegible]

[illegible]

(۳) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] ثابت نہ ہوگا۔

بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مذاہب و مسائل (۱) امام زہری علیہ الرحمۃ کا مسلک ہے [illegible]

[illegible]

روایت ذیل سے استدلال کرتے ہیں۔

[illegible] حضور علیہ السلام [illegible] یہ کنواں تھا [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] طہور لا ینجسہ شیئ [illegible] یعنی پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

[illegible] باوجود حضور علیہ السلام نے اس [illegible] پاک قرار دیا۔

[illegible]

کیا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

مردار کی ہڈی کا حکم

[illegible]

[illegible] مردار کی کھال سے نفع [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مردار کی کھال سے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا اس کی دباغت اس کی طہارت ہے۔

حضرت ابن عباس [illegible] سے روایت ہے [illegible] حضرت میمونہ [illegible] [illegible] حضور علیہ السلام نے فرمایا [illegible] [illegible] حرام قرار دیا ہے۔

[illegible] تو اس کا گوشت میں [illegible] اس [illegible] [illegible] نفع اٹھاتے ہو۔

مردار کی کھال وغیرہ کے احکام

[illegible]

[illegible] ہیں۔

٢٣٥ ٢٣٦ [illegible]

حضرت ابن عباس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

فوائد و مسائل

[illegible] ابوداؤد و ترمذی نے طبرانی، نسائی نے [illegible]

ناپاک گھی کو پاک کرنے کا طریقہ

[illegible] پاک ہو جائے گا

٢ [illegible] دوسرے کاموں میں استعمال کر

سکتے ہیں چنانچہ بیہقی میں ہے کہ:

إن كان شيء من [illegible] ... اگر وہ [illegible] ہو تو اس کو استعمال کر لو [illegible]

[illegible]

(مذہب [illegible] فتح الباری ج ۱ صفحہ [illegible])

روز قیامت مجاہدین فی سبیل اللہ کے زخموں کی کیفیت

۲۳۷۔ عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل كلم يكلمه المسلم في سبيل الله يكون يوم القيامة كهيئتها إذ طعنت تفجر دما اللون لون الدم والعرف عرف المسك

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر زخم جو مسلمان کو [illegible] لگتا ہے۔ قیامت کے [illegible] کی حالت میں [illegible] جیسے کہ لگا تھا [illegible]

(بخاری شریف)

اس حدیث [illegible]

فوائد ومسائل [illegible]

[illegible]

باب البول في الماء الدائم

باب ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے بیان میں

۲۳۸۔ عن أبي هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نحن الآخرون السابقون وبإسناده قال لا يبولن أحدكم في الماء الدائم الذي لا يجري ثم يغتسل فيه

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم دنیا میں پیچھے ہیں۔ آخرت میں پہلے ہوں گے اور اسی اسناد سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے اور اس میں پھر غسل کرے۔

فوائد ومسائل: اس حدیث کو امام مسلم نے بھی [illegible] ترمذی [illegible] نے بھی ذکر کیا ہے۔ ترمذی کی حدیث میں [illegible] اور باقی دوسری روایتوں میں ثم یغتسل منہ اور طحاوی کی [illegible] کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا [illegible] پانی میں پیشاب نہ کرے پھر اس سے غسل کرنے لگ جائے۔ مطلب یہ کہ پیشاب کرنے کے بعد وہ پانی [illegible] پھر اس سے وضو و غسل کرنا [illegible] یہ حدیث مسائل ذیل پر مشتمل ہے (۱) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کیا جائے۔ [illegible] پیشاب کی [illegible] ہے (۲) ایسے پانی سے وضو و غسل کا حرام ہے (۳) جو پانی کم مقدار میں ہو [illegible] نجس ہو جائے گا۔ امام [illegible] حدیث کے ابتدائی جملہ کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] سب سے آخر میں [illegible] اور سب سے پہلے [illegible] ہے اور یہ [illegible] سب سے [illegible] مخفی نہیں ہے۔

باب اذا القي على ظهر المصلي قذر
او جيفة لم تفسد عليه
صلوته وكان ابن عمر اذا رأى في
ثوبه دما وهو يصلي وضعه ومضى في
صلوته وقال ابن المسيب والشعبي اذا صلى
وفي ثوبه دم او جنابة او لغير
القبلة او تيمم فصلى ثم ادرك الماء في
وقته لا يعيده (بخاری)

باب جب نمازی کی پیٹھ پر نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور حضرت عبد اللہ بن عمر جب نماز کے دوران اپنے کپڑے پر خون دیکھتے تو اس کپڑے کو اتار دیتے اور نماز پڑھتے جاتے اور ابن مسیب اور امام شعبی نے کہا کہ کوئی شخص نماز پڑھے اس کے کپڑے پر خون لگا ہو یا منی لگی ہو، یا قبلہ کے سوا کسی اور طرف نماز پڑھی ہو یا تیمم سے پڑھی ہو پھر وقت کے اندر پانی پالے تب بھی نماز نہ لوٹائے۔ [illegible] ہر مسئلہ [illegible] کیا جاتا ہے۔

فوائد ومسائل: مسئلہ (۱) امام بخاری کا مسلک یہ ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے پاک ہونا ضروری ہے۔ پھر اگر دوران نماز نجاست لگ جائے [illegible] نماز [illegible] دوبارہ پڑھنا ضروری [illegible] ہے۔

مسئلہ (۲) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل جو روایت ہوا ہے یہ بھی امام بخاری کے مسلک کے خلاف ہے کیونکہ اس میں یہ تصریح ہے کہ [illegible] کپڑے کو اتار دیتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر [illegible] نماز [illegible] سمجھتے تھے۔

مسئلہ (۳) نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا [illegible] تو اسے دیکھا کہ وہ خون قدر درہم [illegible] اس لئے یہ بھی امام بخاری کے مسلک کی دلیل نہیں بن سکتی۔ بہر حال حنفیہ کا مسلک یہ ہے [illegible] نماز درست ہو گئی [illegible] قدر درہم [illegible] نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ [illegible] تیمم کے مسئلہ

[illegible] اتفاق ہے یعنی [illegible]

[illegible] نماز دوبارہ پڑھنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible] عقبہ بن ابی معیط [illegible]

[illegible]

فوائد ومسائل [illegible]

[illegible]

بَابُ البُزَاقِ وَالمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ

[illegible]

مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ [illegible] حُمَيْدٍ

٢٤٢ - عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ

بخاری

[illegible] بخاری

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے [illegible] میں
[illegible] تھوکا۔

مقصود ترجمہ یہ ہے کہ [illegible] حدیث [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] حدیث [illegible] مالک [illegible] وغیرہ کی قول [illegible] اس حدیث سے [illegible] کا مطلب [illegible] الغرض [illegible] میں [illegible]

بَابُ لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ

باب نبیذ اور نشہ والی چیز سے وضو جائز نہیں

وَلَا الْمُسْكِرِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ وَاللَّبَنِ بخاری

نہیں [illegible] حسن اور ابو العالیہ نے نبیذ تمر سے وضو مکروہ قرار دیا اور عطاء رحمہ اللہ نے کہا کہ دودھ یا نبیذ تمر سے وضو کرنے کے بجائے مجھ کو تیمم زیادہ پسند ہے۔

کیا نبیذ تمر سے وضو جائز ہے

پانی میں [illegible] کھجوروں [illegible] کھجوروں کی [illegible] پانی [illegible] کھجوروں [illegible] پانی میں [illegible] تک [illegible] اختلاف ہے۔

بخاری نے [illegible] ایک [illegible] حضرت حسن بصری [illegible] کیونکہ حضرت حسن بصری سے [illegible] حضرت حسن بصری کے نزدیک نبیذ تمر سے وضو جائز ہے [illegible]

---

* امام شافعی و مالک و احمد رحمہم اللہ کے نزدیک کسی حال میں نبیذ تمر سے وضو جائز نہیں۔

۲۔ مسئلہ ۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] — اول: نبیذ تمر سے وضو [illegible] تیمم نہ کرے [illegible] یہی مسلک ہے ۔ دوم: تیمم کرے اور نبیذ تمر سے وضو بھی کرے [illegible] امام محمد رحمۃ اللہ علیہ [illegible] امام ابو یوسف [illegible] کا بھی یہی مسلک ہے [illegible] تیمم بھی کرے [illegible] یہی مسلک ہے [illegible] الرازی [illegible] نبیذ تمر کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] کھجوریں [illegible] ڈال دی جائیں [illegible] پانی میں [illegible]

[illegible] عن عبد اللہ بن مسعود [illegible] | [illegible] وہ چند کھجوریں تھیں جو پانی میں ڈال دی تھیں کہ [illegible]
[illegible] | [illegible] پانی میں کھجوریں ڈال دی تھیں
عینی ۔ ج۱ ص۹۳ | تاکہ پانی میٹھا ہو جائے۔

[illegible] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible] ثمرۃ طیبۃ وماء طہور [illegible] | کھجور پاکیزہ ہے اور پانی پاک ہے پھر آپ نے اس
[illegible] | سے وضو کیا اور نماز پڑھی

[illegible] حدیث [illegible] علامہ عینی [illegible] عینی ج۱ ص۹۳ [illegible] نبیذ تمر سے وضو [illegible] اس کا پینا بھی حرام ہے۔

۳۔ [illegible] جائز نہیں ہے — [illegible] پانی [illegible] پاک چیز [illegible] وضو و غسل جائز نہیں — [illegible] وضو و غسل جائز ہوگا۔

۲۔ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

وسلم قال كل شراب أسكر فهو حرام | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پینے والی چیز جو نشہ لانے والی ہو حرام ہے
بخاری

اس حدیث [illegible]

فوائد و مسائل

[illegible]

باب غسل المرأة أباها الدم عن وجهه

باب عورت کا اپنے باپ کے چہرہ سے خون [illegible]

وقال أبو العالية امسحوا على رجلي فإنها مريضة | اور ابو العالیہ نے کہا [illegible]
بخاری

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے وضو نہیں جاتا۔ اسی طرح [illegible] چہرہ مبارک سے [illegible]

[illegible]

٢٤٣ - بأي شيء دووي جرح النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما بقي أحد أعلم به مني كان علي يجيء بترسه فيه ماء وفاطمة تغسل عن وجهه الدم فأخذ حصير فأحرق فحشي به جرحه
بخاری

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا [illegible] تھا [illegible] مجھ سے زیادہ [illegible] علی کرم اللہ وجہہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے جناب فاطمہ آنحضور کے چہرہ مبارک سے خون دھو [illegible] تو ایک بوریا جلایا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا

فوائد و مسائل اس حدیث کو امام بخاری نے [illegible] میں بھی ذکر کیا [illegible] مسلم نے [illegible] ترمذی میں [illegible] ابن ماجہ نے طب میں ذکر فرمایا (۲) [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] حضور علیہ السلام نے [illegible] آپ نے [illegible] [illegible] سب سے [illegible] [illegible] نہیں ہے [illegible] سے صحت ہو جاتی ہے

بَابُ السِّوَاكِ

باب مسواک کرنے کے بیان میں

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ

حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات گزاری تو آپ نے مسواک فرمائی

۲۴۳ - [illegible] عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ

ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں [illegible] میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ اپنے ہاتھ سے مسواک [illegible] آپ کے منہ میں تھی [illegible] آپ قے کر رہے تھے۔

۲۴۴ - [illegible] عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

حضرت حذیفہ کا بیان ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سو کر اٹھتے تو پہلے اپنا منہ مسواک سے رگڑ کر صاف کرتے

فوائد و مسائل [illegible] حدیث [illegible] [illegible] مسواک [illegible] مسواک [illegible] صاف [illegible] حدیث سے سو کر اٹھنے کے بعد مسواک کرنے کا استحباب ثابت ہوتا ہے

[illegible]

[illegible] سنت مؤکدہ ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] مسواک [illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام نے فرمایا [illegible] میری امت [illegible] شاق [illegible]

مسواک کے فضائل

[illegible] آپ کا مسواک کرنا [illegible] مسواک کا [illegible]

[illegible]

مسواک کرنے کے مسائل

[illegible]

[illegible] مسواک سنت [illegible]

باب دفع السواك الى الاكبر

باب بڑے کو مسواک دینے کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] سے روایت ہے [illegible] حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] میں مسواک کر رہا ہوں [illegible] میرے پاس آئے [illegible] دوسرے سے [illegible] مسواک دی [illegible]

اختصره نعيم عن ابن المبارك عن أسامة
عن نافع عن ابن عمر (بخاری)

تھا ۔ مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو ۔ میں نے
بڑے کو دیدی ۔

فوائد و مسائل یہ حدیث امام مسلم نے بھی روایت کی ہے ۔ اس سے واضح ہو کہ بڑوں کا حق مقدم ہے یعنی جب کوئی [illegible] چھوٹوں سے [illegible] مراتب میں سلام [illegible] اپنے میں [illegible] حضرت [illegible] فرمایا [illegible] کی طرف [illegible] مسواک [illegible] مسواک کی فضیلت نکلی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اولی [illegible] مسواک [illegible] فضیلت [illegible] مسواک [illegible] ایک فضیلت [illegible]

باب فضل من بات على الوضوء

باوضو سونے کی فضیلت کے بیان میں

۲۴۶ - عن البراء بن عازب قال قال
النبي صلى الله عليه وسلم إذا أتيت
مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة
ثم اضطجع على شقك الأيمن ثم
قل اللهم أسلمت وجهي إليك و
فوضت أمري إليك وألجأت ظهري
إليك رغبة ورهبة إليك لا ملجأ ولا
منجا منك إلا إليك اللهم آمنت بكتابك
الذي أنزلت ونبيك الذي أرسلت فإن
مت من ليلتك فأنت على الفطرة و
اجعلهن آخر ما تتكلم به قال فرددتها
على النبي صلى الله عليه وسلم فلما
بلغت اللهم آمنت بكتابك الذي أنزلت

براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنے سونے کی جگہ پر آئے تو نماز کا سا وضو کرے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر یوں دعا کرے ۔ یا اللہ [illegible] کے شوق میں اور [illegible] کے ڈر سے میں نے اپنے نفس تیرے سپرد کر دیا اور اپنا کام تجھ کو سونپ دیا اور پیٹھ تجھ پر لگا دی یعنی تجھ پر بھروسہ کیا تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ اور کہیں ٹھکانا نہیں ۔ مگر تیرے ہی پاس یا اللہ میں تیری کتاب قرآن پاک پر ایمان لایا جس کو تو نے اتارا اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا ۔ اگر تو اسی رات مر جائے تو اسلام پر مرے گا اور ایسا کر کہ یہ دعا تیرا آخری کلام ہو جو تو کرے کہ میں نے

رَسُوْلِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ
رْسَلْتَ (بخاری)

اس دعا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یاد کرنے کے لیے دہرایا۔ جب اس جگہ پہنچا "آمنت ابک الذی انزلت" اس کے بعد میں نے یوں کہہ دیا "ورسولک" آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ یوں کہہ "ونبیک الذی ارسلت۔"

فوائد و مسائل

اس حدیث کو امام نے دعوات میں بھی ذکر کیا ہے۔ مسلم نے دعا میں ابو داؤد نے ادب میں ترمذی نے دعوات میں اور نسائی نے فی الیوم واللیلۃ میں ——— باوضو سونے کی دیگر احادیث میں بھی فضیلت آئی ہے۔ ۲۔ سوتے وقت وضو کر لینا مستحب ہے اور اسی طرح دعا کرنا ۳۔ دائیں کروٹ سونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھا۔ کیونکہ آپ ہر کام میں سیدھی طرف کو پسند فرماتے تھے۔ نیز دائیں کروٹ سونے سے زیادہ غفلت نہیں ہوتی اور تہجد کے لیے آنکھ کھل جاتی ہے ۴۔ اگر پہلے سے کسی کو وضو ہو تو سونے کے لیے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہی وضو کافی ہے اور باوضو سونے کی حکمت یہ ہے کہ ممکن ہے اسی وقت موت آجائے تو وضو کی برکت سے شیطان سے محفوظ رہے گا۔ ۵۔ سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور کوئی دنیاوی بات نہ کرنی مستحب ہے۔ اسی طرح مذکورہ بالا دعا پڑھنا بھی تو اگر اسی نیند میں موت آگئی تو اس کے اعمال کا اختتام وضو پر اور دعا پر جو افضل العمل ہے، ہوگا ۶۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے کتاب الوضوء کے آخیر میں یہ حدیث درج کرکے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ جیسے آدمی وضو بیداری کے اخیر میں کرتا ہے۔ اسی طرح یہ حدیث کتاب الوضوء کا خاتمہ ہے۔

خاتمہ

اس حدیث مقدسہ پر کتاب الوضوء ختم ہوئی۔ پارہ دوم انشاء اللہ العزیز کتاب الغسل سے شروع ہوگا ——— کتاب الوضوء میں کل مرفوع حدیثیں ۲۰۴ ہیں۔ ان میں سے موصول ۱۱۶ اور بصیغہ متابعت و تعلیق ۸۸ حدیثیں ہیں اور مکرر ان میں ۳۳ حدیثیں ہیں گویا بلا تکرار کل ۱۷۱ حدیثیں ہیں جن میں سے معلق ہیں باقی موصول۔ کتاب الوضوء میں صحابہ و تابعین کے آثار موقوف ۴۰ ہیں۔ ان میں تین موصول ہیں باقی معلق ہیں۔

——— وَاللّٰهُ الموفق والمعين ———

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى اَعْلَمُ

سید محمود احمد رضوی غفرلہ
دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
۱۹ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء

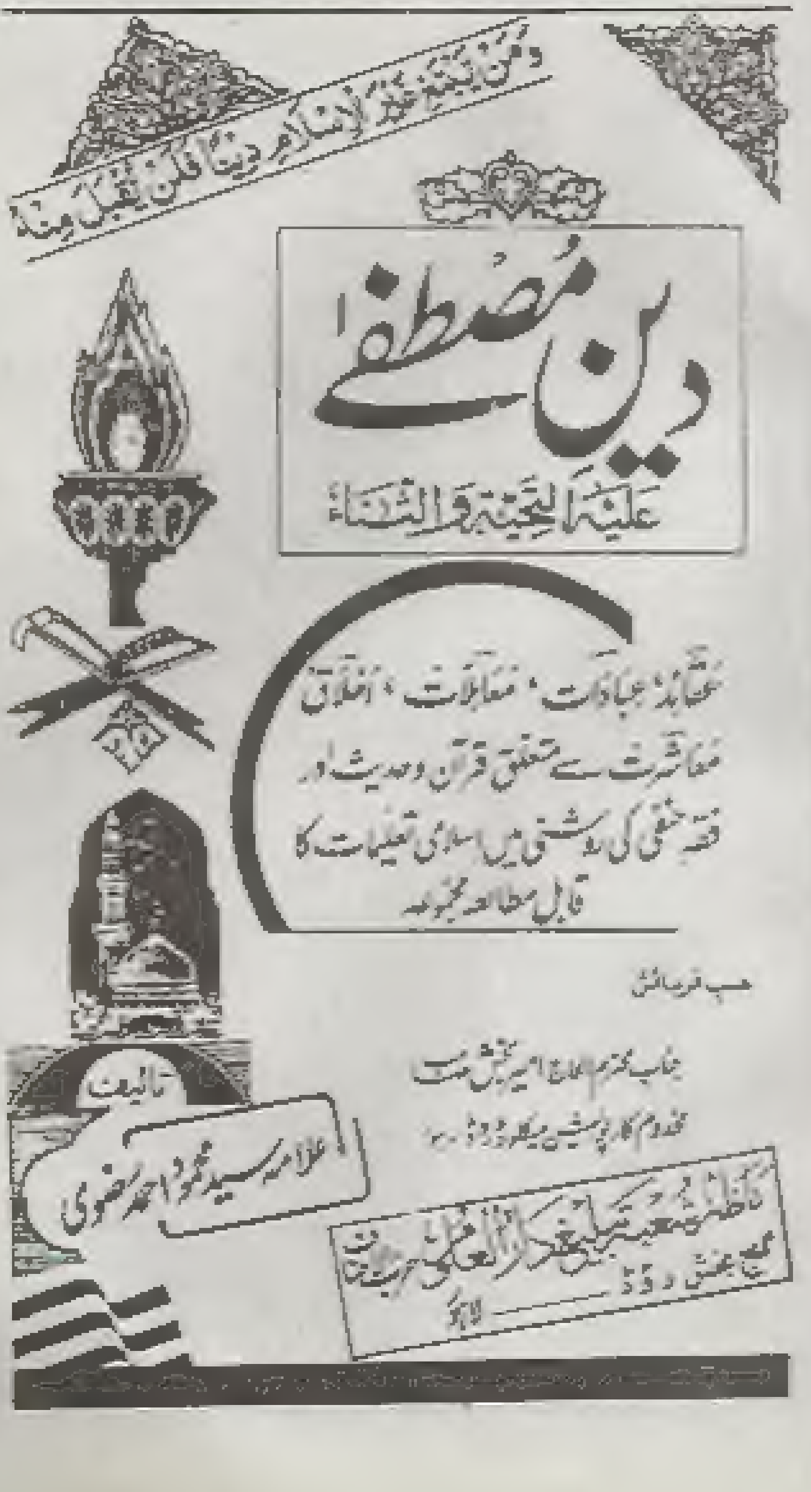

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ

دینِ مصطفےٰ

عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ

عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق
معاشرت سے متعلق قرآن و حدیث اور
فقہ حنفی کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کا
قابلِ مطالعہ مجموعہ

حسبِ فرمائش

جناب محترم الحاج امیر بخش صاحب
مخدوم کارپوریشن میکلوڈ روڈ

تالیف

علامہ سید محمود احمد رضوی

[illegible] مکتبہ [illegible] حزب الاحناف
گنج بخش روڈ
لاہور

روشنی

حضور ہادیِ عالم نورِ مجسم حبیبِ کبریا
سرورِ انبیا حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا
کے
ارشادات کا ایمان افروز مجموعہ

●

مؤلفہ سید محمود احمد رضوی

شعبۂ تبلیغ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور